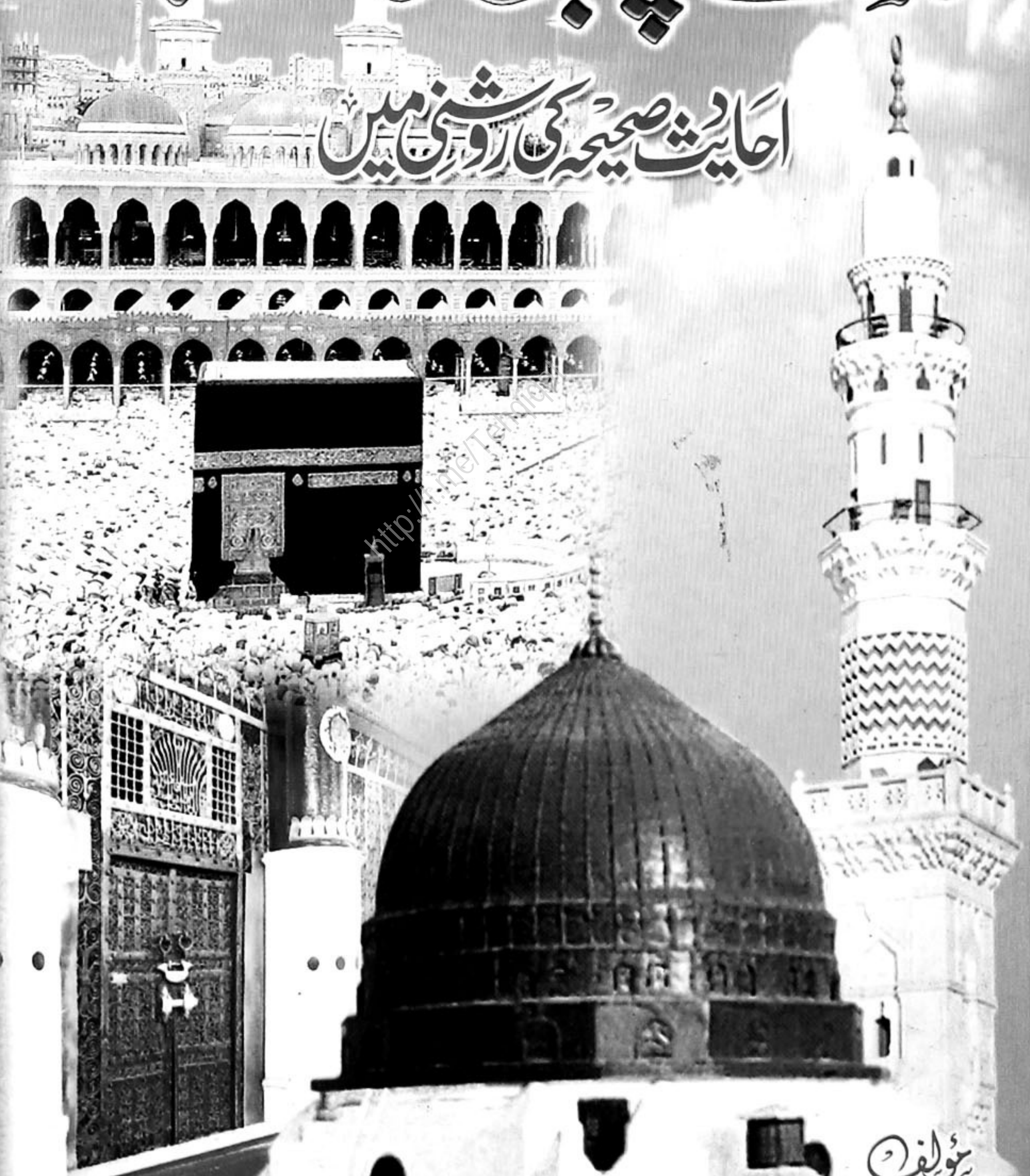


صَلُّوا لَكُمْ نَارًا يُتَوَاتَىٰ أَصْلَابُكُمْ

منہاج نبی گارہ

احادیث صحیحہ کی روشنی میں



القائمہ لکچری کراچی

محمد عارف رضا لاہوری

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<http://t.me/Tehqiqat>

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

صَلُّوا عَلَیْکُمْ اِنَّا یَتُوبُ عَلَیْکُمْ اَصْحَابُ

منہاج نیکانہ

احادیث صحیحہ کی روشنی میں



مؤلف
محمد امجد رضا سیالوی

القائمہ لکچری کراچی

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : مَنَسَّانِبِجْكَانَہٗ اَحَاثِ صَحِیْحَہٗ رُوْشْنِی مِیْنِ

اشاعت اول : رَجَب ۱۴۲۵ھ ستمبر 2004ء

قیمت : =/70 روپے

کمپوزنگ : مولانا ناصر خان چشتی (ایڈیٹر ماہنامہ النعیم)، مولانا منظور احمد کارساز

شائع کردہ : الْقَامِلَةُ لِكِتَابِی كِلَاحِی 0300-2723319

طباعت : فیئر فین پریس، اُردو بازار، کراچی۔ 2625369

﴿ادارہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں﴾

- ۱ ﴿مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی، کراچی۔
- ۲ ﴿ضیاء القرآن پبلیکیشنز انفال سینٹر اردو بازار، کراچی۔
- ۳ ﴿دارالعلوم زینت الاسلام سعید آباد، کراچی۔
- ۴ ﴿جامع ربانیہ غوثیہ اصحابی ٹاؤن، نزد فریال اسکول ماڈل کالونی، کراچی۔
- ۵ ﴿جامع مسجد مدینہ، سیکٹر-E بھٹائی کالونی، کورنگی کراسنگ، کراچی۔
- ۶ ﴿جامع مسجد مدینہ مین بازار عظیم پورہ، کراچی۔

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اس ذاتِ گرامی سے منسوب کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں
جنہوں نے مجھے ہاتھ تھام کر زندگی کے نشیب و فراز پر چلنا سکھایا

جو جو میری آئیڈیل شخصیت ہیں

جن کی جہدِ مسلسل مجھے یہاں تک لے آئی

جو اس تحریر کے اصل محرک بنے

جنہوں نے ہر مشکل وقت میں میری دستگیری فرمائی

جو

خود حافظِ قرآن ہیں اور حافظِ گربھی

شمس القراء ہیں اور قراءِ گربھی

رجلِ عظیم ہیں اور رجالِ گربھی

عظیم مدرس ہیں اور مدرسِ گربھی

یعنی

اپنے مشفق و مہربان عظیم والدِ گرامی کے نام

گر قبول افتد زہے عز و شرف

سوئے دریا تحفہ آوردم صدف

یکے از کفش بردار

ابو الہتمین محمد احمد رضا سیالوی

<http://t.me/Tehqiqat>

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اهداء

میں اپنی اس کاوش کو اپنے محسن استاد جناب فخر المتکلمین، عمدۃ المحققین شیخ
الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد رضا المصطفیٰ صاحب معیننا اللہ بطول حیاتہ
”شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ضیاء القرآن ڈنگہ ضلع گجرات“
کی خدمت اقدس میں بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

نیاز کیش
محمد احمد رضا سیالوی

<http://t.me/Tehqiqat>

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فہرست عنوانات

۱۵	پیش لفظ
۱۹	طہارت و پاکیزگی قرآن و سنت کی نظر میں
۲۱	طہارت کے بغیر نماز نہیں
۲۲	غسل جنابت کا سنت طریقہ
۲۳	وضو کا صحیح اور سنت طریقہ
۲۴	مسواک کرنے کے فضائل
۲۵	تین بار کلی کرنا اور تین بار ناک میں پانی چڑھانا
۲۶	حکمت
۲۶	اعضائے وضو تین تین بار دھونا
۲۷	حکمت
۲۷	دائیں طرف کے عضو کو پہلے دھونا
۲۸	ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا
۲۹	حکمت
۲۹	داڑھی کا خلال کرنا
۳۰	چوتھائی سر کا مسح فرض ہے
۳۱	کانوں کا مسح سنت ہے
۳۱	وضو میں گردن کا مسح سنت ہے
۳۲	گردن کے مسح کا طریقہ
۳۲	سر کے مسح کا صحیح طریقہ
۳۳	حکمت
۳۳	وضو میں ایڑیوں کو خاص احتیاط سے دھونا
۳۴	حکمت

۳۴	صحیح اور مکمل وضو کرنے کے فضائل
۳۵	حکمت
۳۵	وضو سے فارغ ہو کر پڑھے
۳۶	حکمت
۳۷	ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھنا
۳۸	بوس و کنار سے وضو نہیں ٹوٹتا
۳۸	بول و براز اور خروج ریح سے وضو ہے
۴۱	نواقض وضو
۴۱	تے (الٹی) منہ بھر کر ہو تو ناقض وضو ہے
۴۱	مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
۴۲	لیٹ کر یا ٹیک لگا کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
۴۳	جب بیت الخلاء جانا چاہے تو کیا پڑھے
۴۴	بیٹھ کر پیشاب کرنا سنت ہے
۴۵	بیت الخلاء میں چہرہ و پشت کس طرف ہونا چاہیے
۴۶	مقدس اشیاء کا ناپاک جگہوں پر لے جانا
۴۶	تنبیہ
۴۶	شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا مکروہ ہے
۴۷	پانی سے استنجاء کرنے کی فضیلت
۴۹	بیت الخلاء میں (برہنہ حالت میں) گفتگو، سلام اور جواب کی ممانعت
۵۰	جب بیت الخلاء سے نکلے تو پڑھے
۵۱	اذان کی ابتدا کیسے ہوئی
۵۲	فضائل اذان
۵۳	اذان کے بعد درود و پاک پڑھنا
۵۴	اذان کے بعد کی دعاء

- ۵۶ ----- اذان کا جواب دینا
- ۵۶ ----- اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے میں دعا قبول ہوتی ہے
- ۵۸ ----- کیا نابینا اذان دے سکتا ہے؟
- ۵۸ ----- وقت سے پہلے دی جانے والی اذان کا حکم
- ۵۸ ----- اذان کے بعد مسجد سے نکلنا
- ۵۹ ----- اقامت کا بھی جواب دینا چاہیے
- ۵۹ ----- اقامت کے الفاظ اذان کی طرح دو، دو مرتبہ ہیں
- ۵۹ ----- خالص اللہ کیلئے مسجد بنانے کا ثواب
- ۶۰ ----- تنبیہ
- ۶۰ ----- نماز کیلئے مسجد میں حاضر ہونے کی فضیلت
- ۶۱ ----- مسجد میں داخل ہونے کا سنت طریقہ
- ۶۱ ----- مسجد میں داخل ہونے کی دعا
- ۶۲ ----- مسجد سے نکلنے کی دعا
- ۶۲ ----- نماز کی طرف اطمینان اور وقار سے آنا
- ۶۳ ----- مسجد کی صفائی کرنے کے فضائل
- ۶۳ ----- مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا
- ۶۴ ----- جس جگہ پر نماز پڑھنا درست نہیں
- ۶۵ ----- وہ کام جن کا مسجد میں کرنا مکروہ ہے
- ۶۵ ----- بدبو والی چیزیں کھا کر مسجد میں جانا
- ۶۶ ----- مشکل حالات میں نماز کیلئے مسجد میں حاضر ہونا
- ۶۷ ----- نماز کی فرضیت قرآن حکیم سے
- ۶۸ ----- نماز کی فرضیت احادیث مبارکہ سے
- ۶۸ ----- نماز کی اہمیت قرآن حکیم سے
- ۶۹ ----- نماز کی اہمیت احادیث مقدسہ سے

۶۹	فرض نمازوں کی تعداد قرآن کریم سے
۷۰	نماز کی رکعات
۷۱	تنبیہ
۷۲	نماز فجر کا وقت
۷۲	نماز فجر کا مستحب وقت
۷۲	سنت فجر
۷۳	سنت فجر قضا ہو جائیں تو پھر کیا کرے
۷۳	فجر کے کل وقت میں اور عصر کے بعد نوافل پڑھنا
۷۴	نماز فجر اور عشاء کی خصوصی فضیلت
۷۴	نماز ظہر کا وقت
۷۵	نماز ظہر کا مستحب وقت
۷۶	ظہر سے پہلے چار رکعت سنت
۷۶	اگر ظہر سے پہلے کی چار سنت رہ جائیں تو کیا کرے
۷۷	عصر سے پہلے چار رکعت سنت
۷۷	نماز عصر کا وقت
۷۷	نماز عصر کا مستحب وقت
۷۸	نماز مغرب کا وقت
۷۸	نماز مغرب کا مستحب وقت
۷۸	نماز مغرب کے بعد دو رکعت سنت
۷۹	نماز عشاء کا وقت
۸۰	نماز عشاء کا مستحب وقت
۸۱	پانچ نمازوں کے فضائل
۸۱	نماز باجماعت کا ثواب
۸۳	جماعت ضروری ہے اسے لازم پکڑو

- ۸۳ ----- جب نماز کیلئے گھر سے نکلے تو پڑھے
- ۸۴ ----- نماز کے وقت کھانے کا سامنے حاضر ہو جانا
- ۸۵ ----- صفیں سیدھی کرنے کی اہمیت
- ۸۶ ----- صف میں دائیں طرف کھڑے ہونے کی فضیلت
- ۸۶ ----- تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ کانوں تک بلند کرنا
- ۸۷ ----- تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ کہاں تک اٹھائے
- ۸۷ ----- تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے
- ۸۸ ----- قیام کے دوران ہاتھ کیسے باندھے
- ۸۹ ----- نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے
- ۹۰ ----- حکمت
- ۹۰ ----- تعوذ، تسمیہ، آمین آہستہ کہنا
- ۹۱ ----- نماز میں قرأت کی ابتداء (الحمد للہ) سے
- ۹۲ ----- جب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو خود قرأت نہ کرے
- ۹۳ ----- آمین کہنے کے فضائل
- ۹۴ ----- رفع یدین صرف ایک مرتبہ یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت ہے
- ۹۵ ----- رکوع کرنے کا درست طریقہ
- ۹۶ ----- رکوع میں کمر سیدھی رکھنا
- ۹۶ ----- رکوع و سجود کو صحیح طریقے سے ادا کرنا
- ۹۷ ----- رکوع و سجود میں امام سے پہل کرنا
- ۹۸ ----- تسبیحات رکوع و سجود
- ۹۸ ----- رکوع سے اٹھ کر کہے
- ۹۹ ----- سات اعضاء پر سجدہ کرنا
- ۱۰۰ ----- سجدے کی ادائیگی کی کیفیت
- ۱۰۱ ----- سجدے میں یاؤں کھڑے رکھنا

- ۱۰۱ ----- دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی کیفیت
- ۱۰۱ ----- دوسری رکعت میں ثناء اور تعوذ نہیں
- ۱۰۲ ----- نماز میں کپڑے اڑ سنا اور بالوں کو سنوارنا
- ۱۰۲ ----- فرائض کی پہلی دو رکعات میں فاتحہ کیساتھ سورت ملانا
- ۱۰۲ ----- جلسہ استراحت
- ۱۰۳ ----- قعدہ اولیٰ میں صرف تشہد ہی پڑھے
- ۱۰۳ ----- جس کو نماز میں شک پیدا ہو جائے تو وہ یقین پر عمل کرے
- ۱۰۴ ----- نماز میں بھول جانے پر کیا کرے
- ۱۰۵ ----- تشہد (التحیات) میں کیا پڑھے
- ۱۰۶ ----- تشہد (التحیات) آہستہ آواز سے پڑھے
- ۱۰۶ ----- تشہد (التحیات) میں انگلی سے اشارہ کرنا
- ۱۰۷ ----- سجدہ سہو کی ادائیگی کا طریقہ
- ۱۰۷ ----- حضور اکرم ﷺ پر درود
- ۱۰۸ ----- تشہد و درود کے بعد کون سی دعا پڑھے
- ۱۰۸ ----- قعدہ اخیرہ میں درود شریف کے بعد کی ایک مسنون دعا
- ۱۰۸ ----- سلام کیسے کہے
- ۱۰۹ ----- سلام پھیرنے کے بعد کیا پڑھے
- ۱۱۱ ----- نماز پڑھنے والا اپنے سامنے ”سترہ“ کھڑا کر لے
- ۱۱۲ ----- سترہ بالکل سامنے نہ کھڑا کیا جائے
- ۱۱۲ ----- نماز کے بعد کی تسبیحات
- ۱۱۳ ----- نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا
- ۱۱۴ ----- دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا
- ۱۱۵ ----- دعا کیلئے ہاتھ کہاں تک اٹھائے

- ۱۱۶ ----- نماز کے بعد امام صرف اپنے لئے دعا نہ کرے
- ۱۱۷ ----- نماز میں کپڑا الٹا کرنا
- ۱۱۷ ----- نماز کے دوران ضرر رساں چیزوں کو مارنا
- ۱۱۸ ----- جب کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو
- ۱۱۸ ----- کئی نمازیں رہ جائیں تو پہلے کونسی پڑھے
- ۱۱۹ ----- نمازی کے آگے سے گزرنا
- ۱۲۰ ----- تنبیہ
- ۱۲۰ ----- مریض کی نماز
- ۱۲۱ ----- تنبیہ
- ۱۲۱ ----- امام نماز میں تخفیف کرے
- ۱۲۳ ----- امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہے
- ۱۲۴ ----- نماز کے لئے معین جگہ
- ۱۲۴ ----- نوافل باعث نجات ہیں
- ۱۲۵ ----- جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت سنتیں اور نوافل ادا کرنا جائز نہیں
- ۱۲۶ ----- گھر میں نفل پڑھنا
- ۱۲۷ ----- نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا
- ۱۲۷ ----- کھڑے کی نماز کا اجر بیٹھے کی نماز سے دوگنا ہے
- ۱۲۸ ----- نماز جمعہ کیلئے دواذانیں ہیں
- ۱۲۸ ----- فضائل جمعہ
- ۱۳۰ ----- تنبیہ
- ۱۳۰ ----- جمعہ کی نماز کیلئے تیاری کرنا
- ۱۳۱ ----- جمعہ کے دن غسل
- ۱۳۲ ----- جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنا
- ۱۳۲ ----- تنبیہ

- ۱۳۳ جمے کی سنتیں -----
- ۱۳۴ جمعہ سے پہلے کی سنتیں -----
- ۱۳۴ خطبہ جمعہ -----
- ۱۳۵ خطبہ سننے کے آداب -----
- ۱۳۶ تنبیہ -----
- ۱۳۶ مقبولیت کی گھڑی -----
- ۱۳۷ بغیر عذر جمعہ چھوڑنا -----
- ۱۳۸ جمعہ کن لوگوں پر فرض نہیں -----
- ۱۳۸ نماز وتر واجب ہے -----
- ۱۳۹ وتر کب پڑھیں -----
- ۱۴۰ تنبیہ -----
- ۱۴۰ نماز وتر تین رکعت ہے -----
- ۱۴۱ نماز وتر تین رکعت ہیں ایک سلام کے ساتھ -----
- ۱۴۱ دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھے یا بعد میں -----
- ۱۴۲ دعائے قنوت -----
- ۱۴۲ وٹروں کی قضاء ہے -----
- ۱۴۳ نماز تراویح -----
- ۱۴۳ نماز تراویح عہد نبوی ﷺ میں -----
- ۱۴۴ مزید تفصیل -----
- ۱۴۶ نماز تراویح بیس رکعت ہے -----

پیش لفظ

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله

واصحابه اجمعين

تمام تعریفات اور حمد اقسام حمد خداوند قدوس کیلئے جس نے انسان کو بیان سکھایا اور اسے عقل و خرد کی دولت سے نوازا۔ اور مجھ ہچمدان کو چند صرف افادہ عام کیلئے رقم کرنے کی جرأت بخشی۔

اس کتاب کو تالیف کرنے کا نہ تو بندے کا کوئی منصوبہ تھا اور نہ ہی خیال مگر ایک محسن و مربی کے حسب خواہش قلمبرداشتہ لکھنے کا عزم کر لیا۔

ابتدائی طور پر اس کی جمع و ترتیب کا ہدف اسکولوں کے بعض مخصوص درجوں کے طلباء و طالبات تھے جبکہ بعد ازاں اس مقصد کو وسیع کر کے باقاعدہ ایک درمیانے کے درجے کی مگر جامع نماز کی کتاب کا ہدف مقرر کیا گیا۔ لیکن اسے مطالعے میں لانے سے پہلے کچھ ضروری باتیں بطور تمہید عرض کی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ذہنی اور فکری طور پر انسانوں کو متنوع بنایا اور یوں کائنات ارضی کو رنگین کیا۔ گویا کہ رنگینی کائنات فکر انسانی کے تنوع ہی کی مرہون منت ہے۔ چنانچہ یہی انسانی فطرت ہے کہ وہ فکری طور پر کسی دوسرے سیکلی طور پر ہم آہنگ نہیں اور یہی خصوصیت بھی ہے، اور حدیث نبوی کہ ”میری امت ۳۷ فرقوں میں بٹ جائے گی“ اسی فطرت انسانی کی طرف اشارہ ہے، ہمارے روزمرہ کے مشاہدات بھی اس پر شاہی ہیں کہ کسی کپڑے کا ایک رنگ کسی کیلئے سخت راہت کا باعث اور کسی دوسرے کیلئے مرغوب اور پسندیدہ تر! کوئی کھانے کی چیز کسی کو بہت پسند اور کسی کیلئے غیر پسندیدہ الغرض کائنات کا یہ ”چلن“ فکری تنوع ہی کا مرہون منت ہے۔

کسی سے مطلقاً ذہنی، علمی و عملی اختلاف ہرگز نا مناسب نہیں اور نہ ہی یہ اختلاف منسائے ربانی کے خلاف ہے، تاوقتیکہ اس میں تعصب اور ہٹ دھرمی کی آمیزش نہ ہو جائے۔ اور اگر یہ اختلاف قصداً حق سے انحراف کی بنیاد پر ہے تو اس کے برا ہونے میں کوئی شک نہیں۔ چنانچہ

اسی اصول فطرت کی بنیاد پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم میں بھی متعدد مسائل میں اختلاف رونما ہوا جیسا کہ معراج جسمانی، خون کا ناقص وضو ہونا، سماع موتی، ایام حیض کی مدت، قطع ید کی حد میں مال، مسروقہ کی مقدار، سرکار کی تدفین کا مسئلہ، بدر کے قیدیوں سے سلوک کا مسئلہ وغیرہ اپنے شمار ایسے مسائل ہیں جن میں صحابہ کرام کا اختلاف ثابت ہے۔

کسی عمل پر حدیث مبارکہ پیش کرنے پر محض یہ کہہ کر حدیث کو رد کر دینا کہ ”یہ حدیث ضعیف ہے“ قطعی طور پر نادرست ہے کیونکہ حدیث مبارکہ جو کہ فی الواقع ضعیف ہے درجے میں ہو بعض اوقات کسی دوسری وجہ سے قوی ہو ”صحیح“ کے درجے میں آ جاتی ہے۔ مثلاً:

(۱) کئی سندوں سے روایت ہو جائے۔

(۲) کوئی مسلمہ مجتہد اسے بطور دلیل استعمال کر لے۔

(۳) عام مسلمانوں کا اس پر عمل ہو۔

(۴) اس حدیث مبارکہ کو کسی ولی اللہ کے کشف کی تائید حاصل ہو۔

(۵) اہل علم حضرات اس پر عمل شروع کر دیں۔

(۶) فضائل اعمال ضعیف بھی صحیح ہے۔ علماء نے تقریباً ۱۵ وجوہ ذکر کی ہیں کہ جن میں حدیث ضعیف بھی قوت پا جاتی ہے۔

یاد رکھیے کہ حدیث کا صحیح ہونا یا حدیث صحیح صرف صحاح ستہ میں منحصر نہیں اور نہ ہی ایسا ہے کہ صحاح ستہ میں صرف صحیح احادیث ہی ہوں ضعیف نہ ہوں بلکہ قدرت کے ہر طبقہ کتب میں صحیح اور غیر صحیح دونوں طرح کی احادیث میں فرق صرف اتنا ہے صحاح ستہ میں احادیث صحیحہ کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے یا یوں کہ لیجئے کہ صحاح ستہ کی تدوین میں صرف صحیح احادیث جمع کرنے کا ہدف رکھا گیا لیکن ان کتب میں کچھ ضعیف احادیث بھی شامل ہو گئیں جس سے ان عظیم المرتبت کتب کی شان میں کوئی فرق نہیں آتا۔

جب یہ کہا جاتا ہے کہ ”فلاں حدیث صحیح نہیں“ تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا ہے کہ معاذ اللہ یہ حدیث پاک غلط ہے۔ بلکہ علماء کبار نے حدیث پاک کے جو متعدد درجے مقرر کئے ہیں ان میں سے ایک خاص درجہ حدیث کا نام ”صحیح“ ہے چنانچہ اگر کوئی حدیث مبارکہ صحیح نہیں تو

کے لئے یہ کہہ سکتے ہیں۔ تعلقہ کہتے ہیں۔

Click

مرسل، معطل، مدلس، مغعن، مدرج، مرفوع، موقوف وغیرہا ۱۰۰ سے زائد قسمیں ہیں۔
میں اپنے تمام ان کرم فرماؤں کا مشکور ہوں جنہوں نے کسی بھی طور پر اس کتاب کی
تدوین میں میرے ساتھ اخلاقی معاونت کی۔

اس کی تدوین کیلئے میں نے سب سے زیادہ استفادہ دارالعلوم نعیمیہ کی لائبریری سے کیا
اس کے بعد مجلس علمی جمشید روڈ کی لائبریری سے نیز اصل مآخذ تک رسائی کیلئے شرح صحیح مسلم
سے بھی استفادہ کیا اللہ کریم ان کو جزائے جزیل عطا فرمائیں اور اس کتاب کو میرے لئے اور
میرے والدین، میرے جملہ اساتذہ و مشائخ کیلئے صدقہ جاریہ فرمائے۔

محمد احمد رضا سیالوی

<http://t.me/Tehqiqat>

<http://t.me/Tehqiqat>

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

طہارت و پاکیزگی قرآن و سنت کی نظر میں

صفائی کی اسلام میں کیا اہمیت ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نظافت و پاکیزگی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔ اور دل و نگاہ کی پاکیزگی، فکر و خیال، قلب و قالب اور ارد گرد کے ماحول کی ظاہری و باطنی صوری و معنوی پاکیزگی کا ہر مسلمان سے بحیثیت مسلم مطالبہ کیا گیا۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ:

۱۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ

حضرت مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی ﷺ نے فرمایا کہ: ”طہارت (اور پاکیزگی حاصل کرنا) نصف ایمان ہے۔“

(صحیح مسلم: جلد ۱ صفحہ ۱۱۸)

شریعتِ مطہرہ میں جسم کی ظاہری پاکیزگی کے لئے وضو اور غسل جب کہ باطنی پاکیزگی کے لئے خود احتسابی، تزکیہ نفس، جہاد بالنفس اور دیگر معاشرتی معاملات کے بارے میں مفصل راہنمائی فراہم کی گئی ہے۔

نیز مدینہ منورہ کے قریب بستی قبا کے رہنے والوں کی قرآن کریم میں تعریف و توصیف صرف اس لئے کی گئی ہے کہ وہ قوم نفاست پسند تھی۔

فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ○

اس (مسجد قبا) میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی و نظافت کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نظافت پسندوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (سورۃ التوبہ: ۱۰۸)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے محبوب کبریاء ﷺ کی آل پاک کے فضائل کا بیان فرمایا تو بھی ان کی طہارت و پاکیزگی کا ذکر نمایاں فرمایا۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا
بلاشبہ! اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم (اہل بیت) سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور کر دے اور

تمہیں خوب ستھرا کر دے۔ (سورۃ احزاب: ۳۳)

اس کے علاوہ بھی قرآن حکیم میں جگہ جگہ طہارت کی اہمیت اور اس کے پسندیدہ ہونے کے بارے میں ارشاداتِ ربانی وارد ہوئے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ
بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور بہت زیادہ صاف ستھرا رہنے والوں کو۔ (سورۃ البقرہ: ۲۲۲)

وَأَنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا

”اور اگر تم جنبی ہو تو خوب (اچھے طریقے سے) پاکیزگی حاصل کرو“ (سورۃ المائدہ: ۶)

اسی طرح قرآن حکیم کو ہاتھ لگانے کے لئے بھی طہارت و پاکیزگی کو ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ باطنی صفائی کے لئے ظاہری صفائی تمہید بن جائے۔

لَا يَمْسُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ

”نہ چھوئے (مس کرے) کوئی شخص (اس قرآن عظیم کو) مگر پاکیزگی (اور طہارت) کی حالت میں“۔ (سورۃ الواقعة: ۹۷)

نظافت و طہارت ظاہری کے لئے شریعتِ مطہرہ کا امر ایک نہایت اچھوتا اور دلفریب عمل ”وضو“ ہے، جس کے فضائل احادیثِ مقدسہ میں یوں تو بہت ذکر ہوئے ہیں، لیکن یہاں من جملہ ان فضائل میں سے چند ایک ذکر کئے جاتے ہیں:-

۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوْ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنِهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قُطْرَةِ الْمَاءِ نَحْوُ هَذَا وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قُطْرَةِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے منہ کے دھونے سے پانی کے ساتھ ہر وہ گناہ بھی

جھڑ جاتا ہے، جس کی طرف اس نے صرف اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوتا ہے اور جب (کہنیوں سمیت) ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ہاتھوں سے کیا ہوا ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جو اس نے ہاتھوں سے کیا ہوتا ہے (یہ جامع ترمذی کی روایت ہے، مشکوٰۃ شریف اور صحیح مسلم کے حوالے سے یہ بھی ہے کہ) اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ہر وہ گناہ جھڑ جاتا ہے جس کی طرف پاؤں چل کر گئے ہوتے ہیں، حتیٰ کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

۲۶ (جامع ترمذی: صفحہ ۲، مشکوٰۃ صفحہ ۳۸، مسلم صفحہ ۱۱۲)

۳- عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”جس شخص نے نہایت بہتر طریقے سے وضو کیا، اس کے تمام جسم کے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی۔“ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح: صفحہ ۳۸)

۴- عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ امْرَأٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَوةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيَحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يُوْتِ كَبِيرَةٌ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ مسلمان جس کو فرض نماز پڑھنا نصیب ہوئی، پس اس نے اچھے طریقے سے وضو کیا خدا خونی سے نماز ادا کی اور درست طریقے سے رکوع کیا تو یہ عمل اس کے تمام سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا، جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے۔

(مشکوٰۃ: صفحہ ۳۸، صحیح مسلم: صفحہ ۱۲۱)

طہارت کے بغیر نماز نہیں

۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلَوةٌ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

”جس شخص کا وضو نہیں، اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی، یہاں تک کہ وہ وضو کر لے (اور پھر وہ نماز پڑھے)۔ (صحیح مسلم: جلد ۱ صفحہ ۱۱۹، صحیح بخاری: جلد ۱ صفحہ ۲۵، مشکوٰۃ المصابیح: صفحہ ۴۰)

۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلَوةٌ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب لولاک ﷺ نے فرمایا کہ: ”بغیر وضو کے نماز اور حرام مال سے صدقہ (اور دیگر خیرات وغیرہ) قبول نہیں کئے جاتے۔ (صحیح مسلم: جلد ۱ صفحہ ۱۱۹، مشکوٰۃ المصابیح: صفحہ ۴۰)

۷- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطَّهْوَرُ۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا طہارت نماز کی کنجی ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۳)

غسل جنابت کا سنت طریقہ

۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِغَسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُشْرِبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ فَحَثَّى عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے، بدن کے مخصوص حصے کو دھوتے۔ پھر نماز کی طرح کا وضو فرماتے۔ پھر بالوں کو پانی سے تر فرماتے اور سر اقدس پر تین چلو پانی ڈالتے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۱۵، صحیح مسلم: صفحہ ۱۴۷)

۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَدْخُلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أَصُولَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدِهِ ثُمَّ يَقْبِضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ وَفِي الْمُسْلِمِ بِلَفْظِهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب غسل جنابت شروع فرماتے تو پہلے ہاتھ مبارک پانی میں ڈال کر بالوں کی جڑوں کو تر فرماتے۔ پھر تین چلو پانی سر اقدس پر ڈالتے، پھر تمام جسم اطہر پر پانی بہاتے۔“
(صحیح بخاری: صفحہ ۳۹، صحیح مسلم: صفحہ ۱۳۷)

وضو کا صحیح اور سنت طریقہ

۱۰۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو اور (دونوں) ہاتھ کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں سمیت دھو لیا کرو۔

(سورۃ المائدہ: آیت ۶)

۱۱۔ إِنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَشْرَثُ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ بَرَّاسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا.....

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور پھر وضو کیا، پس انہوں نے تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا (اور ناک صاف کیا) پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دائیں ہاتھ کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر بائیں ہاتھ کو اسی طرح تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر بائیں کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر (یہ عمل پورا کرنے کے بعد) فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی

طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا، جیسے میں نے وضو کیا ہے۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۲۶، صحیح مسلم: صفحہ ۱۹)

مسواک کرنے کے فضائل

۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۵، سنن نسائی: صفحہ ۶) ۲۹

۱۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَسْتَاكُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ رات کے وقت دو دو رکعت کر کے نماز ادا فرماتے پھر جب واپس لوٹتے تو مسواک فرماتے۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

۱۴- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: تَسَوَّكُوا فَإِنَّ السَّوَاكَ مُطَهَّرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ مَا جَاءَنِي جِبْرَائِيلُ إِلَّا أَوْصَانِي بِالسَّوَاكِ حَتَّى لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَفْرُضَ عَلَيَّ وَعَلَى أُمَّتِي، وَلَوْلَا إِنْنِي أَخَافُ أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَفَرَضْتُهُ لَهُمْ۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسواک کیا کرو، کیونکہ مسواک منہ کو پاکیزہ بنانے والی ہے اور رب تعالیٰ کی رضا اور خوشی کا باعث ہے، جبرائیل علیہ السلام جب بھی میرے پاس آئے مجھے ہمیشہ مسواک کرنے کی نصیحت کرتے رہے، حتیٰ کہ مجھے اپنے اور اپنی امت پر مسواک کے فرض کئے جانے کا اندیشہ ہوا اور اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا (کہ وہ یہ عمل ہمیشگی کے ساتھ نہ کر سکیں گے) تو میں مسواک کرنے کو ان کے لئے فرض قرار دے دیتا۔ (ابوداؤد: صفحہ ۸، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

احسب انی
مشریعت

Click

تین بار کلی کرنا اور تین بار ناک میں پانی چڑھانا

۱۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَضْمَضٌ وَاسْتَنْشَقٌ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا.

۱۶- وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةُ وَالْإِسْتِنْشَاقُ مِنْ كَفِّ وَاحِدٍ يَجْزِي وَيُفَرِّقُهُمَا أَحَبُّ إِلَيْنَا-

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا (آپ وضو فرما رہے تھے) آپ ﷺ نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا ایک ہاتھ سے اور یہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ کیا۔ بعض محقق علمائے کرام نے فرمایا کہ کلی اور ناک میں پانی چڑھانا ایک ہی چلو سے کافی تو ہے لیکن الگ الگ چلو سے یہ عمل کرنا زیادہ پسندیدہ ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۲۵) ۳۰

۱۷- عَنْ عَاصِمِ بْنِ لُقَيْطِ بْنِ حَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ؟ قَالَ: أَسْبَغِ الْوُضُوءَ وَبَالِغٌ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا-

حضرت عاصم بن لقیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وضو کے بارے میں کچھ بتائیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کامل طور پر وضو کرو اور کلی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو (یعنی خوب زیادتی کرو) مگر روزے کی صورت میں مبالغہ نہ کرو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۳)

۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَتَقَطَّ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأْ فَلْيَسْتَنْشِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین مرتبہ ناک صاف کرے کیونکہ شیطان ناک کے ایک مخصوص حصے (خیشوم) میں رات گزارتا ہے۔

(سنن نسائی: صفحہ ۲۷)

۱۹- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَعَا بِوُضُوءٍ فَتَمَضَّمَصَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَشَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَفَعَلَ هَذَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا طَهُورُنَبِيِّ اللَّهِ ﷺ -

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیلئے پانی منگوایا، کلی فرمائی اور ناک میں پانی چڑھایا اور ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑا، یہ عمل آپ نے تین مرتبہ کیا اور پھر فرمایا کہ حضور رحمت عالم ﷺ کے وضوء کا یہی طریقہ ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۲۷)

حکمت

(۱) وضو کیلئے جو پانی درکار ہوتا ہے، اس کو تین حالتوں سے پرکھنا ضروری ہے کہ اس کا رنگ، بو اور ذائقہ کیسا ہے۔ ہاتھ دھونے سے پانی کا رنگ..... کلی کرنے سے پانی کا ذائقہ اور ناک میں پانی چڑھانے سے پانی کی بو کا تعین ہو جاتا ہے۔

(۲) کلی کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ میں نے منہ یا زبان سے جو گناہ، گالی دے کر، چغلی کر کے، غیبت کر کے یا زبان سے کسی کو دکھ دے کر کئے ہیں، ان تمام سے میں توبہ کرتا ہوں اور ناک میں پانی چڑھا کر صاف کرنے سے گویا کہ غرور و تکبر اور خود پسندی سے خود کو پاک کرنے اور پاک رکھنے کا پختہ ارادہ کیا جاتا ہے۔

اعضائے وضو تین تین بار دھونا

۲۰- عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا -

حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وضو فرماتے (تو اعضائے وضو کو) تین تین بار دھوتے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

۲۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْفَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً -

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا آپ نے اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

Click

۲۲- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً فَقَالَ هَذَا وَظِيفَةُ الْوُضُوءِ أَوْ قَالَ وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْهُ لَمْ يَقْبَلُ اللَّهُ لَهُ صَلَوةً ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ تَوَضَّأَهُ أَعْطَاهُ اللَّهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا فَقَالَ هَذَا وَضُوءِي وَوَضُوءُ الْمُرْسَلِينَ قَبْلِي-

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے وضو کیلئے پانی منگوایا اور اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا اور فرمایا یہ وہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر وضو فرمایا اور اعضائے وضو کو دو، دو مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ جس شخص نے یہ وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کو دو پیمانے ثواب کے بھر کے عطا فرمائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اعضائے وضو کو تین تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے والے تمام رسولوں کا وضو ہے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۳)

حکمت

وضو جیسے ظاہری طہارت ہے، ویسے ہی یہ باطنی طہارت کا باعث بھی ہے کہ اس سے تمام اعضا سے کئے گئے گناہ پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں اور ہر عضو کا تین مرتبہ دھونا دراصل اسی باطنی پاکیزگی کی طرف اشارہ ہے کہ توبہ کے تین ارکان ہیں:

(۱) گناہ کی موجودہ کیفیت سے نکلنا۔

(۲) سابقہ گناہوں پر ندامت کا اظہار۔

(۳) آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا۔

گویا کہ تین بار ہر عضو کو دھونا تین ارکان توبہ کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح میں ظاہری نجاستوں سے اپنے جسم کو پاک کر رہا ہوں، اسی طرح باطنی نجاستوں سے بھی اپنے آپ کو پاک کرتا ہوں۔

دائیں طرف کے عضو کو پہلے دھونا

۲۳- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَهُنَّ فِي غُسْلِ إِبْنَتِهِ أَبَدًا بِمِائِمِهَا

وَمَوَاضِعَ الْوُضُوءِ مِنْهَا۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان عورتوں کو (جو آپ کی صاحبزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل میت دے رہی تھیں) فرمایا کہ غسل دائیں جانب سے اور وضو کے اعضاء سے شروع کریں۔ (صحیح بخاری: صفحہ ۲۹)

۲۴۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي الطُّهُورِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرْجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي إِنْتَعَالِهِ إِذَا تَنَعَّلَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ دائیں طرف سے پہل کو پسند فرماتے۔ وضو و غسل میں کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں جب جوتا پہنتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۲)

۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَأَبْدُوا بِيَاْمِنِكُمْ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم وضو کرو تو دائیں (طرف کے اعضاء) سے ابتدا کرو۔ (سنن ابن ماجہ: ۳۳)

ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

۲۶۔ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْبِغْ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ۔

حضرت عاصم بن لقیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم وضو کرو تو مکمل وضو کرو اور اپنی انگلیوں (ہاتھ اور پاؤں دونوں کی انگلیوں) کے درمیان خلال کرو۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۰)

۲۷۔ عَنْ الْمُسْتَوْرِ بْنِ شَدَّادِ الْفَهْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ ذَلِكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخُنْصِرِهِ۔

حضرت مستور بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ذریعے پاؤں مبارک کی انگلیوں کے درمیان خلال کیا۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۳۵)

حکمت

عام طور پر انگلیوں کے درمیان کا حصہ تہہ بہ تہہ ہوتا ہے، جس کو اہتمام سے نہ دھونے پر خشک رہ جانے کا احتمال ہوتا ہے اور بالخصوص عمر رسیدہ افراد کی جلد کے جھری دار ہونے کی وجہ سے خصوصاً سردیوں میں یہ احتمال اور بھی بڑھ جاتا ہے، اس لئے خلال کا حکم فرمایا گیا، تاکہ کسی ادنیٰ حصہ کے خشک رہ جانے کی وجہ سے آدمی کی تمام محنت جو اس وضو کیلئے یا وضو کے بعد عبادت کی صورت میں عمل میں لائی گئی، رائیگاں نہ ہو جائے۔

داڑھی کا خلال کرنا

۲۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ خَنِكَهْ فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرماتے وقت ایک چلو پانی لیا اور اسے اپنی ٹھوڑی شریف کے نیچے لے گئے، پھر اس چلو سے اپنی داڑھی مبارک کا خلال فرمایا اور فرمایا اسی طرح کرنے کا مجھے میرے رب نے حکم فرمایا ہے۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ ۲۱)

۲۹- عَنْ حَسَّانِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتَخَلَّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَأَبِي أَيُّوبَ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت حسان بن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور پھر اپنی داڑھی کا خلال کیا، میں نے سوال کیا کہ کیا آپ ﷺ نے داڑھی کا خلال فرمایا؟ (یعنی کیا یہ عمل مسنون ہے) آپ نے فرمایا بھلا! مجھے اس عمل سے کون سی شے روک سکتی ہے، حالانکہ میں نے خود رحمت دو عالم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی داڑھی مبارک کا خلال فرمایا، یہی حدیث مبارک حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ، حضرت انس، حضرت ابن ابی

Click

اولیٰ اور حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ اپنی داڑھی مبارک میں خلال فرمایا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۶)

۳۱

چوتھائی سر کا مسح فرض ہے

۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَادْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مَقْدَمَ رَأْسِهِ فَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ-

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں محبوب کریم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ نے سرخ رنگ کا منقش قطری عمامہ باندھا ہو ا تھا۔ آپ ﷺ نے عمامہ شریف کے نیچے (تر) ہاتھ داخل فرمایا اور سر کے اگلے حصے کا مسح فرمایا اور عمامہ شریف نہیں کھولا۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۱)

۳۱- قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُرْغِينَانِيُّ فِي كِتَابِهِ رَوَى الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ وَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ وَخُفَّيْهِ حضرت علی بن ابی بکر المرغینانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب (ہدایہ) میں لکھا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قوم کی روڑی (یعنی کوڑا ڈالنے کی جگہ) پر تشریف لائے اور پیشاب کیا پھر وضو فرمایا اور سر کے اگلے حصے پر مسح فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا۔ (الہدایہ: صفحہ ۳)

نوٹ: ا فقہائے احناف کا موقف یہ ہے کہ آیت قرآنی وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ مَجْمُل ہے، اور یہ احادیث مبارکہ اس اجمال کی تفسیر ہیں، یعنی حکم الہی ہے کہ ”وضو میں سروں پر مسح کرو“۔ تو سوال یہ تھا کہ سر کے کتنے حصے پر مسح کریں۔ چنانچہ حدیث پاک میں حضور نبی کریم ﷺ کا عمل بیان ہوا کہ آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی مقدار (یعنی چوتھائی سر) پر مسح فرما کر اس آیت مبارکہ کی تشریح فرمائی۔ جب کہ پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے۔

مسح سر پر دلیل ہیں کیونکہ عمامہ صحیح نہیں بالکل ایسے ہی جیسے تیمم میں منہ پر کپڑا ڈال کر اوپر مسح کرنا جائز نہیں ان احادیث کو امام مسلم اور امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔
(مسلم صفحہ ۱۳۴ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۲۲، نسائی صفحہ ۱۳۰)

کانوں کا مسح سنت ہے

۳۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ أُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَابِغَيْنِ وَخَالَفَ ابْهَامَيْهِ إِلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَهَا وَبَاطِنَهَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندرونی حصے کا اور دونوں مبارک انگلیوں سے کانوں کے بیرونی حصوں کا مسح فرمایا۔ پس آپ ﷺ نے کانوں کے ظاہر اور باطن دونوں کا مسح فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۵، سنن نسائی: صفحہ ۲۹)

۳۳- عَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا

حضرت مقدار بن معدیکرب فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے وضو فرمایا، تو اپنے سر مبارک کا اور اپنے کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصوں کا مسح فرمایا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۵)

وضو میں گردن کا مسح سنت ہے

۳۴- إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عُقْبَهُ لَمْ يُغْلُ بِإِلَّا غُلَّالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (تلخیص الحیثم صفحہ ۳۰)

سید الکونین ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اپنی گردن کا مسح کیا، اسے قیامت کے روز (کسی جرم کی پاداش میں) طوق نہیں پہنایا جائے گا۔

۳۵- مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ يَدَيْهِ عَلَى عُقْبِهِ آمِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْغُلَى -

محبوب کائنات ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور (وضو میں) اپنے دونوں ہاتھوں (کی پشت) سے گردن کا مسح کیا وہ قیامت کے روز (ہر قسم کے) طوق سے

محفوظ رہے گا۔ (فردوس الاخبار مع تسدید القوس جلد چہارم صفحہ ۴۰)

گردن کے مسح کا طریقہ

۳۶- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ..... وَمَسَحَ رَقَبَتَهُ وَبَاطِنَ لِحْيَتِهِ بِفَضْلِ مَاءِ الرَّأْسِ
حضور سید عالم ﷺ نے اپنی گردن مبارک کا مسح فرمایا اور اپنی ریش نورانی کے اندرونی حصے سے خلال فرمایا (نئے پانی سے نہیں بلکہ) سر کے مسح سے بچی ہوئی تری سے۔ (معجم طبرانی کبیر جلد ۲۲ صفحہ ۵۰)

تشریح

گردن کا مسح سر کے بچے ہوئے پانی سے کرنے کی صورت یہ ہے کہ جب سر کا مسح کیا جائے تو تین انگلیاں اور ہتھیلیاں استعمال کی جائیں اور شہادت کی انگلی سے کانوں کا اندرونی حصہ اور انگوٹھوں سے کانوں کا بیرونی حصے کے مسح کیا جائے اور چونکہ ہاتھوں کی پشت اب تک غیر مستعمل ہے اس لئے بغیر نیا پانی لئے دونوں ہاتھوں کی پشت سے گردن کا مسح کیا جائے۔
سر کے مسح کا صحیح طریقہ

۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذَبَ بِمَقْدَمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ، قَالَ أَبُو عِيْسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ أَصَحُّ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے سر انور کا دونوں ہاتھوں سے مسح فرمایا۔ اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے میں رکھ کر مکی تک لے گئے اور پھر واپس ابتدائی مقام تک لے آئے، پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۷، سنن نسائی: صفحہ ۲۸)

۳۸- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے سر اقدس کا ایک مرتبہ مسح فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۴)

Click

حکمت

(۱) سر سے بذات عموماً کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا بلکہ آنکھ، ناک، منہ اور زبان وغیرہ سے گناہ ہوتے ہیں، جو سر کے ساتھ متعلق ہیں، اس لئے سر کا صرف مسح ہی رکھا، دھونا مشروع نہیں فرمایا۔

(۲) سر اور کانوں کے دھونے میں بڑا حرج تھا کہ سخت ٹھنڈے علاقوں میں دن میں پانچ مرتبہ سر کا دھونا بڑی تکلیف کا باعث تھا، حالانکہ وہاں سر اور کانوں کی سردی سے بڑی حفاظت کی جاتی ہے۔ لہذا سر اور کانوں کا مسح جائز رکھا گیا، دھونے کا حکم نہیں دیا۔

وضو میں ایڑیوں کو خاص احتیاط سے دھونا

۳۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا يَتَوَضَّؤْنَ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَصْبِغُوا الْوُضُوءَ-

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ ان کی ایڑیاں خشک ہیں، تو فرمایا: ہلاکت ہے آگ کی، ایڑیوں کیلئے، وضو کامل طریقے سے کرو۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۸، سنن ابوداؤد: صفحہ ۱۴)

۴۰- عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَيَزِيدِ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ وَشُرْحَبِيلِ بْنِ حُسَيْنَةَ وَعُمَرُ بْنُ الْعَاصِ كُلُّ هَؤُلَاءِ سَمِعُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتِمُّوا الْوُضُوءَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ-

حضرت ابوصالح اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے بیان فرمایا عبد اللہ اشعری نے اور ان کو بتایا خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہ ان سب نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وضو کو مکمل (صحیح طریقے سے) کرو (کیونکہ اکثر خشک رہ جانے کی وجہ سے) ایڑیوں کیلئے آگ کا عذاب ہے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

صحیح اور مکمل وضو کرنے کے فضائل

۴۱- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ فَالْصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ -

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کامل طور پر وضو کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو (اس شخص کیلئے) فرض نمازیں (اس کے گناہوں کا) کفارہ ہو جاتی ہیں جو گناہ اس نے ان نمازوں کے درمیان کئے تھے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۶)

۴۲- عَنْ أَبِي أَيُّوبٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أَمَرَ صَلَّى كَمَا أَمَرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ -

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ (وضو کرنے کا) حکم دیا گیا ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، تو اس کے تمام سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۴)

۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أُمَّتِي يَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غَرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت قیامت کے روز اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے اعضاء وضو چمکتے ہوں گے، پس جو چاہتا ہو کہ اس کے اعضاء وضو کی چمک زیادہ ہو تو وہ اس عمل میں زیادہ کوشش کرے۔ (صحیح بخاری: صفحہ ۲۵)

۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ نَعْرِفُ مَنْ يَأْتِي بِعَذَابٍ مِنْ أَمْتِكَ قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِي خَيْلٍ بِهِمْ دُھَمٌ إِلَّا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى، قَالَ فَإِنَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ

الْوُضُوءُ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے بعد میں آنے والے لوگوں کو آپ قیامت کے دن کیسے پہچانیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی شخص کے سفید پیشانی والے گھوڑے، مکمل سیاہ اور مکمل سفید گھوڑوں میں مل جائیں تو وہ اپنے گھوڑوں کو پہچان لے گا یا نہیں؟ صحابہ نے کہا کیوں نہیں، فرمایا میری امت بھی قیامت کے دن اعضاء وضو کی چمک سے پہچانی جائے گی اور میں ان کے لئے پہلے سے حوض کوثر پر جا کر بندوبست کرنے والا ہوں۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۶)

۴۵- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ يُقْبَلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”جس نے بہترین طریقے سے وضو کیا پھر دو رکعتیں خلوص نیت کے ساتھ ادا کیں تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۶)

حکمت

روزِ اوّل سے ہی رحمانی اور شیطانی قوتیں باہم برسرِ پیکار ہیں اور ہر انسان کے اندر بھی ان دونوں کا حصہ موجود ہے۔ انسان جسے چاہے غالب کر لے اور جسے چاہے مغلوب کر لے۔ نیکی کرتا رہے تو جسم میں موجود رحمانی طاقت، قوی سے قوی تر ہوتی چلی جاتی ہے، جب کہ گناہ سے شیطانی قوت..... وضو کرنے سے جسم کے گرد نورِ رحمانی قوتوں کا حامل ایک حصار قائم ہو جاتا ہے، جس کی موجودگی میں شیطانی قوتوں کا عمل دخل بہت کم ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ عبادات کے لئے وضو مقرر کیا گیا تا کہ عبادات میں شیطانی عمل دخل کم سے کم ہو سکے اور اسی لئے وضو قربِ خداوندی کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔

وضو سے فارغ ہو کر پڑھے

۴۶- عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَوَضَّأَ

فَإَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَتُحْتُ لَهُ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ -

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بہترین وضو کیا پھر پڑھا **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ**

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۵، سنن ابوداؤد: صفحہ ۲۵، صحیح مسلم: صفحہ ۱۲۲)

۴۷- عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ فَتُحْتُ لَهُ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ -

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بہترین وضو کیا پھر پڑھا **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ** اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۹) ۳۷

حکمت

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ وضو ظاہری طہارت و پاکیزگی کا سبب ہونے کے ساتھ ساتھ باطنی رذائل (برائیوں) سے نجات کا سبب بھی ہے، گویا کہ جب آدمی نے اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کی نیت سے ہاتھ دھوئے تو ظاہری طور پر ہاتھوں سے میل کچیل کو دور کیا اور

باطنی طور پر ہاتھوں سے کئے گئے گناہوں سے توبہ کی اور ہاتھوں کو آئندہ خدائے بزرگ و برتر کی نافرمانی میں استعمال نہ کرنے کا عہد کیا۔ اسی طریقے پر جب مکمل وضو کیا تو چونکہ وضو میں سات اعضاء کو دھویا، اس لئے بدلے میں جنت کے سات دروازوں سے گزرنے کی بشارت دی گئی اور خداوند قدوس نے احسان فرماتے ہوئے ایک مزید دروازے سے گزرنے کی اجازت بطور انعام عطا فرمائی، یوں سات اعضاء کے دھونے پر جنت کے آٹھوں دروازے بندے پر کھولے جانے کا مژدہ جانفزا سنایا گیا ہے۔

رحمت حق بہانہ می جوید بہا نمی جوید

کے مصداق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی بخشش و مغفرت کے لئے طرح طرح کے اعمال، قسم قسم کی عبادات اور بے شمار پڑھنے کے الفاظ اور مختلف النوع مواقع مہیا فرمائے، تاکہ انسان اپنے رب کی بے پناہ رحمتوں کا کسی نہ کسی طرح حق دار قرار پاسکے۔ اور انتہائی آسان اور باسہولت اعمال و افعال کے نتیجے میں رب العزت کی لازوال اور دائمی نعمتوں سے متمتع ہو سکے۔ ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

۴۸- عَنْ سُلَيْمِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ-

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو سے کئی نمازیں ادا فرمائیں اور موزوں پر فرماتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آج آپ نے وہ کام کیا جو عام طور پر آپ نہیں کرتے، فرمایا کہ میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔ (صحیح مسلم: صفحہ ۱۳۵، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۸)

تشریح

حضور سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ ہر نماز کے لئے تازہ وضو فرماتے، لیکن کبھی کبھی اپنی امت پر شفقت فرماتے ہوئے ایک وضو سے کئی نمازیں بھی ادا

فرمائیں تاکہ یہ بھی امت کے لئے سنت قرار پا جائے۔

بوس و کنار سے وضو نہیں ٹوٹتا

۴۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُقْبِلُ بَعْضَ أَرْوَاحِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ (بعض اوقات) اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لیتے پھر نماز ادا فرماتے اور وضو تازہ نہیں فرماتے تھے۔

(سنن نسائی: صفحہ ۳۹)

۵۰- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ زُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنی کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لیا پھر نماز ادا کرنے کے لئے (گھر سے) نکلے اور نیا وضو نہیں فرمایا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۸)

تشریح

اس سے معلوم ہوا کہ زوجہ کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کسی عورت کو چھو لینے سے بھی وضو ختم نہیں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ کا یہ عمل معاذ اللہ کسی نفسانی خواہش کے زیر اثر نہیں، کیوں کہ آپ کی ذات بابرکات اس سے بہت بلند ہے، بلکہ یہ بتانے اور بطور نمونہ پیش کرنے کے لئے ہے کہ زوجہ کا بوسہ ناقض وضو (وضو توڑنے والا) نہیں ہے، اس کے علاوہ بھی اس عمل سے متعدد مسائل مستبط ہونے کے علاوہ بے شمار حکمتیں ہیں جو ہماری دشمنان ظاہرین سے پوشیدہ ہیں۔

بول و براز اور خروج ریح سے وضو ہے

۵۱- قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَهُ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔

صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرم ﷺ کیساتھ سفر میں ہوتے تو آپ ہمیں تین دن تک موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے خواہ بول و براز کریں یا

Click

سو میں مگر جنابت سے غسل کرنے کیلئے موزے اتارنے پڑتے تھے۔

(سنن نسائی صفحہ ۳۷)

۵۲- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَسَأَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَتَوَضَّأْ وَيَعِدِ الصَّلَاةَ۔

حضرت علی بن طلق کہتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا جب کسی کا تم میں سے نماز میں وضو ٹوٹ جائے تو الٹے پاؤں پھر جاؤ (اور خاموشی سے جا کر) وجو کر اور واپس آ کر نماز کو لوٹا دو۔ (ابوداؤد شریف صفحہ ۳۱)

۵۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ شَكَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَجِدَ رِيحًا أَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا۔

حضرت عبد اللہ بن زید کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے دوران ہوا خارج ہونے کا شک ہڑنے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا نماز نہ چھوڑو یہاں تک کہ کوئی بُو پائے یا آواز سنے۔ (ابوداؤد شریف صفحہ ۳۱)

تشریح

پہلی حدیث مبارک میں ”خواہ بول و براز کریں“ کے الفاظ محل استدلال ہیں کہ موزے کا سفر میں اصول یہ ہے کہ جنابت کے علاوہ کسی طریقے سے بھی وضو ٹوٹے موزے نہیں اتارے جاتے بلکہ وضو کر کے موزوں پر مسح کر لیا جاتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں ”بول و براز (پیشاب، پاخانہ) کو بھی وضو ٹوٹنے کا ایک سبب گردانا گیا ہے۔ جب کہ دوسری دونوں حدیثوں میں ہوا (رتح) کے خارج ہونے کو وضو ٹوٹنے کا سبب بتایا گیا ہے، اور اگر کوئی ایسا شخص ہو کہ اسے بار بار وضو ٹوٹ جانے کا وہم ہوتا ہو تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اسے جب تک بدبو یا آواز محسوس نہ ہو تب تک وہ نماز نہ توڑے بلکہ اپنے با وضو ہونے پر ہی یقین رکھے۔

<http://t.me/Tehqiqat>

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نواقص وضو

قے (الٹی) منہ بھر کر ہو تو ناقض وضو ہے

۵۴- عَنْ أَبِي ذَرْدَاءٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاءَ فِتْوَاً

حضرت ابو ذر داء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے قے کی تو

پھر وضو فرمایا۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۱۳) ۳۹

تشریح

منہ بھر کر قے (الٹی) آنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور جسم کے کسی بیرونی حصے سے خون ظاہر ہو کر بہے تو بھی وضو نہیں رہے گا کیونکہ بہنے والے خون کی حرمت اور ناپاکی کو قرآن کریم نے بھی جگہ جگہ بیان فرمایا ہے۔ اگر خون نکل کر بہے نہیں تو وہ ناقض وضو نہیں، یہی حکم پیپ، زرد پانی وغیرہ کا بھی ہے۔

مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۵۵- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عَنِ الْمَذْيِ، فَقَالَ ﷺ: يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ وَيَتَوَضَّأُ-

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ سے مذی کے

بارے میں پوچھنے کا کہا تو (ان کے پوچھنے پر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”اپنے آلات

کو دھو لو اور وضو کر لو۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۷)

۵۶- عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقِي مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَكُنْتُ أَكْثَرُ مِنْهُ

الْإِغْتِسَالُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ إِنَّمَا يَجْزِيكَ

مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ-

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے مذی کی وجہ سے بہت

زیادہ نہانا پڑتا تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (مذی سے نہانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ) وضو کافی ہے۔

(ابوداؤد: صفحہ ۳۱)

نوٹ: مذی دراصل وہ مادہ ہے جو آکہ پیشاب سے بوقت شہوت خارج ہوتا ہے اور اس سے غسل لازم نہیں ہوتا، صرف وضو ٹوٹتا ہے۔

لیٹ کر یا ٹیک لگا کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

۵۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتَّى غَطَّ أَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّكَ قَدْ نَمْتَ قَالَ إِنَّ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلَى مَنْ نَامَ مُصْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرَخَتْ مَفَاصِلُهُ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ کرتے ہوئے سو گئے اور خرائے لینے لگے پھر کھڑے ہوئے اور بقیہ نماز پڑھی (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ تو سو گئے تھے (پھر نماز کو بھی جاری رکھا) فرمایا جب کوئی لیٹ کر سو جائے تب وضو ٹوٹتا ہے، کیونکہ اس وقت اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں (یعنی لیٹ کر سونے سے)۔ اسی حدیث کو حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی روایت کیا۔

۳۷ (جامع ترمذی: صفحہ ۱۲)

تشریح

اس حدیث مبارک میں سرکارِ دو عالم ﷺ کا ایک عمل ہے اور دوسرا فرمان۔ سرکار ﷺ کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ کا وضو نیند سے بھی نہیں ٹوٹتا، کیونکہ وضو ٹوٹتا ہے بے خبر اور بے توجہ لیٹ کر گہری نیند سونے سے۔ جب کہ نبی کریم ﷺ کی سوتے میں صرف آنکھیں سوتی تھیں اور دل جاگتا تھا جب کہ عام انسان بے خبر ہو کر سوتے ہیں، جس کی وجہ سے تمام اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اس صورت میں رتخ (ہوا) کے خارج ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں یقینی طور پر کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا۔ یہی سبب ہے کہ ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سونے پر وضو ٹوٹنے کا حکم لگایا گیا ہے۔

Click

جب بیت الخلاء جانا چاہے تو کیا پڑھے

۵۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ

الْخَلَاءَ قَالَ: "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ"

حضرت مسدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبدالوارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے: "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ" (میں شریر جنوں اور جثیوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں)۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، سنن ابوداؤد: صفحہ ۲)

۵۹- عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو پڑھتے: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ" اے اللہ! میں شریر جنوں کے شر سے (محفوظ رہنے کیلئے) تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(سنن ابوداؤد: صفحہ ۳، سنن نسائی: صفحہ ۲۶، جامع ترمذی: صفحہ ۳، صحیح بخاری: صفحہ ۲۶)

۶۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضِرَةٌ

فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ

وَالْخَبَائِثِ-

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ (بیت الخلاء وغیرہ) شیاطین کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں پس جب تم بیت الخلاء کی طرف آؤ تو کہو "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ" میں شریر جنات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، سنن ابوداؤد: صفحہ ۳)

۶۱- عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں

داخل ہوتے تو پڑھتے ”اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ“ اے اللہ تعالیٰ! میں خبیث جنوں اور جینوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

”جیسے چاہو جیو“..... کے اصول پر زندگی بسر کرنا فرزندِ انِ اسلام کا طریقہ نہیں ہے، کیونکہ جب اسلام کو دل و جان سے قبول کر لیا تو پھر اپنے مال اور جان کو جنت کے بدلے میں خدا تعالیٰ کے ہاتھ بیچ دیا۔ لہذا جب جسم اور جسم کے اعضاء، خیالات و خواہشات اپنی نہیں رہیں تو اپنی چاہت اور پسند و ناپسند کا کیا معنی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے ہی فائدے کے لئے دنیا اور آخرت میں کامیابی کے اصول سکھاتا ہے اور ہر چھوٹے سے چھوٹے عمل کے بارے میں مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے، حتیٰ کہ اس بارے میں بھی کہ جب پیشاب کرو تو کس طرح بیٹھو، کس طرح پیشاب کرو، نگاہیں کدھر رکھو، استنجاء کیسے کرو، پانی کتنا استعمال کرو، کیا پڑھ کر داخل ہو وغیرہ وغیرہ..... اور دلچسپ بات یہ کہ ہر ہر بتائے گئے عمل میں طبی اور سائنسی فوائد بھی بے شمار ہیں۔ اس پر تمام کائنات کے خالق و مالک کا جس قدر شکر ادا کیا جائے، کم ہے۔

بیٹھ کر پیشاب کرنا سنت ہے

۶۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِمًا فَمَا بُلْتَ قَائِمًا بَعْدُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد (حضرت عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو، پس اس کے بعد میں نے کبھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

۶۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو تمہیں یہ بتائے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو تم اس کی تصدیق نہ کرو بلکہ آپ (نبی

کریم ﷺ) بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۴، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، سنن نسائی: صفحہ ۱۱)

۶۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبُولَ قَائِمًا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، جامع ترمذی: صفحہ ۴)

بیت الخلاء میں چہرہ و پشت کس طرف ہونا چاہیے

۶۵- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ أَشْرَبَ قَائِمًا وَأَنْ يَبُولَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ-

حضرت جابر نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے کھڑے ہو کر پانی پینے اور قبلہ رخ (ہو کر) پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۲۷)

۶۶- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ-

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پیشاب وغیرہ کے لئے نہ تو قبلہ رخ ہو کر بیٹھو اور نہ ہی قبلہ کی جانب پشت کرو۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۰)

۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ أَعْلَمُكُمْ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطُ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُوهَا-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے لئے باپ کے درجے میں ہوں (اور زندگی گزارنے کے آداب) تمہیں سکھاتا ہوں، پس جب تم میں سے کوئی قضاے حاجت کے لئے جائے تو قبلہ رخ ہو کر اور قبلہ کی طرف پشت کر کے نہ بیٹھے۔ (سنن ابو داؤد: صفحہ ۳)

تشریح

کعبۃ اللہ، اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کا مرکز ہے، اس کی تعظیم کیلئے یہ حکم فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ پیشاب وغیرہ کے علاوہ بھی تعظیماً کعبۃ اللہ کی طرف پاؤں پھیلانے، پشت کرنے اور تھوک پھینکنے سے بچنا چاہئے، کیونکہ یہی ادب کا تقاضا ہے۔

مقدس اشیاء کا ناپاک جگہوں پر لے جانا

۶۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخِلَاءَ وَضَعَ خَاتِمَهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی انگلی اتار دیتے تھے۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ ۴، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

تنبیہ

(۱) مطلقاً انگلی اتارنا ضروری نہیں بلکہ وہ انگلی یا کوئی ایسی چیز جس پر کوئی مقدس عبارت کندہ ہو، اس کا الگ کرنا ضروری ہے۔ حدیث مذکورہ بالا میں جس مقدس انگلی کا ذکر ہے، اس پر عبارت ”مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ کندہ تھی جو حکمرانوں سے مراسلت میں بطور ”سرکاری مہر“ استعمال ہوتی تھی۔

(۲) ایسے میں وہ حضرات جو بازو وغیرہ پر نام لکھواتے ہیں اور اسی نام کی تحریر کے ساتھ وہ بیت الخلاء وغیرہ میں بھی جاتے ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے نام کی بے ادبی کرتے ہیں، انہیں اس مکروہ فعل سے بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے۔

(۳) معلوم ہوا کہ مقدس اشیاء کا ان کے احترام کے باعث ناپاک جگہوں خصوصاً بیت الخلاء وغیرہ میں لے جانا سخت منع ہے۔ ہاں اگر تعویذ وغیرہ موم جامہ کر کے محفوظ کر لیا گیا ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن احتیاط پھر بھی بہتر ہے۔

شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا مکروہ ہے

۶۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ

Click

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضاے حاجت (پیشاب) کرے تو اپنے آگے پیشاب کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔

(ابن ماجہ: صفحہ ۲۷، سنن نسائی: صفحہ ۱۱)

۷۰- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرِبُ نَفْسًا وَاحِدًا-

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو آگے پیشاب کو دایاں ہاتھ نہ لگائے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب کوئی چیز پیئے تو ایک ہی سانس میں نہ پی جائے۔ (ابوداؤد: صفحہ ۶)

۷۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ-

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو برتن کے اندر سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء جائے تو آگے پیشاب کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔ (صحیح بخاری: صفحہ ۲۷)

پانی سے استنجاء کرنے کی فضیلت

۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَزَلَتْ فِي أَهْلِ قُبَاءَ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ، قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةُ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یہ آیت اہل قباء کی شان میں نازل ہوئی: ”اس بستی میں ایسے افراد ہیں جو صفائی ستھرائی کو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ پھر فرمایا کہ قباء والے پانی کے ساتھ استنجاء کرتے تھے، تب یہ آیت نازل ہوئی۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۰)

۷۳- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ ”فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ“. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَامَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ، فَمَا طُهُورُكُمْ؟ قَالُوا: نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَجِي بِالْمَاءِ، قَالَ: فَذَلِكَ فَعَلَيْكُمْوه۔

حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اس بستی میں ایسے افراد ہیں جو پاکیزگی کا بہت خیال رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انصار! اللہ تعالیٰ تمہاری تعریف فرماتا ہے، تمہاری نفاست پسندی کی وجہ سے، تمہاری صفائی و پاکیزگی کا طریقہ کار کیا ہے؟۔ تمام انصار نے جواب دیا، ہم نماز کے لئے وضو کرتے ہیں جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجاء کرتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس عمل کو لازم پکڑو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۰)

تشریح

اس زمانے میں پانی کیاب تھا اور عام دستیاب نہیں ہوتا تھا، جیسا آج ہے۔ ایسے میں اسلام نے پاکیزگی و نظافت کا اس قدر اہتمام فرمایا۔ اسے اسلام کی نفاست پسندی اور انسانوں کی بھلائی پر حریص ہونے کے سوا بھلا اور کیا نام دیا جاسکتا ہے۔ صحت و صفائی کی آج کے دور میں جو اہمیت واضح ہو چکی ہے، وہ سب پر اچھی طرح عیاں ہے۔ اور دنیا کے ہر معاشرہ میں اس کی اہمیت مسلمہ ہے، جب کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو پاکیزگی کا سبق اس وقت دیا جب اس کی موجودہ اہمیت کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ تھی۔

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۷۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءٌ قَالَ: مَنْ وَضَعَ هَذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ بیت الخلاء تشریف لے گئے تو میں نے آپ کے لئے پانی رکھا (فراغت کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کس نے رکھا ہے، پس میں نے آپ کو خبر دی (کہ یہ پانی میں نے رکھا ہے) تو آپ ﷺ نے (اس بات سے خوش ہو کر فرمایا) اے اللہ! اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔

تشریح

یہ حدیث مبارک جہاں اس عنوان پر دلالت کرتی ہے، وہیں اس سے شاگرد کا استاذ کی، مرید کا اپنے شیخ کی اور چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا بھی ثابت ہو رہا ہے۔ اور اسی دعا ہی کی برکت تھی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر صحابہ کرام میں کوئی قرآن کا عالم نہ تھا اور عالم اسلام کی سب سے پہلی تفسیر ”تفسیر ابن عباس“ آپ ہی کا کارنامہ ہے۔

بیت الخلاء میں (برہنہ حالت میں) گفتگو، سلام اور جواب کی ممانعت

۷۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتَيْهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْعُتُ عَلَى ذَالِكَ -

حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نہ پائے جائیں کوئی دو شخص اس حالت میں کہ وہ برہنہ ہو کر پیشاب کر رہے ہوں اور آپس میں گفتگو بھی کر رہے ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس عمل پر سخت ناراض ہوتا ہے۔

(سنن ابوداؤد: صفحہ ۴)

۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ وَلَمْ يَرُدِّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ ضَرَبَ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ فَتَيَمَّمَ وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے (تو اس وقت) آپ نے سلام کا

جواب نہیں دیا پس جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے زمین پر اپنی ہاتھوں کو مارا اور تیمم فرمایا اور پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۹، سنن نسائی: صفحہ ۱۶)

۷۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتَنِي عَلَى مِثْلِ هَذِهِ إِلَى لَهُ فَلَا تُسَلِّمْ عَلَيَّ فَإِنَّكَ إِنِ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَمْ أَرُدَّ عَلَيْكَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرتے ہوئے آپ کو سلام کیا حالانکہ اس وقت آپ پیشاب کر رہے تھے، فراغت کے بعد آپ نے اس شخص سے فرمایا جب تم مجھے اس حالت میں پاؤ تو سلام نہ کرو، کیونکہ اگر تم اس حالت میں مجھے سلام کرو گے تو میں سلام کا جواب نہیں دے سکوں گا۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۹)

جب بیت الخلاء سے نکلے تو پڑھے

۷۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ: "غُفْرَانُكَ"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا کرتے: "اے اللہ! (میں تجھ سے) تیری بخشش کا طلب گار ہوں۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ ۶، جامع ترمذی: صفحہ ۳، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ پڑھتے: "الحمد لله الذي اذهب عني الأذى وعافاني" تمام تعریفیں اس ذات کی جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

اذان کی ابتدا کیسے ہوئی

۸۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ فَأَرَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ فِي الْمَنَامِ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ النَّاقُوسَ فَقُلْتُ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ تَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قُلْتُ أَنَادِي بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَلِكَ قُلْتُ وَمَاهُو؟ قَالَ تَقُولُ "اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ..... قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ فَاخْبَرَهُ بِمَا رَأَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فَقَصَّ عَلَيْهِ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ رَأَى رُؤْيَا فَاخْرُجْ مَعَ بِلَالٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَلْقِهَا عَلَيْهِ وَلِيُنَادِيَ بِلَالٌ فَإِنَّهُ أُنْدَى صَوْتًا مِنْكَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ بِلَالٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَعَلْتُ أَلْقِهَا عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَادِي بِهَا قَالَ فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالصَّوْتِ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَفِي التِّرْمِذِيِّ بِلَفْظِهِ-

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا، کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دو سبز کپڑے اوڑھے ہوئے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے ناقوس اٹھا رکھا تھا میں نے اس سے کہا اے اللہ کے بندے کیا یہ ناقوس فروخت کرو گے، کہنے لگا کہ تم اس (ناقوس) کا کیا کرو گے، میں نے کہا: "اس سے میں نماز کا اعلان کیا کروں گا۔ کہنے لگا: "میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں، جو اس سے بہتر ہو۔ میں نے پوچھا: "وہ کیا؟۔ تب اس نے کہا:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.....

پھر عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر سے نکلے اور حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں پہنچے اور تمام واقعہ کی خبر دی کہ میں نے سبز کپڑوں میں ملبوس ایک شخص کو دیکھا اس نے ایک ناقوس اٹھا رکھا تھا (ناقوس وہ آلہ ہے جس سے عیسائی، لوگوں کو اپنی عبادت کیلئے جمع کرتے ہیں یہ ایک چھوٹی لکڑی ہوتی ہے جس سے ایک بڑی لکڑی پر چوٹ لگائی جاتی ہے۔) پھر میں نے وہ تمام واقعہ بیان کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ کرامؓ سے) فرمایا تمہارے ساتھی نے خواب دیکھا ہے پھر مجھے حکم دیا کہ میں یہ کلمات حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکھاؤں اور وہ اذان کہیں کیونکہ ان کی آواز بلند تھی پس میں بلال کے ساتھ مسجد گیا اور میں نے کلمات اذان ان کو سکھائے اور انہوں نے اذان کہی جب یہ الفاظ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کانوں میں پڑے تو وہ حضور سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے بھی بعینہ وہی خواب دیکھا ہے جو عبداللہ بن زید نے دیکھا ہے۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۲۶، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۱)

فضائل اذان

۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ
اللَّهُمَّ ارْشِدِ الْإِمَامَةَ وَاعْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ امام (تمہاری نمازوں کا) کفیل ہے اور مؤذن (تمہاری نمازوں کے اوقات کا) محافظ و امین ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی کہ) اے اللہ! اماموں کو ہدایت کے راستے پر چلا اور مؤذنین کی بخشش و مغفرت فرما۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۲۹، سنن ابوداؤد: صفحہ ۸۳)

۸۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَدَّنَ مُخْتَسِبًا سَبْعَ مِائِينَ

Click

كُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ -

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے خالص ثواب کی نیت سے سات سال تک اذان پڑھی، اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۲۹، سنن ابن ماجہ: ۵۳)

۸۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشَرَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بارہ (۱۲) سال اذان پڑھی، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اس کی ہر دی ہوئی اذان کے بدلے ۷۰ (ستر) نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس (۳۰) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۳)

۸۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَسْمَعُهُ جَنَّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر وہ جن اور انسان نباتات و جمادات جو موزن کی آواز کو سنتے ہیں قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دیں گے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۳)

۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيُشْهِدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدِ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خُمُسٌ وَعِشْرُونَ صَلَوةً وَيُكَفِّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا وَفِي النِّسَائِيِّ بِلَفْظِهِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ موزن کی بلند آواز اسے بخشوادے گی اور (قیامت کے روز) ہر خشک و تر چیز اور نماز میں حاضر ہونے والے، موزن کے حق میں گواہی دیں گے، موزن کے لئے (ایک نماز کی جگہ) پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس کی اذان دو نمازوں

کے درمیان سرزد ہونے والے اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اور ان ہی الفاظ کے ساتھ نسائی میں بھی ہے۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ ۸۳، سنن نسائی: صفحہ ۱۰۶)

۸۶- أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تَحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتُ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذْنْتُ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعُ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جَنَّ وَلَا إِنْسٍ وَلَا شَيْءٍ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صحابی کو کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں کو بیابانوں میں چراتا ہے، لہذا جب تو کسی ایسی جگہ پر ہو اور نماز کیلئے اذان دے تو نہایت بلند آواز سے اذان دے اس لئے کہ اس آواز کو جنوں، انسانوں اور دوسری چیزوں میں سے جو بھی سنے گا وہ قیامت کے روز تیرے حق میں گواہی دے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ (صحیح بخاری: صفحہ ۸۶)

اذان کے بعد درود و پاک پڑھنا

۸۷- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا۔

حضرت عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مؤذن کو اذان کہتے ہوئے سنو تو وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہہ رہا ہے اس کے بعد مجھ پر درود پڑھو، پس جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(سنن ابوداؤد: صفحہ ۸۴)

اذان کے بعد کی دعاء

۸۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ

Click

وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُودَ نِ الَّذِي وَعَدْتُهُ اِلَّا حِلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے
فرمایا کہ جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی:

”اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اِنِّ مُحَمَّدٌ نِ الْوَسِيْلَةُ
وَالْفَضِيْلَةُ وَاَبْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُودَ نِ الَّذِي وَعَدْتُهُ“
تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۸۶، جامع ترمذی: صفحہ ۲۹، سنن ابوداؤد: صفحہ ۸۵، سنن نسائی: صفحہ ۱۱۰)

اذان کے بعد پڑھی جانے والی معروف دعا کے آخر میں وارز قنا شفاعتہ یوم القیامت کے
الفاظ کو کہ صحاح ستہ میں نہیں لیکن ایک اور روایت جو دیگر متعدد کتب میں منقول ہے، اس میں
اس قسم کے الفاظ ہیں، اس روایت کو ایک معتبر سند سے ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

۸۹- عَنْ أَبِي ذَرْدَاءٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ
رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مَنْ قَالَ هَذَا عِنْدَ النِّدَاءِ حَلَّهٗ اللَّهُ فِي شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ-

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اذان سنتے
تو فرماتے:

”اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“
”اے اس دعوت کامل کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب رحمتیں نازل فرما
حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے خاص بندے اور رسول ہیں اور ہمیں قیامت کے روز ان
کی شفاعت سے بہرور فرما۔“

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اذان کے بعد یہ پڑھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
اس کے لئے میری شفاعت حلال فرمادے گا۔

(المعجم الاوسط: صفحہ ۳۹، مکتبہ معارف، ریاض، سعودی عرب)

Click

نوٹ: ان دونوں روایات میں کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں، لہذا دونوں کے الفاظ کو ترتیب دے کر پڑھنا دونوں کا ثواب حاصل کر لینے کا موجب ہے۔ اسی وجہ سے عرف میں ان دونوں دعاؤں کو جمع کر کے پڑھا جاتا ہے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا خود اپنی شفاعت کے لئے دعا فرمانا یقیناً تعلیم امت کے لئے ہے لیکن جہاں تک جواز کا تعلق ہے تو کوئی سی بھی دعا پڑھی جاسکتی ہے۔

اذان کا جواب دینا

۹۰۔ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.....

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب مؤذن ﷻ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم بھی کہو ﷻ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب کہے ﷻ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو تم بھی کہو ﷻ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے اور جب وہ کہے ﷻ اشہد ان محمد رسول اللہ کہے تو تم بھی کہو ﷻ اشہد ان محمد رسول اللہ کہے جب کہے ﷻ حسی علی الصلوۃ کہے تو کہو ﷻ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے جب مؤذن کہے ﷻ حسی علی الفلاح کہے تو کہو ﷻ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر جب کہے ﷻ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو کہو ﷻ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے جب کہے ﷻ لا الہ الا اللہ کہے تو کہو ﷻ لا الہ الا اللہ کہے جو شخص (یہ کلمات) دل سے کہے گا، وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ ۸۵)

اذان اور اقامت کے درمیانی وقفے میں دعا قبول ہوتی ہے

۹۱۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرُدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْإِذَانِ وَالْإِقَامَةِ

Click

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد (نامقبول) نہیں کی جاتی۔

(ابوداؤد: صفحہ ۸، جامع ترمذی: صفحہ ۲۹)

تشریح

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمارے تخیل اور تصور سے بھی بہت زیادہ وسیع ہے، وہ ایک پیاسے کتے کو پانی پلانے پر پوری زندگی کے گناہ آن واحد میں معاف کر دینے والی ذات اپنے بندوں پر بے پناہ شفیق ہے، لیکن کوئی بندہ بھی تو اس کی طرف آئے۔ یونہی اس رحیم و کریم ذات نے توبہ اور بخشش کے دروازے ہمیشہ کے لئے کھول رکھے ہیں کہ جس وقت بھی کسی کا دل ہماری طرف آنے کو چاہے تو وہ ہماری آغوش رحمت میں فی الفور چلا آئے۔ لیکن بعض اوقات ایسے بھی ہیں جن میں وہ خصوصی مہربانی فرماتے ہوئے دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ ان اوقات میں سے ایک اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت بھی ہے۔ اس کے علاوہ:

- (۱) رات کا آخری پہر
- (۲) کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑتے ہی
- (۳) میدان عرفات میں وقوف کے وقت
- (۴) افطار کے وقت
- (۵) جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان کا وقت
- (۶) نماز جمعہ کے بعد
- (۷) جمعہ کے دن عصر سے مغرب کا وقت
- (۸) ختم القرآن کے وقت
- (۹) ختم بخاری کے وقت
- (۱۰) بڑی راتوں میں
- (۱۱) چاند رات میں
- (۱۲) تین مرتبہ ہاتھ دعا کیلئے اٹھانے پر
- (۱۳) مصیبت کے وقت

(۱۴) حالت سفر وغیرہ میں بھی دعا کی جلد قبولیت کے لئے اہم ہیں۔
کیا نابینا اذان دے سکتا ہے؟

۹۲- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ مُؤَذِّنًا لِرَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ أَعْمَى. وَفِي الْبُخَارِيِّ وَالْمُسْلِمِ بِلَفْظِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مؤذن تھے اور وہ نابینا تھے۔

(سنن ابوداؤد: صفحہ ۸۶، صحیح بخاری: صفحہ ۸۶، صحیح مسلم: صفحہ ۱۶۵)

وقت سے پہلے دی جانے والی اذان کا حکم

۹۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بِلَالَ أَدَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْجِعَ
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (بھولے سے ایک دن) فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی اذان دے دی تو نبی کریم ﷺ نے (وقت ہو جانے پر) انہیں دوبارہ اذان دینے کا حکم فرمایا۔ (سنن ابی داؤد: صفحہ ۸۶)

تشریح

وقت سے پہلے اگر بھول کر اذان دے دی جائے تو وقت ہونے پر دوبارہ دی جائے کیونکہ پہلی دفعہ اس وقت اذان دی گئی جب اس کا وقت ہوا ہی نہیں تھا، اذان، نماز کے علاوہ بھی کئی مواقع پر دینا جائز ہے، مثلاً کسی اہم چیز کی گمشدگی کے وقت، علاقے پر دشمن کے حملے کے وقت۔ سخت مصیبت و پریشانی کے وقت، بچے کی پیدائش کے وقت، مسلمان کو دفناتے وقت وغیرہ اذان دینا جائز ہے۔ دیگر تفصیل کتب فقہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اذان کے بعد مسجد سے نکلنا

۹۴- عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَهُ الْإِذَاانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُرِيدُ الرُّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس

شخص نے مسجد میں اذان سنی اور پھر وہ مسجد سے بغیر کسی ضروری حاجت کے نکلا جب کہ اس کا ارادہ واپس مسجد میں لوٹنے کا نہیں تو (سمجھ لو کہ) وہ منافق ہے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۳)

تشریح

حدیث پاک میں مذکورہ وعید اس شخص کے لئے ہے، جو اذان کے بعد مسجد سے نماز سے بھاگنے کے لئے نکلے تو وہ منافق ہے اور جو کوئی شخص کسی شرعی عذر کی بناء پر مثلاً وضو وغیرہ بنانے کے لئے مسجد سے نکلے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

اقامت کا بھی جواب دینا چاہیے

۹۵- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ بِلَالَ أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا اللَّهُ وَقَالَ فِي سَائِرِ الْإِقَامَةِ كُنْخَوْ حَدِيثِ عُمَرَ فِي الْأَذَانِ-

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض اصحاب نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت پڑھی جب انہوں نے ﴿قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ﴾ کہا تو نبی کریم ﷺ نے جواباً فرمایا ﴿أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا اللَّهُ﴾ (اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے) اور بقیہ ساری اقامت کا جواب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث کے مطابق دیا۔ (ابوداؤد: صفحہ ۸۵)

اقامت کے الفاظ اذان کی طرح دو، دو مرتبہ ہیں

۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ أَذَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَفْعًا شَفْعًا فِي

الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ -

حضرت عبد اللہ بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اذان جفت ہوتی (یعنی ایک ایک کلمہ دو، دو بار) اذان میں اور اقامت دونوں میں۔ (جامع ترمذی صفحہ ۲۷)

خالص اللہ کیلئے مسجد بنانے کا ثواب

۹۷- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ بَنَى لِلَّهِ

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مَسْجِدًا يُذَكَّرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۹۸- وَفِي النَّسَائِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْسَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ مِثْلَهُ. عَنْ عَلِيٍّ

ابْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلَهُ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَيْضًا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے (اس نیت سے) مسجد بنائی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ سنن نسائی میں اسی طرح کی ایک حدیث حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور اسی طرح حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

(سنن نسائی: صفحہ ۱۱۲، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۳، صحیح مسلم: صفحہ ۲۰۱)

تنبیہ

مسجد کی تعمیر گو نہایت اجر و ثواب کا کام ہے، لیکن یہ خیال رہے کہ مغصوبہ (ظلماً چھینی ہوئی جگہ پر) مسجد بنا کر عذاب کا خود کو مستحق نہیں بنانا چاہئے۔
نماز کیلئے مسجد میں حاضر ہونے کی فضیلت

۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَزُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ ثُمَّ يَخُطُّ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحِبُّهُ. وَفِي الْمُسْلِمِ بِلَفْظِهِ وَزَادَ أَيْضًا وَلِيُّ أَبِي دَاوُدَ بِلَفْظِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اچھے طریقے سے وضو کر کے مسجد آتا ہے اور مسجد کی طرف اس کا آنا صرف اور صرف نماز ہی کے لئے ہو تو ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند فرماتا ہے اور اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اور جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جب تک مسجد میں رہتا ہے، تمام کا تمام وقت

Click

نماز ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۶، صحیح مسلم: صفحہ ۲۳۲، سنن ابی داؤد: صفحہ ۸۹)

مسجد میں داخل ہونے کا سنت طریقہ

۱۰۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيْمَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِ كُلِّهِ فِي طَهْوَرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ-

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ہر ذیشان کام میں دائیں طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے، طہارت (وضو یا غسل) میں گنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔ (صحیح بخاری صفحہ: ۶۱)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

۱۰۱- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَقُلْ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَفِي النَّسَائِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ أَيْضًا -

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبیب خدا ﷺ نے فرمایا جب تم مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھو پھر کہو اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے نکلو تو کہو اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں)۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۶)

۱۰۲- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ -

حضرت خاتون جنت جگر گوشہ رسول ﷺ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھتے:

بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي
أَبْوَابَ فَضْلِكَ

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور سلامتی ہو اس رسول کریم ﷺ پر اے اللہ تعالیٰ میرے
گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي
أَبْوَابَ فَضْلِكَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے اور سلامتی ہو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر اے اللہ
تعالیٰ میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

(سنن نسائی صفحہ ۱۱۹، سنن ابی داؤد صفحہ ۷۳)

نماز کی طرف اطمینان اور وقار سے آنا

۱۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقِمْتَ الصَّلَاةَ فَلَا
تَأْتَوْهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَ أَتَوْهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ
فَصَلُّوا أَوْ مَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
جب جماعت کھڑی ہو جائے تو بھاگ کر نماز کی طرف نہ آؤ بلکہ نہایت باوقار انداز
میں چلتے ہوئے آؤ۔ پس جس قدر تم نماز پالو وہ (جماعت سے) پڑھ لو اور جو باقی رہ
گئی ہو، اسے (امام کے سلام کے بعد) پورا کرلو۔

(ابن ماجہ صفحہ ۵۶، ابوداؤد صفحہ ۹۱، صحیح البخاری صفحہ ۸۸)

۱۰۴- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ
الْإِقَامَةَ فَاْمَشُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ وَلَا تَسْرَعُوا
فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا أَوْ مَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا۔

حضرت سعید بن المسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی

کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”جب تم اقامت سنو تو نماز کی طرف چلو اور نہایت باوقار انداز میں چلتے ہوئے آؤ اور بھاگ کر نہ آؤ، پس جس قدر تم نماز پالو وہ جماعت سے پڑھ لو اور جو باقی رہ گئی ہو، اسے (امام کے سلام کے بعد) پورا کر لو۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۸۸)

تشریح

مطلب یہ ہے کہ مسجد میں دوڑنا بھاگنا جیسا عام طور پر رواج ہے کہ رکوع میں ملنے کے لئے لوگ مسجد میں دوڑتے اور بھاگتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ یہ آداب مسجد اور متانت و سنجیدگی دونوں کے خلاف ہے۔

مسجد کی صفائی کرنے کے فضائل

۱۰۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَخْرَجَ إِذَى مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مسجد میں سے کسی تکلیف دہ چیز کو نکالا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا

۱۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ أَحَدَكُمْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلَكُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلَّهِمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَحْدِثْ فِيهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ. وَفِي الْمُسْلِمِ وَأَبِي دَاوُدَ أَيْضًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب مسجد میں داخل ہوتا ہے تو جب تک وہ اس نماز والی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا مغفرت کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

اے اللہ اس شخص کو بخش دے۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما لے۔ فرشتے یہ دعا اس وقت تک کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ وضو ختم نہ کر لے یا جب تک وہ کسی کو تکلیف یا اذیت نہ دے۔

(ابن ماجہ، صفحہ ۵۸، صحیح مسلم صفحہ ۲۳۲، سنن ابی داؤد صفحہ ۸۹)

۱۰۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ-

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا رہے وہ دراصل نماز میں ہی ہوتا ہے۔ (جامع الترمذی صفحہ ۴۴)

جس جگہ پر نماز پڑھنا درست نہیں

۱۰۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحِمَامَ-

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”تمام روئے زمین مسجد ہے (یعنی جس پاک جگہ چاہو نماز پڑھو) سوائے قبرستان اور غسل خانہ کے۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۵۴، سنن ابی داؤد صفحہ ۷۷)

۱۰۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الْمَرْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالْحِمَامِ وَمَعَاطِنِ الْأَيْلِ وَفَوْقِ الْكَعْبَةِ-

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے منع فرمایا سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے:

۱- نجاست والی جگہ پر

۲- مذبح خانہ

۳- قبرستان

۴- شارع عام

۵- حمام (غسل خانہ)

۶- اونٹوں کے باندھنے کی جگہ

۷- کعبۃ اللہ کی چھت پر- (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۴)

تشریح

کوئی بھی ایسی جگہ جہاں نماز پڑھنے سے لوگوں کو تکلیف ہو یا وہ جگہ نماز کے لائق نہ ہو (یعنی صاف ستھری یا پاک نہ ہو) یا غیر اللہ کی عبادت کا شائبہ ہو سکتا ہو، جیسے قبر کے سامنے تو ایسی جگہوں پر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

وہ کام جن کا مسجد میں کرنا مکروہ ہے

۱۱۰- عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِينَكُمْ وَشِرَاءَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُومَاتِكُمْ وَرَفِعَ أَصْوَاتَكُمْ وَأَقَامَةَ حُدُودِكُمْ وَسَلَّ سِيُوفِكُمْ وَاتَّخَذُوا عَلَى أَبْوَابِهَا الْمُطَاهِرُ وَجَمَرُوهَا فِي الْجَمْعِ۔

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی مسجدوں کو بچائے رکھو اپنے (نا سمجھ) بچوں سے، پاگلوں سے، خرید و فروخت سے، اپنے جھگڑوں سے اور بلند آوازوں (چیخ و پکار) سے، اپنی درود کے نافذ کرنے سے، تلواروں کے سونٹنے سے، اور مسجد کے دروازوں پر پاکی کی جگہیں بناؤ اور خوشبو لگاؤ۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۴)

بدبو والی چیزیں کھا کر مسجد میں جانا

۱۱۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ مِنْ أَكَلٍ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اقدس ﷺ نے غزوہ خیبر کے موقع پر فرمایا جس شخص نے اس پودے (لہسن) سے کچھ کھایا وہ بغیر

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

منہ کی ”بو“ کو ختم کئے ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ (بخاری: صفحہ ۱۱۸)

۱۱۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا حَتَّى يَذْهَبَ رِيحُهَا يَعْنِي الثُّومَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جو لہسن کھالے تو اس کی ”بد بو“ دور کئے بغیر وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

(صحیح مسلم صفحہ ۲۰۹)

۱۱۳- عَنْ ابْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الثُّومِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَلَا يَقْرَبَنَا وَلَا يُصَلِّيَ مَعَنَا۔

حضرت ابن صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لہسن کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے بتایا کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو لہسن کھالے وہ نہ ہماری مسجد کے قریب آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

(صحیح مسلم: صفحہ ۲۰۹)

مطلب

یعنی مسجد میں داخل ہوتے وقت ہر اس چیز کا خیال رکھے جو فرشتوں اور دیگر نمازیوں کے لئے کراہت یا پریشانی کا باعث بن سکتی ہو۔ فرشتوں کے لئے جیسے کہ سگریٹ، نسوار اور دیگر نشہ آور اشیاء اور نمازیوں کے لئے جیسے کہ منہ سے پیاز لہسن، سگریٹ یا برش نہ کرنے کے باعث سڑاند کی بدبو آنا چھوٹے بچوں کا مسجد میں لانا کہ وہ دوسروں کی نماز میں خلل کا باعث بنیں اور دیگر ایسی تمام اشیاء، کیفیات یا حالتوں کے ساتھ مسجد میں حاضر ہونا جو نا پسندیدگی کا باعث بن سکتی ہوں۔ (صحیح البخاری ص ۱۱، صحیح المسلم ص ۲۰۹)

مشکل حالات میں نماز کیلئے مسجد میں حاضر ہونا

۱۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَشَاتُونُ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلَمِ أَوْلَىٰ لَكُمْ الْخَوَاضُونَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا

Click

نہایت اندھیری رات میں مسجد میں آنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں۔

۱۱۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَشِّرُ الْمَشَّائُونَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ نُورَ تَامٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

حضرت سہل بن سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ نہایت اندھیری رات میں مسجد میں آکر باجماعت نماز پڑھنے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور میں ہونے کی خوشخبری دے دو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۶)

۱۱۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ فِي سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ اندھیری راتوں (یعنی مشکل حالات) میں مسجدوں میں نماز کے لئے آنے والوں کو خوشخبری دے دو کہ قیامت میں وہ پورے کے پورے نور میں ہوں گے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۶، سنن ابی داؤد: صفحہ ۹۰)

یہی حدیث ابوداؤد شریف میں حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

تشریح

قیامت کے روز جبکہ فاسق و فاجر اور کافر لوگ سخت قسم کے اندھیرے میں ہوں گے ایسے میں دائیں بائیں آگے پیچھے نور ہی نور ایسے ہی لوگوں کے لئے ہوگا۔ جنہیں عیش میں یاد خدا بھی رہی اور طیش میں خوف خدا بھی رہا۔

نماز کی فرضیت قرآن حکیم سے

۱- وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاٰكِعِينَ۔ (البقرہ: ۴۳)

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور (خدا کے سامنے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکو۔

۲- وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ۔ (البقرہ: ۸۳)

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور لوگوں سے اچھی گفتگو کرو اور نماز قائم کرو۔

۳- حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ - (البقرہ: ۲۳۸)

حفاظت کرو اپنی نمازوں کی اور (خصوصاً) درمیانی نماز (یعنی نماز عصر) کی۔

۴- إِنَّ الصَّلَاةَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مُّوقُوتًا - (البقرہ: ۱۰۳)

بلاشبہ نماز ایمان والوں پر فرض ہے مقررہ وقت میں۔

نماز کی فرضیت احادیث مبارکہ سے

۱۱۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ -

حضرت جابر بن عبد اللہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالت ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مرد مومن اور کافر و مشرک کے مابین فرق ترک نماز ہے۔

(صحیح مسلم صفحہ ۶۱)

نماز کی اہمیت قرآن حکیم سے

۱- قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ وَذَكَرَ سَمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ - (اعلیٰ: ۱۴، ۱۵)

بے شک اس نے فلاح پائی جس نے اپنے آپ کو پاک کیا اور اپنے رب کے نام کو یاد کرتا اور نماز پڑھتا رہا۔

۲- إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ - (العنکبوت: ۴۵)

بلاشبہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

۳- قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ - (المؤمنون: ۲۰، ۲۱)

بے شک دونوں جہاں میں ایمان والے بامراد ہو گئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں عاجز و نیاز کرتے ہیں۔

۴- وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحْفَظُونَ - (المؤمنون: ۹)

اور وہ جو اپنی نمازوں کی اچھی طرح حفاظت کرتے ہیں۔

۵- وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَأِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ - (البقرہ: ۴۵)

Click

اور مدد و صبر اور نماز سے اور بلاشبہ نماز ضرور بھاری ہے مگر (خدا تعالیٰ سے) ڈرنے والوں پر (بھاری نہیں ہے۔)

نماز کی اہمیت احادیث مقدسہ سے

۱۱۸- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ: "قَالَ الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ بِهَا."

حضرت عبداللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے محبوب کبریا ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو اسکے وقت پر ادا کرنا۔
(بخاری شریف، صفحہ ۷۶)

۱۱۹- عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ.
حضرت انس سے مروی ہے کہ سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو (گویا) وہ اپنے رب کریم سے سرگوشی کرتا ہے۔
(صحیح بخاری، صفحہ ۷۶)

فرض نمازوں کی تعداد قرآن کریم سے

فَسُبْحَانَ الَّذِي حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝ (الروم: ۱-۱۸)
پس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو: (۱) شام کے وقت (۲) صبح کے وقت (۳) تمام تعریفیں اسی کے لائق ہیں آسمانوں اور زمینوں میں کچھ حصہ دن رہ جانے پر (۴) دوپہر کے وقت۔

تشریح

یہاں شام کے وقت یعنی (۱) سے نماز مغرب، (۲) سے نماز فجر، (۳) سے نماز عصر اور (۴) سے ظہر کی نماز مراد ہے۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ۝
نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور خصوصاً درمیانی والی (عصر) کی اور بارگاہِ خداوندی

میں ادب و احترام سے کھڑے رہو۔ (سورۃ البقرہ: ۲۳۸)

تشریح

اس آیت مقدسہ میں دیگر نمازوں کے ساتھ ساتھ نماز عصر کی خصوصی تاکید کی گئی ہے، کیونکہ اس کا وقت ایسا ہے کہ اس وقت کرانا کاتبین کی ڈیوٹی بدلتی ہے اور مقصد اس تاکید کا یہ ہے کہ پہلے فرشتے جب جائیں تو ہم نماز میں ہوں اور نئے فرشتے جب آئیں تو سب سے پہلا عمل نماز کا لکھیں۔

اقِمِ الصَّلَاةَ لِذُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ
نماز قائم کرو سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک۔ (سورۃ بنی اسرائیل: ۷۸)

تشریح

اس آیت مبارکہ میں چار نمازوں کا ذکر ہے، یعنی نصف النہار کے بعد جب سورج ڈھلتا ہے تو ظہر، غروب سے پہلے عصر، غروب کے بعد مغرب اور اندھیرا ہو جانے پر عشاء۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ
فَسَبِّحْ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ۔ (طہ: ۱۳۰)

اور اپنے رب کی پاکی بیان کرو طلوع آفتاب سے (۱) پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے (۲) اور رات کی ساعتوں میں (رب العزت کی) پاکی بولو (۳) اور دن کے کناروں پر (۴)۔

تشریح

مذکورہ بالا آیت میں (۱) سے مراد نماز فجر، (۲) سے مراد ”عصر“، (۳) سے مراد ”عشاء“ اور (۴) سے مراد فجر اور مغرب ہے۔ یوں مختلف مقامات پر مختلف نمازوں کا ذکر فرمایا۔ کہیں کسی نماز کا بالعموم اور کسی کا بالخصوص ذکر ہے۔

نماز کی رکعات

۱۲۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَابَرَ عَلَى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

مِّنَ السُّنَّةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ
وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مُوسَى
وَأَبْنِ عُمَرَ۔

”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بارہ رکعت نماز، نماز سنت پر مداومت (ہیشگی) اختیار کی، اس کے لئے جنت میں گھر بنادیا جاتا ہے (۱۲ رکعات یہ ہیں) چار رکعت ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔ اس حدیث کو حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیان اور حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی روایت فرمایا ہے۔“

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰، جامع ترمذی: صفحہ ۵۵)

تنبیہ

ان رکعات کے علاوہ جو رکعات زائد عام طور پر پڑھی جاتی ہیں وہ نفل ہیں اور نفل پڑھنے کے بے شمار فوائد ہیں:

۱۔ نفل سنتوں کے محافظ اور سنتیں، فرائض کی محافظ ہیں اگر کسی بھی محافظ کو ان میں سے چھوڑا جائے تو آہستہ آہستہ دوسری نماز یعنی سنتیں اور پھر فرض چھوڑنے کی عادت ہو جاتی ہے لیکن اگر کوئی شخص نوافل کی پابندی کرے تو اس کے فرض کبھی نہیں چھوٹیں گے۔

۲۔ نماز میں کسی بھی قسم کی جو کوتاہی ہو جاتی ہے اس کی قیامت کے روز نفلوں سے پورا کیا جائے گا، اگر نوافل ہر نماز کے ساتھ پڑھتے ہیں تو امید ہے کہ تمام نمازیں کامل ہو ہی جائیں گی۔

۳۔ اول درجہ فرائض و واجبات کا، دوسرا سنتوں کا اور تیسرا نوافل کا ہے اور نوافل تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ ہیں، جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب نوافل پڑھ کر حاصل کرتا ہے، حتیٰ کہ اسے اس قدر قرب حاصل ہو جاتا ہے کہ زبان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں اور کان سب اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کا شاہکار بن جاتے ہیں اور ان میں

خدائی قدرت کام کرنے لگتی ہے۔

نماز فجر کا وقت

۱۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنْ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

ابو ہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ نماز فجر کا ابتدائی وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر ہے اور فجر کا آخر وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

(جامع ترمذی صفحہ ۲۲) مسند امام احمد

نماز فجر کا مستحب وقت

۱۲۲- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لِلْأَجْرِ۔

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ صبح کی نماز سفیدہ سحر ہو جانے پر ادا کرو کہ اس میں زیادہ اجر ہے۔

(ترمذی صفحہ ۲۲، مشکوٰۃ صفحہ ۱۶، ابوداؤد صفحہ ۶۷، مسند دارمی، نسائی صفحہ ۹۴، بلفظہ)

۱۲۳- قَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ..... مَا أَجْمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى شَيْءٍ مَا أَجْمَعُوا عَلَى التَّوْبِيرِ بِالْفَجْرِ۔

صحابہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے جس قدر صبح کے اسفار پر (یعنی خوب روشن کر کے نماز ادا کرنے پر) اجماع (اتفاق) فرمایا ہے۔ اس قدر اجماع کسی اور چیز پر نہیں کیا۔ (مصنف ابن ابی) صفحہ ۳۲۲، بخاری شریف صفحہ ۱۳۶

سنت فجر

۱۲۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ (صبح کے وقت) جب وضو فرماتے تو (گھر میں) دو رکعت پڑھ کر مسجد میں نماز فجر کے لئے تشریف لے

Click

جاتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰)

۱۲۵- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ -

”حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اقامت سے پہلے (فجر کے وقت) دو رکعت ادا فرماتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰، قدیمی کتب خانہ کراچی)

سنت فجر قضا ہو جائیں تو پھر کیا کرے

۱۲۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ -

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ: ”جس شخص نے فجر کی دو رکعت (سنت) نہیں پڑھی، تو اسے چاہئے کہ وہ سورج نکلنے کے بعد قضا شدہ سنتیں ادا کرے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۵۷)

فجر کے کل وقت میں اور عصر کے بعد نوافل پڑھنا

۱۲۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلَوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ -

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد سے طلوع شمس تک کوئی (نفل) نماز (جائز) نہیں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۸، صحیح بخاری: ص ۸۲)

۱۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ صَلَوتَيْنِ عَنِ الصَّلَوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ -

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دو نمازوں، فجر کے بعد سے طلوع شمس اور عصر کے بعد سے غروب شمس تک منع فرمایا۔

(ابن ماجہ: صفحہ ۸۸، سنن نسائی: ص ۹۶)

تشریح

ان مذکورہ بالا اوقات میں کوئی بھی نفل نماز جائز نہیں جبکہ قضا فرض نمازیں پڑھ سکتے ہیں

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور تین اوقات میں یعنی سورج کے طلوع ہونے کے کچھ دیر پہلے سے طلوع کے کچھ دیر بعد تک اور اسی طرح غروب آفتاب اور عین دوپہر کو زوال کے وقت جو تقریباً پون گھنٹے کا وقت ہوتا ہے، ان میں بھی کسی قسم کی نماز حتیٰ کہ سجدہ تلاوت بھی جائز نہیں ہے، البتہ قرآن کریم کی تلاوت اور دیگر وظائف وغیرہ ان اوقات میں جائز ہیں۔

نماز فجر اور عشاء کی خصوصی فضیلت

۱۲۹- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ اللَّيْلَةِ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ اللَّيْلَةِ-

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات عبادت میں گزاری اور عشاء اور فجر دونوں جماعت کے ساتھ ادا کیں تو گویا اس نے تمام رات قیام (کھڑے رہنے) کی حالت میں عبادت کی۔ (جامع ترمذی ص ۳۰)

تشریح

فجر اور عشاء دونوں باجماعت ادا کرنا اس طرح کہ عشاء کی نماز پڑھ کر اس نیت سے سوئے کہ فجر کی نماز تازہ دم ہو کر باجماعت ادا کروں گا۔ پوری رات عبادت میں گزارنے کے مترادف ہے، البتہ جو احباب عشاء پڑھ کر محافل میں اور جلسوں میں بیٹھتے ہیں یا ساری رات نوافل پڑھتے ہیں اور صبح کے قریب سو جاتے ہیں حتیٰ کہ نماز فجر بالکل جاتی رہتی ہے وہ بہت بڑی خطا پر ہیں۔ اس سے یہ بہتر ہے کہ آپ سوتے رہیں اور نماز فجر باجماعت ادا کریں۔

نماز ظہر کا وقت

۱۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَآخِرُ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ-

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ: ناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کے وقت کی ابتداء سورج ڈھلنے سے ہے اور اسکی انتہا عصر کا وقت ہو جانے تک

ہے۔ (ترمذی صفحہ ۲۲، مسند امام احمد)

۱۳۱- عن ابی ہریرۃ..... صَلَّی الظُّہْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلِكَ۔

حضرت ابو ہریرہ سے نماز کے وقت سے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا ظہر کی نماز پڑھ جب تیرا سایہ تیرے مساوی ہو اور عصر کی نماز پڑھ جب تیرا سایہ دو گنا ہو جائے۔
(موطا امام مالک صفحہ ۵)

۱۳۲- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى سَاوَى الظِّلُّ التَّلْوَلَ۔

حضرت ابو ذر فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمر کا ب تھے (دوپہر کے وقت) مؤذن نے اذان پڑھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا کرو (دیر کرو) کچھ دیر بعد پھر مؤذن نے اذان پڑھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے پھر فرمایا تاخیر کرو کچھ دیر بعد پھر مؤذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے تیسری بار بھی فرمایا مزید تاخیر کرو یہاں تک کہ سایہ ریت کے ٹیلوں کے مساوی ہو گیا (تب اذان دی گئی)۔ (صحیح البخاری صفحہ ۸۷)

نماز ظہر کا مستحب وقت

۱۳۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم گرمیوں میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھتے (یعنی آخر وقت کے قریب قریب) اور جب سردیاں ہوتیں تو جلدی (یعنی اول وقت) میں ادا فرماتے۔ (نسائی صفحہ ۸۷، مشکوٰۃ صفحہ ۶۲)

۱۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ باعث تکوین عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب گرمی شدید ہو تو نماز ظہر کو تاخیر سے ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔

(بخاری صفحہ ۷۶، مسلم صفحہ ۲۲۲، نسائی صفحہ ۸۷)

ظہر سے پہلے چار رکعت سنت

۱۳۵- عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَ أَبِي إِلَى عَائِشَةَ أَيْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَحَبُّ إِلَيْهِ أَنْ يُوَاطِبَ عَلَيْهَا قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ يُطِيلُ فِيهِنَّ الْقِيَامَ وَيُحَسِّنُ فِيهِنَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ۔

حضرت قابوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ نبی کریم ﷺ کو فرائض کے بعد کون سی نماز زیادہ پسند تھی اور آپ ﷺ اس پر بیشکی فرماتے تھے؟۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ چار رکعت ظہر سے پہلے ادا فرماتے، جس میں آپ قیام، رکوع اور سجود نہایت طویل ادا فرماتے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰)

۱۳۶- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَ هَاتِئَتَيْنِ۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے چار فرائض کے بعد دو رکعت سنت ادا فرمایا کرتے۔

(ابن ماجہ: صفحہ ۸۰، جامع ترمذی: ص ۵۷)

اگر ظہر سے پہلے کی چار سنت رہ جائیں تو کیا کریں

۱۳۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَاتَتْهُ الْأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کی جب کبھی ظہر کی پہلی چار سنت رہ جائیں تو آپ ﷺ نماز ظہر کے بعد پہلے دو رکعت سنت ادا فرماتے اور پھر وہ چار رکعت ادا فرماتے (جو نماز سے پہلے رہ گئی ہوتیں)۔

(ابن ماجہ: ص ۸۰، جامع ترمذی: ص ۵۷)

عصر سے پہلے چار رکعت سنت

۱۳۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ أَمْرًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا.
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ محبوب پاک ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے اس شخص پر جو عصر سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرتا ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۵۸)

نماز عصر کا وقت

۱۳۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ وَيَسْقُطَ قَرْنُهَا الْأَوَّلُ.
حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص راوی ہیں کہ فخر موجودات صاحب لولاک ﷺ نے نماز اوقات بیان کرتے ہوئے فرمایا عصر کا وقت (ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد سے شروع ہو کر) اس وقت تک ہے جب تک سورج زرد نہ ہو جائے اور سورج کا پہلا کنارہ غروب ہونے لگے۔ (صحیح المسلم صفحہ ۲۲۳)

نماز عصر کا مستحب وقت

۱۴۰- عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمَّارَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَلْجَ النَّارُ أَحَدًا صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ.
حضرت عمارہ کہتے ہیں کہ میں نے سرور کائنات ﷺ سے سنا کہ فجر کو طلوع شمس اور عصر کو غروب شمس سے پہلے پہلے (پابندی سے) ادا کرنے والا ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم صفحہ ۲۲۸، نسائی ۸۲، مسند امام احمد)

۱۴۱- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَضاءُ نَقِيَّةٌ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا صُفْرَةٌ.
ہشام اپنے والد عمروہ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو خط لکھا کہ نماز عصر سورج میں زردی آنے سے پہلے اس وقت ادا کرو جبکہ سورج سفید ہو۔ (موطا امام مالک صفحہ ۵)

نماز مغرب کا وقت

۱۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... إِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنْ أَخِرَ وَقْتُهَا حِينَ يَغِيبُ الْأَفُقُ۔
حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ حضور سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا..... مغرب کا اول وقت غروب شمس (کے بعد سے) اور اس کا آخری وقت، افق (شفق) کے غائب ہونے تک ہے۔ (ترمذی صفحہ ۲۲ مسند امام احمد)

۱۴۳- عَنْ جَابِرٍ..... ثُمَّ أَذَّنَ لِلْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَهُوَ الشَّفَقُ
حضرت جابر راوی ہیں کہ..... حضرت بلال نے عشاء کی اذان پڑھی جبکہ دن کی سفیدی (یعنی وہ سفیدی جو غروب آفتاب کے بعد آتی ہے) ختم ہو گئی اور وہی شفق ہے۔

نماز مغرب کا مستحب وقت

۱۴۴- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أُمِّي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ. عِنْدَ الْحَاكِمِ هَذَا الْحَدِيثُ عَلَى شَرْطِ الْمُسْلِمِ۔

حضرت ابو ایوب راوی ہیں کہ سرور ہر دوسرا ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت اس وقت تک بھلائی اور فطرت و سنت پر قائم رہے گی جب تک مغرب میں تاخیر نہیں کرے گی۔ (ابوداؤد صفحہ ۶۶، مشکوٰۃ صفحہ ۶۱)

نماز مغرب کے بعد دو رکعت سنت

۱۴۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي لَفَضْلِي رَكْعَتَيْنِ۔

حضرت عائشہ صریحاً بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز مغرب کے بعد دو رکعت سنت

Click

(فرض) پڑھ کر گھر تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے۔ (سنن ابن ماجہ: ص ۸۱)

۱۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ مَا أَحْصَى مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ -

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بے شمار مرتبہ حضور سید عالم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ مغرب کے بعد کی دو رکعت سنتوں اور فجر سے پہلے کی دو سنتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تلاوت فرماتے۔

(جامع ترمذی: ص ۵۸)

نماز	فرض	نفل	سنت موکدہ	سنت غیر موکدہ	وتر	صحیح ترتیب	مجموعی رکعات
فجر	۲	۲	پہلے دو سنت پھر دو فرض	۴
ظہر	۴	۲	۲+۴	۴ سنت، ۴ فرض	۱۲
عصر	۴	۴	۴ سنت، ۴ فرض	۸
مغرب	۳	۲	۲	۳ فرض، ۲ سنت، ۲ نفل	۷
عشاء	۴	۲+۲	۲+۲	۴	۳	۴ سنت، ۴ فرض، ۲ سنت، ۲ نفل، ۳ وتر، ۲ نفل	۱۷
جمعہ	۲	۲	۲+۴+۴	۴ سنت، ۴ فرض، ۴ سنت، ۲ نفل	۱۴

نماز عشاء کا وقت

۱۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الْأَفْقُ -

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا نماز عشاء کا وقت اس وقت

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شروع ہوتا ہے جب (سفیدہ) شفق غائب ہو جائے۔

(ترمذی صفحہ ۲۲، مسند امام احمد)

۱۳۸- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ..... وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يُسْوَدُ الشَّفَقُ۔

حضرت ابو مسعود انصاری کہتے ہیں کہ..... جان کائنات ﷺ نماز عشاء اس وقت ادا فرماتے جب افق (یعنی آسمان کا مغربی کنارہ) سیاہ ہو جاتا۔ (ابوداؤد صفحہ ۶۳)

۱۳۹- عَنْ أَنَسٍ..... أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

حضرت انس بن مالک راوی ہیں کہ شفیع عاصیاں ﷺ نے ایک رات نماز عشاء کو نصف شب تک موخر فرمایا (اور آدھی رات کے بعد نماز پڑھائی)۔

(مسلم صفحہ ۲۲۹)

۱۵۰- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ..... أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ غَامَةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ عقیقہ زوجہ رسول اللہ ﷺ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک رات نماز عشاء میں اس قدر تاخیر فرمائی کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا اور مسجد والے سو گئے، پھر آپ (مسجد) تشریف لائے اور (سب نے) نماز پڑھی۔ (مسلم صفحہ ۲۲۹، سنن نسائی صفحہ ۹۳)

نماز عشاء کا مستحب وقت

۱۵۱- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ..... وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخَّرَ الْعِشَاءُ وَفِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ۔

حضرت ابو بزرہ راوی ہیں کہ..... فجر آدم بنی آدم ﷺ نماز عشاء کے تاخیر سے ادا کرنے کو پسند فرماتے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ اس بات کی پرواہ نہیں فرماتے کہ عشاء آدھی رات تک موخر ہو جائے۔ (صحیح البخاری صفحہ ۷۸، صحیح المسلم صفحہ ۲۳۰، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۶۰)

۱۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخَّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ. هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ التِّرْمِذِيِّ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ جناب رحمت عالم شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ نماز عشاء کو نصف شب تک تاخیر کر کے ادا کریں۔

(جامع الترمذی صفحہ ۲۳، مشکوٰۃ صفحہ ۶۱، سنن ابن ماجہ صفحہ ۵۰، مسند احمد)

پانچ نمازوں کے فضائل

۱۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِيَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ ذَنْبِهِ شَيْءٌ، قَالَ فَكَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر کسی کے گھر کے درازے پر نہر جاری ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے تو کیا (اس کے جسم پر) کوئی میل باقی رہے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی بالکل نہیں تو فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی وجہ سے (ان کے پڑھنے والوں کی) خطائیں مٹا دیتا ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۸۱، صحیح بخاری: صفحہ ۷۶)

نماز باجماعت کا ثواب

۱۵۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى الصَّلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَ أَبِي سَعِيدٍ وَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا

Click

باجماعت نماز انفرادی نماز پر ۲۷ درجے زیادہ فضیلت کی حامل ہے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابوسعید خدری، ابوہریرہ اور انس بن مالک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی روایت کیا ہے۔

(جامع الترمذی: ص ۳۰)

۱۵۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَوةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَوةٍ فِي بَيْتِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي بَنْ كَعْبٍ وَغَيْرِهِمْ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کسی شخص کا جماعت سے نماز ادا کرنا، گھر میں اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت والا ہے، اسی مفہوم کی حدیثیں حضرت ابوہریرہ، سعید بن مسیب، عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں۔ (ابن ماجہ صفحہ ۵۷)

۱۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَوةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ صَلَوةُ الْعِشَاءِ وَصَلَوةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهَا لَا تَوَاهُمَا وَلَوْ حَبُوا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا ﷺ نے فرمایا منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر ہیں اور اگر وہ جان لیں کہ ان نمازوں میں کیا ثواب ہے تو (ان نمازوں کو کبھی نہ چھوڑیں) اور وہ ان نمازوں کے لئے ضرور آئیں، اگرچہ انھیں ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل ہی کیوں نہ آنا پڑے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸)

۱۵۷- عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا تَفُوتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُولَى مِنْ صَلَوةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللَّهُ لَهَا بِهَا عِتْقًا مِنَ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے (۴۰) چالیس دن تک متواتر جماعت کے ساتھ نماز پڑھی،

Click

اس طرح کہ اس دوران اس کی پہلی رکعت عشاء کی فوت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸)

۱۵۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرَيْنَ دَرَجَةً -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا باجماعت نماز کا ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے سے ستائیس (۲۷) درجے زیادہ فضیلت والا ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۳۴، جامع ترمذی: صفحہ ۳۰، صحیح بخاری: صفحہ ۸۹)

۱۵۹- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ يَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَعِشْرَيْنَ دَرَجَةً -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی دو جہاں ﷺ نے فرمایا باجماعت نماز، انفرادی نماز سے پچیس (۲۵) درجے افضل ہے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸)

جماعت ضروری ہے اسے لازم پکڑو

۱۶۰- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةِ فِئَةٍ قَرِيبَةٍ وَلَا بُدَّ وَلَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذَّنْبُ الْقَاصِيَةَ -

حضرت ابو درداء کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فرمایا کوئی تین اشخاص ایسے ہیں کہ وہ نماز کیلئے ابھی کھڑے نہیں ہوتے کہ ان پر (ان میں سے کسی ایک دو پر) شیطان غالب آجاتا ہے، لہذا تم پر (ایسی صورت میں) جماعت (کرانا) لازم ہے کیونکہ بھیڑ یا اس بکری کو پھاڑ کھاتا ہے جو بقیہ ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۳۸)

جب نماز کیلئے گھر سے نکلے تو پڑھ

۱۶۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى

الصَّلَاةُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَعِذَّنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي
ذُنُوبِي أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَهُ
سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
”جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے اور پڑھے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَعِذَّنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

(اے اللہ! میں تجھ سے جہنم کی آگ سے پناہ کا سوال کرتا ہوں اور تو میرے گناہ
معاف فرما دے، کیونکہ کوئی (ذات) گناہ معاف نہیں کرتی مگر تو ہی) اللہ تعالیٰ اپنی
خاص رحمت سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا
مغفرت کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۵۶)

نماز کے وقت کھانے کا سامنے حاضر ہو جانا

۱۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ
الصَّلَاةُ فَأَبْدَأُوا بِالْعِشَاءِ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا
جب کھانا لگا دیا جائے اور بھوک بھی ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا
لو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۶)

۱۶۳- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وُضِعَ
الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَاطْعَمُوا بِالْعِشَاءِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کھانا
تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور بھوک بھی لگی ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے
کھانا کھاؤ۔ (صحیح البخاری اول، ص: ۹۲)

تشریح

حکم یہی ہے کہ جماعت کھڑی ہو اور بھوک بھی لگی ہو تو ایسے میں کھانا سامنے لایا جائے تو کھانا چھوڑ کر نماز نہ پڑھئے تاکہ نماز کے دوران کھانے کے خیالات سے وہ کیفیت نہ ہو کہ نہ نماز ہوئی نہ کھانا کھایا۔ لیکن اگر پہلے کھانا کھالے اور پھر اطمینان سے نماز پڑھے اور کھانے کے دوران نماز کی فکر لگی رہے۔ یہ کھانا اس نماز سے بہر حال بہتر ہوگا۔ مگر یاد رہے یہ تب ہے جب نماز کا کافی وقت ہو اگر وقت نہ ہو تو پھر پہلے نماز ہی پڑھے۔

صفیں سیدھی کرنے کی اہمیت

۱۶۴- عَنْ سِمَاكِ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ الْبَشِيرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي يَعْْنِي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا لِلصَّلَاةِ فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ

حضرت سماک نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو خود سیدھا فرماتے جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور جب صفیں سیدھی ہو جاتیں تب آپ ﷺ تکبیر تحریمہ کہتے۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۰۴)

۱۶۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصْفُونَ الْمَلَائِكَةَ عِنْدَ رَبِّهِمْ قُلْنَا وَكَيْفَ تَصِفُ الْمَلَائِكَةَ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يَتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْمَقْدَمَةَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ-

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! فرشتے اپنے رب کے سامنے صفیں بنا کر کھڑے ہوتے ہیں ہم نے عرض کیا وہ کیسے صفیں بناتے ہیں فرمایا وہ پہلے پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور مضبوطی سے پاؤں جما کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۰۴)

۱۶۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيَارُكُمْ إِلَيْكُمْ مَنَاقِبُ فِي الصَّلَاةِ-

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (نمازیوں میں) سب سے بہتر وہ ہے جس کے کندھے سب سے نرم ہوں (یعنی وہ

دوسروں کیلئے تکلیف دہ نہ ہوں۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۰۵)

۱۶۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِتَّمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرِيكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سید عالم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اپنی صفوں کو مکمل کرو، بلاشبہ میں تمہیں پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

(صحیح المسلم: ص ۱۸۲)

تشریح

صفوں کو سیدھا کرنے اور مکمل کرنے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے سنت نبوی یہ ہے کہ آپ جماعت سے پہلے صفوں کو ملاحظہ فرماتے اور اگر ضرورت پڑتی تو خود جا کر لوگوں کو سیدھا کرتے اور فرماتے کہ اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ اپنے کندھوں کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھو جب تک تم اپنی صفوں کو سیدھا رکھو گے تمہارے دل سیدھے رہیں گے اور جب صفیں ٹیڑھی ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو بھی ایک دوسرے کے لئے ٹیڑھا فرما دے گا۔

صف میں دائیں طرف کھڑے ہونے کی فضیلت

۱۶۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ جماعت میں دائیں طرف والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۷۰)

تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ کانوں تک بلند کرنا

۱۶۹- عَنْ ابْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدَ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ۔

حضرت ابن عطاء نے ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضور سید عالم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ رو کھڑے ہوتے اور اپنے دونوں

Click

ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸)

تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ کہاں تک اٹھائے

۱۷۰- عَبْدُ الْجَبَّارِ وَائِلٌ عَنْ أَبِي النَّبِيِّ ﷺ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادُ إِبْهَامَاهُ تَحَاضِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ-

حضرت عبدالجبار بن وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند فرمایا یہاں تک کہ انگوٹھے کانوں کی لوؤں کے متوازی ہو گئے۔ (سنن نسائی: ص ۱۴۱)

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے

۱۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ صَلَاتَهُ يَقُولُ سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ-

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور دو عالم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو (تکبیر تحریمہ کے بعد یہ پڑھتے) سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ (اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف ہے، تیرا نام نہایت برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸، سنن نسائی: صفحہ ۱۴۳)

۱۷۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرما لیتے تو پڑھتے سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ (اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف ہے، تیرا ہی نام نہایت برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸، سنن ابی داؤد: ۱۲۰)

۱۷۳- عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ. وَهَكَذَا رَوَى عَنْ عُمَرَ ابْنِ خَطَّابٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ۔

حضور سید عالم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ (نماز کے شروع میں پڑھتے)

سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

انہی الفاظ کی احادیث حضرت عبداللہ بن عمر، اور عبداللہ بن مسعود اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ مثلاً تابعین وغیرہ کا عمل بھی اس پر ثابت ہے۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۳۸)

قیام کے دوران ہاتھ کیسے باندھے

۱۷۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَرَّ بِی النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا وَاضِعٌ يَدِي الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَأَخَذَ بِيَدِي الْيُمْنَى فَوَضَعَهَا عَلَى الْيُسْرَى

(ابن ماجہ صفحہ ۵۸، ابی داؤد صفحہ ۱۱۷، نسائی ۱۴۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ میرے پاس سے گزرے کہ میں نے نماز میں بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ آپ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑا اور بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

۱۷۵- عَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ هَلَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمُنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ۔

حضرت قبیسہ بن ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑا۔

(جامع الترمذی: صفحہ ۳۴)

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تشریح

نماز میں قیام کے دوران جب ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جاتے ہیں تو اس وقت بائیں ہاتھ کو دائیں کے اوپر رکھنا غلط ہے جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے ظاہر ہے صحیح طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے جوڑ پر رکھی ہو اور انگوٹھے اور چھنگلیاں سے کلائی کو پکڑا ہوا ہو اور بقیہ تین انگلیاں کلائی پر سیدھی رکھی ہوئی ہوں۔

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے

۱۷۶- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلِ بْنِ حَجَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

حضرت علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ دیکھا کہ نبی ﷺ نے نماز میں اپنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۰)

۱۷۷- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”نماز میں دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے۔“

(ابوداؤد صفحہ ۲۸۸)

۱۷۸- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَضَعُ يَمِينُهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۰)

۱۷۹- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تُوضَعَ الْأَيْدِي عَلَى الْأَيْدِي تَحْتَ السُّرَّةِ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۰)

۱۸۰- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ الْأَكْفِ عَلَى الْأَكْفِ تَحْتَ السُّرَّةِ-

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد اول صفحہ ۱۱۰ رقم الحدیث ۳۶۷۵ بیروت لبنان)

تشریح

نماز میں قیام کے دوران ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے اور ناف سے اوپر مگر سینے سے اوپر ہاتھ باندھنے کے متعلق متعدد احادیث مقدسہ کتب حدیث میں وارد ہیں لیکن چونکہ اکثر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کا عمل ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ہی رہا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا چند احادیث سے ظاہر ہے، اس لئے علمائے احناف کا بھی اسی پر عمل ہے۔

حکمت

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سے ضبط نفس اور ضبط شہوت کی قوت پیدا ہوتی ہے اور اس طرح ہاتھ باندھنا اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نافرمانی سے روکتا ہوں۔

تعوذ، تسمیہ، آمین آہستہ کہنا

۱۸۱- عَنْ أَبِي وَائِلٍ..... لَمْ يَكُنْ عُمَرُو عَلَى يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا بِأَمِينٍ.

حضرت ابو وائل راوی ہیں کہ..... حضرت عمر اور حضرت علی رضوان اللہ علیہما بسم اللہ اور آمین بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

(شرح معانی الآثار صفحہ ۱۵۰ جلد ۱، عمدۃ القاری صفحہ ۵۲ جلد ۶)

Click

۱۸۲- قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَرْبَعٌ يُخْفِيهِنَّ الْإِمَامُ التَّعَوُّذُ
وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَآمِينَ وَاللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ -
امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں امام کو آہستہ کہنی چاہئیں،
۱..... اعوذ باللہ، ۲..... بسم اللہ، ۳..... آمین، ۴..... اللہم ربنا ولك
الحمد۔ (کنز العمال صفحہ ۲۳۹، جلد ۴)

۱۸۳- عَنْ أَبِي وَائِلٍ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي سَعْدٍ لَا يَجْهَرُ بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِينَ -
حضرت ابو وائلؓ راوی ہیں کہ..... حضرت علی اور ابن مسعود رضوان اللہ علیہم بسم اللہ،
اعوذ باللہ اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔ (مجمع الزوائد صفحہ ۱۰۸، جلد ۲)

۱۸۴- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ "غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ" فَقَالَ: آمِينَ وَحَفِضَ بِهَا صَوْتَهَا -
حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ محبوب کبریا ﷺ نے
"غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" پڑھا اور آہستہ آواز سے
"آمین" کہی۔ (جامع ترمذی صفحہ ۳۴)

نماز میں قرأت کی ابتداء (الحمد للہ) سے

۱۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
يَفْتَحُونَ الْقِرَاءَةَ "بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَفِي بَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
وَعَائِشَةَ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ اور
حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرأت کی ابتداء الحمد للہ رب
العالمین (سورۃ الفاتحہ) سے کرتے۔ اس طرح کے مضمون کی احادیث حضرت ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہیں اور
اس حدیث مبارکہ کو امام جامع ترمذی نے اپنی جامع میں اور امام بخاری نے اپنی صحیح
میں نقل کیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۵۹، سنن نسائی ص ۱۴۳، جامع ترمذی ص ۳۴، صحیح بخاری ص ۱۰۳)

تشریح

احناف کے نزدیک نماز میں بغیر کسی سورۃ کے تعین کے قرآن کریم کا کچھ حصہ تلاوت کرنا فرض ہے۔ دلیل اس کی قرآن کریم کی آیت ہے ﴿فَاَقْرءْ وَامْتَسِرْ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ قرآن کریم میں سے جو کچھ تم با سہولت پڑھ سکو وہ پڑھو اور احادیث مبارکہ میں تاکید وارد ہونے کی وجہ سے سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کو فقہائے احناف واجب کہتے ہیں۔

جب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو خود قرأت نہ کرے

۱۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی کو تمہاری نماز کے لئے امام بنایا جائے تو جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموشی اختیار کرو۔ (ابن ماجہ صفحہ ۶۱، نسائی صفحہ ۱۳۶)

۱۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى النَّبِيُّ بِأَصْحَابِهِ صَلَوةً تَظُنُّ أَنَّهَا الصُّبْحُ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنْزَعُ الْقُرْآنَ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی غالباً وہ صبح کی نماز تھی (نماز پڑھ کر) آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص تم میں سے (میرے پیچھے) قرأت کر رہا تھا ایک شخص نے عرض کیا میں تھا فرمایا میں بھی کہوں کہ کون قرآن میں مجھ سے جھگڑ رہا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۶۱، نسائی صفحہ ۱۳۷)

۱۸۸- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامًا فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ-

حضرت ابو زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی شخص امام ہو تو امام کی قرأت ہی

Click

اس (مقتدی) کی قرأت ہے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۶۱)

۱۸۹- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ
سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ قَالُوا رَجُلٌ قَالَ قَدْ
عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجْنِيهَا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی ایک شخص آیا اور (اقتداء کی نیت کر کے) سورۃ الاعلیٰ پڑھنے لگا جب آپ فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کون قرأت کر رہا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ فلاں شخص۔ فرمایا کہ میں نے جانا کہ تم میں سے بعض مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑا کرتے ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم نے اپنے الفاظ میں صحیح مسلم میں نقل کیا ہے۔

(ابوداؤد صفحہ ۱۲۷، صحیح مسلم صفحہ ۱۷۲)

تشریح

جس وقت قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی ہو تو خاموشی سے اسے سننا واجب ہے چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (اور جب قرآن کریم کی تلاوت کی جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے لہذا قرآن اور متعدد احادیث بتاتی ہیں کہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔

آمین کہنے کے فضائل

۱۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو ”آمین“ کہو، پس جس

کی آمین فرشتوں کے موافق ہوگئی اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۱۰۸)

۱۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے موافق ہوگئی اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم: صفحہ ۱۷۶)

تشریح

فرشتے پست آواز سے آمین کہتے ہیں، پس پست آواز سے آمین کہنے میں ہی فرشتوں کی مطابقت و موافقت ہے۔

رفع یدین صرف ایک مرتبہ یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت ہے

۱۹۲- عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں سرکارِ دو عالم ﷺ جیسی نماز نہ پڑھاؤں پھر انہوں نماز پڑھائی اور ہاتھ کانوں تک صرف ایک ہی مرتبہ اٹھائے۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷، سنن نسائی ۱۶۱)

۱۹۳- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَرَاءٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ أذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے قریب لے جاتے اور پھر دوبارہ ہاتھ نہ

اٹھاتے۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷)

۱۹۴- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَحَ

Click

الصَّلَاةُ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتَّى انْصَرَفَ -

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھائے اور پھر سلام تک یہ عمل (یعنی ہاتھ اٹھانے والا عمل) نہیں دہرایا۔ (ابوداؤد صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷)

رکوع کرنے کا درست طریقہ

۱۹۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ فَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَيُجَافِي بَعْضَ يَدَيْهِ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ رکوع فرمایا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۶۲)

۱۹۶- عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّمَا السُّنَّةُ الْآخِذُ بِالرُّكْبِ -

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا (رکوع میں) گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے۔ (سنن نسائی صفحہ ۱۵۹)

۱۹۷- عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَ أَبُو أُسَيْدٍ وَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهَا وَتَرِيدُ بِهِ فَخَاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ -

”حضرت عباس بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو حمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اکٹھے ہو کر نبی کریم ﷺ کے طریقہ نماز کے بارے گفتگو کر رہے تھے۔ ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں آپ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں اور بے شک آپ ﷺ رکوع فرماتے تو اپنے گھٹنوں پر رکھتے، گویا کہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہوں اور بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے۔

(جامع ترمذی ص ۳۵)

رکوع میں کمر سیدھی رکھنا

۱۹۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ لَمْ يَشْخَصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَضُبَّهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَفِي الْمُسْلِمِ طَوِيلًا-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب رکوع فرماتے تو نہ ہی سر مبارک کو بلند رکھتے اور نہ ہی بہت زیادہ جھکاتے بلکہ دونوں حالتوں کے درمیان رکھتے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۶۲، صحیح مسلم ص ۱۹۴)

۱۹۹- عَنْ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ-

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ نے نماز پڑھائی تو فرمایا اے جماعتِ مسلمین! رکوع اور سجود میں کمر کو سیدھا نہ رکھنے والے کی نماز کامل نہیں ہوتی۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۲)

۲۰۰- رَأَى حَذِيفَةَ رَجُلًا لَا يَتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَقَالَ مَا صَلَّيْتُ وَلَوْ مِثَّ مِثَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ-

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو غیر مکمل (نا تمام) رکوع و سجود کرتے دیکھ کر فرمایا ”تو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تو اسی طریقے پر مر گیا تو تو نبی محترم ﷺ کے طریقے کے خلاف پر مرے گا۔ (صحیح بخاری صفحہ ۱۰۹)

رکوع و سجود کو صحیح طریقے سے ادا کرنا

۲۰۱- عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَا أَرِيكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي فِي رُكُوعِكُمْ وَسُجُودِكُمْ-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا محبوب کبریا ﷺ نے فرمایا رکوع اور سجود کو مکمل طور پر ادا کرو خدا کی قسم میں تمہارے رکوع اور سجود کو اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ (سنن نسائی ص ۱۶۸)

رکوع وسجود میں امام سے پہل کرنا

۲۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْشَى الذِّي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ
الْإِمَامِ أَنْ يُحَوَّلَ اللَّهُ تَعَالَى رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: کیا وہ شخص جو امام سے پہلے ہی سر (رکوع وسجود) سے اٹھا لیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے؟۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۸، صحیح بخاری: صفحہ ۹۶)

۲۰۳- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَمَّا
يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ
يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ -

محمد بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کیا تم امام سے پہلے سر اٹھاتے وقت اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورت گدھے کی صورت بنا دے۔

(صحیح مسلم: صفحہ ۱۸۱، ابوداؤد: صفحہ ۹۸)

تشریح

رکوع اور سجود اور دیگر ارکان میں امام کی اطاعت واجب ہے اور ارکان نماز میں امام پر سبقت کرنے والا قیامت کے روز اپنے رب کے حضور اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کا چہرہ گدھے کا اور دھڑ انسان کا ہوگا اور خبردار! خبردار! کوئی بھی شخص کبھی کسی حدیث کو آزمانے کی کوشش نہ کرے، کیونکہ امام شرف الدین نووی کے ایک استاد جو اپنے دور کے عظیم محدث (حدیث دان) تھے، نے یہ تجربہ کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا سر دنیا میں ہی گدھے کی مثل کر دیا۔ اب حالت یہ تھی کہ وہ حدیث پاک پڑھاتے تھے، مگر ہمیشہ پردے میں رہ کر (نعوذ باللہ من ذلک) اللہ کریم ہم سب کو دنیا اور آخرت کے ہر طرح کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ سید المرسلین!

تسبیحات رکوع و سجود

۲۰۴- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثًا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَإِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثًا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ-

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے اور جب تم نے ایسا کر لیا تو رکوع کو مکمل کر لیا اور جب کوئی سجدہ کرے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے اگر تم نے ایسا کر لیا تو سجدہ مکمل کر لیا اور (تسبیحات کی) یہ مقدار کم سے کم ہے اس حدیث کو امام ترمذی نے جامع ترمذی میں بھی نقل فرمایا ہے۔

۲۰۵- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَكَعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى-

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی رحمت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پس جب آپ نے رکوع فرمایا تو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھا اور سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھا۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۳، سنن نسائی صفحہ ۱۶۰، جامع ترمذی صفحہ ۳۵)

تشریح

رکوع و سجود میں تسبیحات کے پڑھنے میں (طاق) عدد کو پسند کیا گیا ہے اور اس کی کم سے کم تعداد تین مرتبہ اور اس سے زیادہ پانچ و سات و نو و گیارہ وغیرہ بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ بعض اوقات اس قدر لمبا سجدہ فرماتے کہ ہمیں گمان ہونے لگتا کہ شاید آپ ﷺ کی روح مبارک قبض کر لی گئی ہے۔

رکوع سے اٹھ کر کہے

۲۰۶- عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حَمْدُهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَيْضًا فِي ابْنِ مَاجَه -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب امام
سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو، جس کا کہنا فرشتوں کے موافق
ہو گیا تو اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اسی حدیث کو اپنے الفاظ کے ساتھ امام جامع ترمذی نے اپنی جامع اور امام بخاری نے
اپنی صحیح بخاری میں نقل کیا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۶۲، سنن نسائی صفحہ ۱۶۲، جامع ترمذی صفحہ ۳۶، صحیح البخاری صفحہ ۱۰۹، صحیح المسلم صفحہ ۱۷۶)

تشریح

ربنا ولک الحمد کہنے میں فرشتوں کی موافقت کا معنی یہ ہے کہ فرشتے آہستہ اور
پست آواز میں کہتے ہیں جس نے پست آواز میں ربنا ولک الحمد کہا اس کی تحمید فرشتوں کے
موافق ہو گئی۔

سات اعضاء پر سجدہ کرنا

۲۰۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَمُرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم ﷺ سے روایت کیا کہ مجھے
سات اعضاء (ہڈیوں) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۳)

۲۰۸- عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَ
مَعَهُ سَبْعَةُ آدَابٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ -

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ
سے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضاء بھی سجدہ
کرتے ہیں، اس کا چہرہ دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم (یعنی
پاؤں)۔ (ابوداؤد ص ۱۳۶، جامع الترمذی ص ۳۷)

۲۰۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ

وَلَا نَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سات ہڈیوں (اعضاء) پر سجدہ کریں اور بال اور کپڑے نہ سمیٹیں۔“

(اصح البخاری ص ۱۱۲)

۲۱۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُسْجَدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا الْجَبْهَةُ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں (اعضاء سجدہ یہ ہیں) پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، اور دونوں پاؤں۔ (اصح البخاری ص ۱۱۲)

۲۱۱- عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی رحمت ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ ﷺ نے زمین پر دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو رکھا اور جب سجدے سے کھڑے ہوئے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھایا۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۳)

سجدے کی ادائیگی کی کیفیت

۲۱۲- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعِيهِ افْتِرَاشِ الْكَلْبِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو بازوؤں کو کتے کی مثل نہ بچھائے (یعنی کلائیوں کو مکمل طور پر زمین پر نہ بچھائے بلکہ زمین سے اوپر اٹھا کر رکھے صرف ہاتھ زمین پر رکھے)۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۶۳، ابوداؤد: صفحہ ۱۳۷)

۲۱۳- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ

Click

مَرْفُوقِکَ -

حضرت براء بن عاذب کہتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھو اور کہنیوں کو اٹھائے رکھو۔ (صحیح المسلم ص ۱۹۴)

سجدے میں پاؤں کھڑے رکھنا

۲۱۴- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ -

عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے سجدے میں ہاتھوں کو زمین پر رکھنے اور پاؤں کھڑا رکھنے کا حکم فرمایا۔

(جامع ترمذی ص ۳۷)

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی کیفیت

۲۱۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَإِذَا سَجَدَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى جَالِسًا وَكَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى -

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو سجدے میں نہ جاتے حتیٰ کہ صحیح طرح کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ فرماتے تو دوسرا سجدہ فرمانے سے پہلے کچھ دیر بیٹھتے (پھر دوسرا سجدہ فرماتے) اور بیٹھ کر بائیں پاؤں کو پھیلاتے (دائیں کو کھڑا رکھتے)۔ (سنن ابن ماجہ ص ۶۳)

دوسری رکعت میں ثناء اور تعوذ نہیں

۲۱۶- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ -

ابو زرہ نے حضرت ابو ہریرہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آقائے نامداد ﷺ جب دوسری رکعت کیلئے اٹھتے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے ابتدا فرمادیتے اور

Click

(ثناء اور اعوذ باللہ کیلئے) خاموشی اختیار نہیں فرماتے تھے۔

(مسلم جلد اول، صفحہ ۲۱۹، مشکوٰۃ صفحہ ۷۸)

نماز میں کپڑے اڑ سنا اور بالوں کو سنوارنا

۲۱۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے نماز میں کپڑوں اور بالوں کے نہ سمیٹنے کا حکم دیا گیا۔ (سنن ابن ماجہ ص ۷۲)

نوٹ

نماز میں کپڑوں کو سمیٹنا اور اڑ سنا دونوں مکروہ ہیں اور اسی طرح بالوں کا جوڑہ بنا کر اوپر کر لینا بھی مکروہ ہے۔

فرائض کی پہلی دو رکعات میں فاتحہ کیساتھ سورت ملانا

۲۱۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ..... الخ۔

حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ ہمیں نماز پڑھایا کرتے تو ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کیساتھ ساتھ کوئی سورت بھی ملا کر تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم صفحہ ۱۸۵، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۷۸)

جلسہ استراحت

۲۱۹- عَنْ نُعْمَانَ..... أَذْرَكْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَالثَّالِثَةِ قَامَ كَمَا هُوَ وَلَمْ يَجْلِسْ۔

حضرت نعمان راوی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے بے شمار صحابہ کرام کو دیکھا کہ وہ جب پہلی اور تیسری رکعت کے سجدے سے سر اٹھاتے تو بغیر بیٹھے سیدھے کھڑے

Click

ہو جاتے (یعنی جلسہ استراحت نہیں کرتے تھے)۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد اول، صفحہ ۳۹۵)

قعدہ اولیٰ میں صرف تشهد ہی پڑھے

۲۲۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ..... عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ الصَّلَاةِ وَآخِرَهَا ثُمَّ إِنْ كَانَ فِي وَسْطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُدِهِ وَإِنْ كَانَ فِي آخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُدِهِ بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ۔

حضرت عبد اللہ بن راوی ہیں کہ فخر موجودات ﷺ نے تشهد کی مجھے تعلیم دی اول نماز (یعنی پہلے قعدے) میں اور آخر نماز (یعنی قعدہ اخیرہ) میں..... پھر حضرت عبد اللہ اگر درمیان نماز میں ہوتے تو تشهد پڑھ کر فوراً کھڑے ہو جاتے اور اگر نماز کے آخر میں ہوتے تو تشهد (اور درود شریف کے بعد) جو اللہ کریم کو منظور ہوتی آپ دعا پڑھتے پھر سلام پھیر دیتے۔ (مسند امام احمد جلد اول صفحہ ۲۵۹)

جس کو نماز میں شک پیدا ہو جائے تو وہ یقین پر عمل کرے

۲۲۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّنَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكَّ فِي الثَّنَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا ثُمَّ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ رَغِمَ أَنْفُ الشَّيْطَانِ۔

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”جب تم میں سے کسی کو شک پیدا ہو جائے کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری، تو اسے چاہئے کہ پہلی ہی سمجھے اور دوسری یا تیسری یا چوتھی ہونے میں شک ہو تو دوسری اور جب تیسری یا چوتھی کے ہونے میں شک ہو تو تیسری ہی سمجھے پھر بقیہ نماز کو مکمل کرے اور (آخری تشهد پڑھ کر) آخری سلام سے پہلے دو سجدے (یعنی سجدہ سہو) کرے۔

جب کہ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ دونوں سجدے (سجدہ سہو) شیطان کی ناک خاک آلود کرنے کے لئے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۴)

۲۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَارَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِيكُمْ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ -

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے اور اس کو شک میں ڈالتا ہے، حتیٰ کہ وہ شخص نہیں جان پاتا کہ اس نے کتنی رکعت پڑھ لیں اگر ایسی حالت ہو تو (یقین پر عمل کرے اور نماز کے آخر میں التحیات (عبدہ ورسولہ تک) پڑھ کر بیٹھ جائے اور دو سجدے کرے) (یعنی سجدہ سہوہ کرے)۔

(سنن ابوداؤد: صفحہ ۱۵۵)

تشریح

نماز کی حالت میں بھول جانا یا خیالات کا آنا گو کہ یکسوئی سے مانع ہے، مگر قابلِ مواخذہ نہیں، البتہ دنیاوی خیالات آنے پر ان کو اپنے قصد اور ارادے سے مزید آگے چلاتے جانا یہ یقیناً برا ہے۔ اسی طرح نماز سے باہر بھی برے خیالات کا آنا برا ہے، لیکن قصد غلط قسم کے تخیلاتی منصوبے بنانا بہت ہی برا ہے۔

لیکن علماء کا دینی مسائل پر غور و فکر، کمانڈر کا نماز میں جنگ کی منصوبہ بندی اور دیگر شرعی امور کے بارے میں سوچنا یا تدبیر کرنا منع نہیں ہے۔ اور ان کا برصحا بہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بلکہ خود سید عالم ﷺ سے ثابت ہے۔

نماز میں بھول جانے پر کیا کرے

۲۲۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّوَ اسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ -

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

کہ: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بھول جائے (یعنی شک میں پڑ جائے) تو سوچے اور جس طرف یقین ہو اس پر عمل کرے پھر تشهد (التحیات) سے فراغت کے بعد دو سجدے کرے۔ (سنن ابوداؤد: صفحہ ۱۵۱، سنن نسائی: صفحہ ۱۸۴)

تشہد (التحیات) میں کیا پڑھے

۲۲۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ اَللِّحْيَا لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ أَبِي مُوسَى وَ عَائِشَةَ وَفِي الْبُخَارِيِّ بِلَفْظِهِ-

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی کہ جب ہم تشهد کیلئے بیٹھیں تو یہ پڑھیں: اَللِّحْيَا لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ یہی حدیث ابو عمر، حضرت جابر، حضرت ابو موسیٰ اشعری، اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۱۱۵، جامع ترمذی: صفحہ ۳۸)

۲۲۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا ”اَللِّحْيَا لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلُّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ... الخ-

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں ہم نبی رحمت ﷺ کے ساتھ نماز میں تھے تو (تشہد میں) ہم نے کہا: ”السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فَلَانٍ وَفُلَانٍ“ (یعنی سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں کی طرف سے اور سلام ہو فلاں فلاں پر) پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ خود سلامتی والا ہے بلکہ یوں کہوں: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، (تمام قوی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں آپ پر اے نبی ﷺ سلامتی ہو ہم سب پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک اور صالح بندوں پر) جب تم نے یہ کہا تو ہر اس شخص کو جو آسمان اور زمین میں ہے سلام پہنچ گیا۔ (فرمایا اس کے بعد یہ کہو) أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں)۔

(ابوداؤد ص ۱۴۵، صحیح بخاری ص ۱۱۵، صحیح مسلم ص ۱۷۳)

تشہد (التحیات) آہستہ آواز سے پڑھے۔

۲۲۶- عن ابی مسعود قال من السنة ان يخفى التشهد-

حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ التحیات آہستہ آواز (یعنی دل میں) پڑھی جائے۔ (صحیح مسلم صفحہ ۷۳، ابوداؤد صفحہ ۱۴۶، جامع ترمذی صفحہ ۳۸)

تشہد (التحیات) میں انگلی سے اشارہ کرنا

۲۲۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا-

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ (التحیات میں) انگلی سے اشارہ فرماتے جب اشارہ فرماتے تو انگلی کو متحرک نہ رکھتے۔

(سنن ابی داؤد: صفحہ ۱۴۹)

۲۲۸- عَنْ سَعْدِ قَالَ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَدْعُو بِأَصَابِعِي فَقَالَ اخْذْ

أَخَذَ أَشَارَ بِالسَّبَابَةِ -

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے اس وقت میں اپنی انگلیوں سے (الاحتیات میں) اشارہ کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا صرف ایک اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

(سنن نسائی: صفحہ ۱۸۷)

سجدہ سہو کی ادائیگی کا طریقہ

۲۲۹- عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَى فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ -

”حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ گرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز پڑھائی اور بھول گئے، پس آپ ﷺ نے سجدہ سہو کیا پھر دوبارہ تشهد پڑھا پھر سلام پھیرا۔ (ابوداؤد: صفحہ ۱۵۶)

حضور اکرم ﷺ پر درود

۲۳۰- عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَسَّلَامٌ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَا فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ -

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام بھیجنے کو تو ہم نے جان لیا آپ پر صلوٰۃ (درود) کیسے پڑھا جائے فرمایا کہو: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ - (سنن نسائی: صفحہ ۱۹۰)

تشہد و درود کے بعد کون سی دعا پڑھے

۲۳۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ..... وَلَيْتَ خَيْرُ أَحَدِكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ فَلْيَدْعُ اللَّهَ-

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں..... (آگے التحیات والی حدیث پاک ہے) اور اسکے بعد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے التحیات کے الفاظ ہمیں بتانے کے بعد فرمایا..... اور پھر چاہیے کہ تم وہ دعا جو پسندیدہ ہو اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

قعدہ اخیرہ میں درود شریف کے بعد کی ایک مسنون دعا

۲۳۲- عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَنِي دُعَاءٌ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ-

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں نماز میں (التحیات اور درود شریف کے بعد) پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو اللہم انی..... غفور الرحیم۔ ترجمہ اے میرے پالنے والے بلاشبہ میں نے اپنی ذات پر (تیری نافرمانی کر کے) بہت ظلم کئے اور بجز تیرے کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں پس (اے رحیم و کریم) تو مجھے محض اپنے فضل و کرم سے بخش دے اور مجھ پر اپنی رحمت (خاص کا سایہ) فرما یقیناً تو وسیع بخشش اور حد درجہ مہربان ہے۔

(صحیح بخاری جلد اول، صفحہ ۱۱۵، صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۳۳۷، مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۸۷)

سلام کیسے کہے

۲۳۳- عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ

حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ -

”حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ دائیں بائیں اس طرح سلام پھیرتے کہ رخسار اقدس کی چمک دکھائی دیتی اور سلام پھیرتے وقت فرماتے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔

(ابن ماجہ صفحہ ۶۵)

۲۳۴- عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ إِنَّهُ سُئِلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُولُ ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ يَمِينِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

”حضرت واسع بن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بنی کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے بتایا کہ آپ نماز کے ہر اٹھنے اور بیٹھنے میں ”اللہ اکبر، اللہ اکبر“ فرماتے اور پھر (نماز کو ختم کرتے وقت) السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہتے تو دائیں طرف چہرہ اقدس کرتے اور پھر بائیں طرف چہرہ کرتے اور کہتے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔

(سنن نسائی: صفحہ ۱۹۴)

تشریح

نماز سے باہر آنا بھی فرض ہے اور اس کا صحیح سنت طریقہ یہ ہے کہ اگر اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو سلام پھیرتے وقت کرانا کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے اور اگر باجماعت نماز پڑھ رہا ہو تو دائیں طرف والے نمازیوں، حاضر فرشتوں، کرانا کاتبین، مسلمان جنوں کو سلام کرنے کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اس طرف سلام پھیرتے وقت امام کو بھی سلام کرنے کی نیت کرنی چاہئے۔ اگر امام کے بالکل پیچھے ہو تو دونوں طرف سلام پھیرتے وقت امام کی نیت کرے۔

سلام پھیرنے کے بعد کیا پڑھے

۲۳۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَالْأَكْرَامِ-

”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ (فرض نماز کے بعد) ”اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْأَكْرَامِ“ کہنے کی مقدار بیٹھتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۶، جامع ترمذی: صفحہ ۳۹)

۲۳۶- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُقْبُولًا-

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر پڑھا چکتے تو (دعا میں یہ) پڑھتے۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُقْبُولًا (اے پروردگار عالم! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں)۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۶)

۲۳۷- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ-

”حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے: ”اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَشَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ“ (اے اللہ تعالیٰ! میں قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنوں اور دجال کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔ (صحیح مسلم: صفحہ ۲۱۸)

۲۳۸- كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَيَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ-

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو لکھا کہ نبی رحمت ﷺ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو پڑھتے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطٰی لِمَا مَنَعْتَ وَيَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ تعالیٰ! جس کو تو عطا فرمائے اس سے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ہر عالی مرتبہ تجھی سے عزت پاتا ہے)۔ (صحیح مسلم: صفحہ ۲۱۸)

۲۳۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرُوا أَنْ يُسَبِّحُوا ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ يَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ يُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ اور ۳۳ مرتبہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ جبکہ ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھا کریں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۶)

نماز پڑھنے والا اپنے سامنے ”سترہ“ کھڑا کر لے

۲۴۰- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالُ مِنْ وَرَاءِ ذَلِكَ۔

ترجمہ..... حضرت طلحہ بن عبید اللہ روایت کرتے ہیں کہ سید کائنات ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سامنے کجاوے کے آخری حصے کی مثل کوئی چیز رکھ لے تو نماز شروع کرے اور پھر اس (سترے) کے آگے سے گزرنے والوں کی پرواہ نہ کرے۔ (صحیح مسلم صفحہ ۱۹۵)

۲۴۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعُنْزَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ وَتَنْصَبُ بِالْمُصَلَّى فَيُصَلِّي إِلَيْهَا۔

ترجمہ..... حضرت عبد اللہ بن عمر فاروقؓ راوی ہیں حضور رسالت مآب ﷺ جب علی الصبح عید گاہ تشریف لے جاتے تو ایک پرچھی آپ کے سامنے کھڑی کر دی جاتی اور

آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ (صحیح بخاری جلد اول، صفحہ ۱۳۳)

نوٹ..... پہلی حدیث مبارکہ میں مذکور کجاوے کے آخری حصے کی لمبائی تقریباً ایک ہاتھ ہوتی ہے جب کہ دوسری حدیث پاک میں مذکور برچھی کی لمبائی ایک ہاتھ اور موٹائی ایک انگلی کے برابر یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام نے ”سترے“ کی پہلی کیفیت بطور شرط ذکر فرمائی ہے یعنی سترہ ایک ہاتھ (شرعی گز) لمبا ہو اور اس کی موٹائی ایک درمیانی انگلی کے برابر ہو۔ جب کہ اس سے یہ فائدہ یہ ہوگا کہ سترے کے آگے سے کوئی بھی گزرے تو اسے گناہ نہ ہوگا، نیز دوسری حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جماعت کے دوران ہر شخص کیلئے الگ الگ سترے کی ضرورت نہیں بلکہ امام کے سامنے سترہ کھڑا کرنا ہی کافی ہے وہی پوری جماعت کا سترہ ہے۔

سترہ بالکل سامنے نہ کھڑا کیا جائے

۲۳۲- عَنْ بِنْتِ مِقْدَارِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَلَا عُمُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ إِلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوْ الْأَيْسَرِ وَلَا يَضُمُّ لَهُ صَمَدًا۔

ترجمہ..... حضرت اسود راوی ہیں کہ میں نے محبوب کبریا ﷺ کو کسی لکڑی، ستون یا درخت رخ اقدس کر کے نماز پڑھتے تو اسے بالکل مقابل نہ رکھتے بلکہ اسے دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل رکھتے اور بالکل اس کی طرف چہرہ نہ کرتے۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۱۰۷)

نماز کے بعد کی تسبیحات

۲۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي ذِكْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلُ زُبْدِ الْبَحْرِ۔

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللَّهِ ۳۳ بار اور الْحَمْدُ لِلَّهِ ۳۳ بار اور اللَّهُ أَكْبَرُ ۳۳ بار پڑھے اور سو (۱۰۰) کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ کہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ اکیلا رب ہے) اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفوں کا وہی مستحق ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے) اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ (گناہ) سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (صحیح المسلم صفحہ ۲۱۹)

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۲۴۴- عَنْ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى تَشْهَدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخْشَعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمْسُكُنْ وَتَقْنَعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرَفُّهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا يَطْوِيَهُمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَاوَكْذَا۔

فضل بن عباس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز (اصل میں) دو، دو رکعت ہے تشہد ہر دو رکعتوں کے بعد ہے اور نماز میں عاجزی انکساری اور مسکینی کا اظہار کرنا ہے۔ اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رب کی طرف یوں اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں تمہاری چہرے کی جانب ہوں اور (پھر دعا میں) کہو اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! (یعنی دعا مانگو) اور جس نے ایسا نہ کیا (یعنی نماز کے بعد دعا نہ مانگی) وہ ایسا ایسا ہے (یعنی اسے صحیح نہیں کیا)۔

(ترمذی جلد اول صفحہ ۵۰، ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۹۵)

۲۴۵- عَنْ أَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا۔

حضرت عامر بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے محبوب رب دو جہان ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی جب آپ نے سلام پھیرا تو رخ انور (قبلہ سے) پھیرا اور دونوں ہاتھ

اٹھائے اور دعا فرمائی۔ (المعجم الکبیر للطبرانی جلد دوم صفحہ ۲۰۲)

۲۳۶- عَنْ الْأَرْزَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنَا إِمَامٍ لَنَا أَبَارَ مِثْنَةَ قَالَ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّفِّ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهَرَ التَّكْبِيرَ مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْقَلَبَ كَانِفَتَالِ أَبِي رَمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَ الْأَوَّلِيَّ مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكَبِيهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَاتِهِمْ فَصَلَّ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَقَالَ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔

ارزق بن قیس کہتے ہیں کہ ہمارے امام ابو رمثہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ہمیں بتایا کہ میں نے رحمت عالم ﷺ کے پیچھے اسی طرح نماز پڑھی (جس طرح میں نے تمہیں پڑھائی ہے) اور حضرت ابو بکر و عمر بھی رسول اللہ کے دائیں بائیں کھڑے تھے ایک اور آدمی جو تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز میں شریک ہوا تھا جب آپ نے نماز پڑھائی اور دائیں بائیں سلام پھیر لیا اور حتیٰ کہ ہم نے آپ کے رخسار تاباں کی سفیدی دیکھ لی تو وہ شخص دو رکعت کی نیت باندھ کر کھڑا ہو گیا حضرت عمر جلدی سے اس کی طرف بڑھے، اس کا کندھا پکڑ کر جھنجھوڑا اور فرمایا بیٹھ جا۔ اس لئے اہل کتاب کے ہلاک ہونے کی وجہ بھی یہی تھی کہ انکی نمازوں کے درمیان فصل نہیں ہوتا تھا۔ راز دار اسرار الہی ﷺ نے نگاہ نازا اٹھائی اور فرمایا اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بالکل درست بات تک پہنچایا۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۵۱)

دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا

۲۳۷- عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَتَّىٰ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صُفْرًا۔

حضرت سلمان فارسی راوی ہیں کہ شاہِ خواباں ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب حیا

دار، عطا کرنے والا ہے وہ حیا فرماتا ہے کہ کوئی بندہ اپنے ہاتھ بلند کرے اور وہ اسے خالی ہاتھ واپس لوٹا دے۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۲۱۶)

۲۴۸- عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ۔

سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب دعا فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو بلند فرماتے اور (اختتام پر) دونوں ہاتھ مبارک اپنے چہرہ اقدس پر پھیر لیتے۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۲۱۶، مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۶)

۲۴۹- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطِهَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ۔

حضرت عمر فاروقؓ بیان کرتے ہیں کہ صاحب قاب قوسین ﷺ جب دعا کیلئے ہاتھ مبارک اٹھاتے تو نیچے کرنے سے پہلے چہرہ اقدس پر پھیر لیتے۔

(جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۱۷۴)

دعا کیلئے ہاتھ کہاں تک اٹھائے

۲۵۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ أُبْطَيْهِ۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ محبوب کبریا ﷺ دعا میں ہاتھ مبارک اس قدر بلند فرماتے کہ آپ کی نورانی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

(مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۹۶)

۲۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلْمَسْنَلَةُ أَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكَبَيْهِ أَوْ نَحْوَهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ دعا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر تک یا کندھوں کے قریب تک بلند کرو۔ (ابوداؤد جلد اول صفحہ ۲۱۶)

نماز کے متصل بعد امام کا قبلہ سے پھرنا

۲۵۲- عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْراً يَرَى أَنَّ حَقّاً عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ أَنْصِرَافِهِ عَنْ يَسَارِهِ-

”حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شیطان کسی کے دل میں یہ خیال نہ پیدا کر دے کہ نماز کے بعد صرف دائیں طرف مڑ کر بیٹھنا ہی صحیح ہے، میں نے یقینی طور پر رسول اللہ ﷺ کو کئی بار بائیں طرف مڑ کر بیٹھتے بھی دیکھا ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۲۰۰)

تشریح

نماز کے فوراً بعد قبلہ کی طرف پشت کر کے نمازیوں کی طرف منہ کر کے دائیں بائیں اطراف پھر کر بیٹھنا سنت ہے، لیکن ہمارے ہاں صرف دائیں طرف پھر کر بیٹھنے کا تقریباً رواج ہی پڑ چکا ہے، اس عمل کو لازم کر لینے کی بجائے دوسرے طریقوں پر بھی عمل کرنا چاہئے تاکہ سنت پر بھی عمل ہو اور لوگوں کو بھی صحیح اور سنت طریقوں سے آگاہی ہو۔

نماز کے بعد امام صرف اپنے لئے دعائے کرے

۲۵۳- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَوْمٌ عَبْدٌ فَيُخْصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ-

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کوئی امام اپنی ذات کو دعا کے لئے خاص نہ کرے کہ دوسروں کے لئے دعائے کرے اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے (مقتدیوں کے ساتھ) خیانت کی۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۶)

تشریح

جماعت کے ساتھ جب نماز پڑھی جائے تو جملہ مقتدیوں کا حق ہے کہ ان کے لئے دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کی دعا کی جائے اور ویسے بھی اجتماعی طور پر کی جانے والی دعا کی قبولیت کے امکانات نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں، ایسی صورت میں وہ فرد جس کو تمام مقتدیوں نے نماز

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اور دعا کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے اسے بھی چاہئے کہ وہ مقتدیوں کا یہ حق ان سے نہ چھینے۔

نماز میں کپڑا لٹکانا

۲۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سدل الثوب یعنی کپڑے کو کندھے پر دو اطراف میں نماز کی حالت میں لٹکانے سے منع فرمایا۔

(ابوداؤد صفحہ ۱۰۱، جامع ترمذی صفحہ ۵۰)

تشریح

اگر کوئی کپڑا نماز میں اس طرح کندھے پر رکھا ہو کہ اس کے دونوں سرے لٹکے ہوں تو یہ ”سدل ثوب کہلاتا ہے۔ جبہ جس کے بٹن نہ ہوں اور واسکٹ کے بٹن نماز میں کھلے رکھنے میں اختلاف ہے جبکہ اختلاف سے نکلنا مستحب ہے۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ ایک دو بٹن بند کر لے تاہم اگر بٹن کھلے بھی رہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔

نماز کے دوران ضرر رساں چیزوں کو مارنا

۲۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْعَقْرَبَ وَالْحَيَّةَ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو کالی چیزوں یعنی سانپ اور بچھو کو نماز کے دوران بھی مار دینے کا حکم دیا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۸)

۲۵۶- عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَتَلَ عَقْرَبًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ-

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بچھو کو عین حالت نماز میں مارا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۸)

۲۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے دوران بھی

دو کالی چیزوں (سانپ اور بچھو) کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۷۸)

تشریح

اسلام سر اپا رحمت ہے وہ خدا تعالیٰ کے حقوق کی انجام دہی میں بھی بندے کے نفع و نقصان کو ملحوظ رکھتا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ نماز کے دوران اگر سانپ یا بچھو کو دیکھو تو انہیں نماز کے دوران ہی قتل کر دو نماز نہیں ٹوٹے گی وہیں سے آگے شروع کر دو بشرطیکہ تین قدم سے زائد نہ چلے اور ایک ہی طرف میں کام تمام کر دے بصورت دیگر نماز توڑ کر مارنا بھی جائز ہے۔ کسی نابینا شخص کو دیکھو کہ وہ کسی کڑھے میں گرنے والا ہے نماز توڑ کر اسے بچانا ضروری ہے۔

جب کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو

۲۵۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے (فوراً) ادا کر لے۔ (مکروہ اوقات کے علاوہ یعنی طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور نصف النہار کے علاوہ اوقات میں ادا کر لے)۔ (جامع الترمذی: صفحہ ۲۵)

کئی نمازیں رہ جائیں تو پہلے کونسی پڑھے

۲۵۹- عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الْمَشْرِكِينَ

شَغَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَادَّانَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مشرکین نے غزوہ خندق کے موقع پر سرکارِ دو عالم ﷺ سے چار نمازوں کو فوت کر دیا حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا گزر گیا پھر (فراغت کے بعد) آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان پڑھنے کا حکم فرمایا انھوں نے اذان کہی اور پھر اقامت کہی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر

Click

اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ (جامع الترمذی: صفحہ ۲۵)

تشریح

- (۱) جب کئی نمازیں مسلسل قضاء ہو جائیں جیسے مذکورہ صورت میں قضا ہو گئیں تو ضروری ہے کہ ان تمام نمازوں کو ترتیب کے ساتھ ادا کیا جائے یا غیر مسلسل طریقے سے پانچ نمازیں قضا ہوئیں خواہ پانچ دن کی فجر، ظہر، وغیرہ یا پانچ دن تک کوئی ایک نماز قضا ہوتی رہی تب بھی ان پانچ قضا شدہ نمازوں کو ترتیب کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔
- (۲) ان پانچ یا اس سے کم نمازوں کو جو قضا شدہ ہیں ادا کر کے اگلی نماز ادا کرے کہ یہی واجب ہے لیکن اگر اگلی نماز کا وقت تنگ ہے کہ نہ پڑھی تو یہ بھی قضا ہو جائے گی یا جماعت کھڑی ہو جائے گی تب اس نماز کو پہلے پڑھ سکتا ہے۔
- (۳) جب قضا شدہ نمازیں چھ یا اس سے زیادہ ہو جائیں پھر ترتیب ضروری نہیں جو نماز چاہے پہلے پڑھ لے۔

نمازی کے آگے سے گزرنا

۲۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَالَهُ فِي أَنْ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيهِ مُعْتَرِضاً فِي الصَّلَاةِ كَانَ لَأَنْ يُقِيمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ خِطْوَةِ النَّبِيِّ خَطَائِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ نماز پڑھتے ہوئے اپنے بھائی کے آگے سے گزرنے کا کیا گناہ ہے تو سو سال تک کھڑے رہنے کو اس ایک قدم کے چلنے سے بہتر جانو گے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۶۷، ابوداؤد صفحہ ۱۰۸)

۲۶۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَقُومَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ سُفْيَانٌ فَلَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ صَبَاحًا

أَوْ سَاعَةً۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ”چالیس تک کھڑے رہنا نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے۔ حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ ”چالیس کیا ہیں، سال ہیں یا مہینے ہیں، یادن ہیں یا ساعتیں (گھنٹے) ہیں۔ (جامع ترمذی صفحہ ۴۵)

تنبیہ

آج کل یہ عمل عام ہو گیا ہے کہ لوگ نمازی کے آگے سے گزرتے وقت بالکل جھک محسوس نہیں کرتے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اس عمل سے بچنے کی خصوصی تاکید فرمائی ہے۔
مریض کی نماز

۲۶۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطِّابِ قَالَ كَانَ بِي النَّاصُورُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ناسور کا پھوڑا تھا تو میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے اپنی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھو۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۶، ابوداؤد صفحہ ۱۴۴، نسائی صفحہ ۱۴۴، ترمذی صفحہ ۴۹)

تشریح

نماز ایسا فریضہ ہے جو ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے کسی بھی صورت میں معاف نہیں حتیٰ کہ اگر کوئی شخص کھڑا نہیں ہو سکتا تو بیٹھ کر پڑھے اگر کسی طرح بھی نہ بیٹھ سکے تو لیٹ کر پڑھے، اس طرح کہ دونوں ٹانگوں کو کعبہ کی طرف پھیلا لے اور زیادہ تکلیف ہو تو ٹیک لگا کر پڑھے اور رکوع و سجود گردن کے اشارے سے کرے۔ اس طرح کہ سجدے کیلئے زیادہ جھکے اور رکوع کے لئے کم۔

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تنبیہ بعض بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ مسجد تو خود چل کر آتے ہیں اور اگر راستے میں کوئی بات کرے تو کھڑے ہو کر کافی دیر تک بات بھی کر لیتے ہیں، لیکن نماز بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ جو شخص کھڑا ہو سکتا ہو اس کی فرض نماز بیٹھ کر نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ فرض کے لئے قیام بھی فرض ہے اور جہاں تک ممکن ہو سکے کھڑے ہو کر ہی ادا کرنا چاہئے۔

امام نماز میں تخفیف کرے

۲۶۳- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَأْخُرُ فِي الصَّلَاةِ الْغَدَاءَ مِنْ أَجْلِ فَلَانٍ لِمَا يُطِيلُ بِهَا فِيهَا قَالَ فِيمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطُّ مَوْعِظَةً أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْهَرِينَ فَأَيُّكُمْ مَاصِلِي بِلِئَالٍ فَلْيُجَوِّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ وَذُو الْحَاجَةِ -

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میں نے فلاں شخص کے لمبی نماز پڑھانے کی وجہ سے اپنی نماز الگ پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ آپ ﷺ کو کبھی غصے میں نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم لوگ دوسروں کو نماز سے متنفر کر رہے ہو، آئندہ تم میں سے کوئی بھی نماز پڑھائے تو وہ نماز کو مختصر کرے کیوں کہ مقتدیوں میں کمزور، بزرگ اور کسی شدید ضرورت کی وجہ سے جلدی والے بھی ہوتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۹، سنن ابوداؤد: صفحہ ۲۲، صحیح بخاری: صفحہ ۹۷)

۲۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمُ، وَالضَّعِيفُ، وَالْكَبِيرُ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو نماز مختصر کرو کیونکہ ان لوگوں میں بیمار، کمزور اور بزرگ لوگ

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بھی ہوتے ہیں اور جب تم اکیلے نماز پڑھو تو جتنا چاہو نماز کو لمبا کرو۔

(سنن نسائی: صفحہ ۱۳۲، صحیح بخاری: صفحہ ۹۷، جامع ترمذی: صفحہ ۳۲)

۲۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالِتَّخْفِيفِ وَيَأْمُرُ
بِالصَّافَاتِ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ ہمیں نماز میں تخفیف (اختصار کرنے کا) حکم دیا کرتے تھے اور جب آپ ﷺ خود نماز پڑھتے تو سورۃ الصّٰفّٰتِ مکمل پڑھتے۔ (سنن نسائی صفحہ ۱۳۲)

تشریح

امام کو اپنے زمانے، علاقے اور مقتدیوں کی مذہب کے ساتھ لگن کو سامنے رکھ کر نمازوں میں مقدار قرأت کا تعین کرنا چاہئے۔ بعض علاقوں میں لوگ زیادہ دیر تک کھڑے ہو سکتے ہیں، بعض علاقوں کے نہیں، بعض لوگ مذہب سے بہت زیادہ لگاؤ کے باعث قرآن کریم ذوق و شوق سے سنتے ہیں بعض نہیں، کہیں لوگ سارا سارا دن بدنی مشقت (مزدوری وغیرہ) کرتے ہیں وہ فجر میں تو کھڑے ہو سکتے ہیں، عشاء میں ہرگز نہیں اور پھر امام کی ذاتی خوبیاں بھی نمازیوں کے ذوق و شوق کو دو چند کر دیتی ہیں، مثلاً امام کی آواز بہت خوبصورت ہے اور لوگ چاہتے ہیں کہ لمبی قرأت ہو۔

الغرض نمازیوں کے حال کی رعایت کرنا انتہائی ضروری ہے ورنہ یہی نماز امام کے لئے وبال بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن امام کیسا ہی کیوں نہ ہو مقتدی کتنے ہی دین سے محبت کرنے والے کیوں نہ ہوں ہر جماعت میں کوئی مصیبت زدہ، کوئی کمزور وضعیف، کوئی بزرگ اور کوئی مریض بہر حال موجود ہوتا ہے۔

یہاں پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ذاتی عمل تو یہ ہے کہ آپ فجر اور عشاء میں نہایت طویل سورتیں مثلاً سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ الکہف وغیرہ پوری کی پوری تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ پیچھے آپ حدیث مبارک پڑھ آئے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

امام کی شکایت کی گئی تو آپ ﷺ ان سے نہایت ناراض ہوئے اور آئندہ کے لئے انھیں مختصر قرأت کرنے کا حکم دیا۔ وہ حدیث ہے قول اور خود آپ کا طویل قرأت کرنا آپ ﷺ کا عمل ہے اور اصول یہ ہے کہ جب قول اور عمل دونوں میں بظاہر تعارض ہو تو ”قول کو ترجیح دی جاتی ہے لہذا آپ کے اس عمل کو حجت نہیں بنایا جاسکتا۔ اور دوسرا یہ کہ سرکار ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کی کیا بات ہے، اس کی کیفیت یہ ہوتی تھی کہ کوئی بیمار ہوتا تو تندرست ہو جاتا، پریشان ہوتا تو دل کو سکون حاصل ہو جاتا۔ گناہ گار ہوتا تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے۔ الغرض لوگ تمنا کرتے کہ آپ ﷺ ساری رات قرآن کریم کی تلاوت فرماتے رہیں اور ہم سنتے رہیں۔

امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہے

۲۶۶- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ فَإِنْ أَحْسَنَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَإِنْ أَسَاءَ يَعْنِي فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید المرسلین ﷺ سے سنا کہ فرمایا امام (تمام نمازیوں کی نماز کا) کفیل ہے، اگر اچھا عمل کرے تو امام و مقتدی دونوں کے لئے بہتر ہے اور اگر برا عمل کرے تو وہ امام کے لئے باعث حرج ہے مقتدیوں پر کوئی بار نہیں۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۹، جامع ترمذی صفحہ ۲۹)

تشریح

اگر کسی امام نے نماز میں کوئی ایسی غلطی کی جس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے یا اس سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے، مگر امام نے نماز جاری رکھی یا سجدہ سہو جان کر نہ کیا یا کسی اور قسم کی غلطی جان بوجھ کر لی، تب مقتدیوں کی نماز خراب کرنے کا گناہ بھی امام ہی کو ہوگا اور اپنا گناہ تو ہوگا ہی، لہذا ائمہ کو چاہئے کہ مقتدیوں کے خوف سے اپنی آخرت خراب نہ کریں اور مقتدیوں سے بھی گزارش ہے کہ ایسی صورت میں اگر امام بتادے اور نماز دوبارہ پڑھنے کا کہے تو بجائے اس کی حوصلہ شکنی کرنے کے اس کی حوصلہ افزائی کی جائے، کیونکہ وہ آپ کی نمازوں کی دیانت داری کے ساتھ حفاظت کر رہا ہے۔

نماز کے لئے معین جگہ

۲۶۷- إِنْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شُبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبْعِ وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوطِنُ الْبَعِيرَ -

حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین چیزوں سے منع فرمایا (نماز میں) کوئے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے۔ درندے کی طرح بچھ کر بیٹھنے سے، اونٹ کی طرح مسجد میں ایک ہی جگہ نماز کے لئے معین کرنے سے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۶۷، قدیمی کتب خانہ کراچی)

تشریح

مسجد پر تمام نمازیوں کا برابر کاحق ہے اور اس میں مرضی کی جگہ حاصل کرنے کے لئے پہلے آؤ پہلے پاؤ کا اصول ہے لیکن کسی شخص کا اپنے لئے ایک ہی جگہ مقرر کر لینا درست نہیں اور پھر اس جگہ کے لئے دوسروں سے لڑنا اور بھی غلط ہے جب کہ گھر میں نماز کے لئے جگہ معین کرنا نہ صرف درست ہے بلکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

نوافل باعث نجات ہیں

۲۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَعْمَالِهِمْ الصَّلَاةُ قَالَ يَقُولُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَأْنَا نَكَتَهُ وَهُوَ أَعْلَمُ أَنْظُرُوا فِي صَلَاةِ عَبْدِي أَتَمَّهَا أَمْ نَقَصَهَا فَإِنْ كَانَتْ تَامَةً كُتِبَتْ لَهُ تَامَةٌ وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ أَنْظُرُوا أَهْلَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ أَتِمُّوا لِعَبْدِي فَرِيضَةً مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ تَوَخَّذُوا الْأَعْمَالَ عَلَى ذَاكَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے جس چیز کا حساب ہوگا وہ نماز ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنے فرشتوں سے حالانکہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے،

کہ میرے بندے کی نماز دیکھو پوری ہے یا کم ہے، اگر پوری ہوگی تو لکھ دیا جائے گا کہ پوری ہے اور اگر کچھ کم ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میرے بندے کے اعمال میں دیکھو کہ کوئی نفل ہیں؟ اگر نفل ہوئے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندے کے فرائض اس کے نفلوں سے پورے کر دو، پھر اسی طرح دیگر اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ (سنن ابی داؤد: صفحہ ۱۳۳)

تشریح

جس طرح نماز میں کچھ فرائض ہیں اور کچھ نوافل، اس طرح دیگر عبادات و معاملات میں بھی فرائض و نوافل ہوتے ہیں، جیسے کہ زکوٰۃ ادا کرنا صاحبِ نصاب پر فرض ہے، اگر صدقہ و خیرات بھی کرے تو نفل ہے۔ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں، دیگر اس کے علاوہ کبھی کبھار یا سال بھر روزے رکھنا نفل ہے۔ راستہ پوچھنے والے کو راستہ بتانا فرض ہے (اگر معلوم ہو تو) اور اسے منزل تک پہنچا دینا نفل ہے۔ قرض لے کر وقت مقررہ پر ادا کرنا فرض ہے، اصل رقم کے ساتھ کچھ بطور تحفہ یا انعام دینا نفل ہے۔ کسی بھی معاملے میں خواہ وہ خدا کے ساتھ ہو یا بندے کے ساتھ ہو، فرض کے علاوہ نوافل بھی ہیں جنہیں ادا کر کے ہم دنیا میں قرب الہی کے مستحق اور آخرت میں سرمدی انعامات کے حقدار قرار پاتے ہیں۔

جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت سنتیں اور نوافل ادا کرنا جائز نہیں

۲۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم، شفیع معظم ﷺ نے فرمایا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت فرض نماز کے علاوہ کوئی دوسری نماز (سنت و نفل وغیرہ) جائز نہیں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰)

۲۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب

جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی دوسری نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اس حدیث مبارک کو حضرت اسمعیل بن مسلم اور محمد بن حجاہ نے عمرو بن دینار اور انھوں نے عطاء بن یسار وغیرہ سے روایت فرمایا ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۵۶)

تشریح

یہ حکم سوائے فجر کی نماز کے بقیہ تمام نمازوں کیلئے ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے اور آپ سنتیں ادا کر رہے ہوں تو چار رکعت کی نماز کو مختصر کر کے دو رکعت پڑھ لیں اور اگر وقت کم ہو تو سنتیں شروع ہی نہ کریں بلکہ نماز فرض کے بعد پڑھیں، سنت فجر کی چونکہ احادیث مبارکہ میں بہت زیادہ تاکید آئی ہے، اس لئے جماعت کے دوران بھی ان سنتوں کو پڑھا جاسکتا ہے، ہاں اس قدر احتیاط ضروری ہے کہ یہ سنتیں مسجد میں اس جگہ ادا فرمائیں جہاں امام کی قرأت کی آواز نہ پہنچے تا کہ آپ قرآن نہ سننے کے گناہ میں مبتلا نہ ہوں لیکن اگر سنتیں آپ گھر سے ادا کر کے مسجد میں جائیں تو یہ سب سے بہتر ہے اور سنت طریقہ بھی یہی ہے۔

گھر میں نفل پڑھنا

۲۷۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَواتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا هَاقُبُورًا-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ (کہ جہاں نماز نہیں پڑھی جاتی)۔ (ابوداؤد: صفحہ ۱۵۶)

تشریح

قبرستان وہ جگہ ہے، یہاں کسی قسم کی کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی اور نہ ہی پڑھنا درست ہے، البتہ اگر کسی قبرستان میں مسجد بنی ہوئی ہو تو اس مسجد میں نماز پڑھنا بلاشبہ جائز اور صحیح ہے۔ قبروں کے سامنے نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو قبرستان کی مثل نہ بناؤ بلکہ مسجد میں فرائض ادا کرو اور سنن و نوافل گھر میں ادا کرو، کیونکہ یہی افضل اور سنت نبوی ﷺ ہے۔

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

۲۷۲- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِهِ ﷺ مَمَاتٌ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَوَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ وَكَانَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس ذات کی قسم جو آپ ﷺ کو اپنے پاس لے گیا، آپ ﷺ وفات سے پہلے اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرماتے تھے اور آپ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ تھا جو ہمیشہ پابندی کے ساتھ کیا جائے (خواہ وہ نہایت تھوڑا) اور آسان ہو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۶)

تشریح

اس حدیث مبارک سے ایک تو معلوم ہوتا ہے کہ نوافل پڑھنا بھی سیرت نبوی ﷺ کا حصہ ہے۔ دوسرا یہ کہ تھوڑا عمل کرنا اور مستقل مزاجی سے کرنا اس عمل سے کہیں بہتر ہے جو کسی دن تو بہت زیادہ کیا جائے اور کبھی بالکل نہیں۔ یہ کلیہ تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے موثر ہے کچھ پڑھنا ہو، کچھ لکھنا ہو، کسی کی اصلاح کرنی ہو، کوئی تعمیر کرنی ہو، ریسرچ کرنی ہو، الغرض کوئی بھی دنیاوی یا اخروی کام ہو، حتیٰ بظاہر نہایت معمولی نظر آنے والا عمل بھی اس کلیے کے مطابق ہو کر حیرت انگیز نتائج کا حامل بن سکتا ہے۔

کھڑے کی نماز کا اجر بیٹھے کی نماز سے دو گنا ہے

۲۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقَالَ صَلَوةُ الْجَالِسِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَوةِ الْقَائِمِ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوُهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گذرے۔ اس وقت یہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ہے اور اسی طرح کی ایک حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۸۶)

۲۷۳- عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى قَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ -

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ سب سے افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر پڑھی اس کے لئے کھڑے سے آدھا ثواب ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کو بیٹھ کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ (جامع ترمذی صفحہ ۴۹)

نماز جمعہ کیلئے دو اذانیں ہیں

۲۷۵- عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلَهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءُ الثَّلَاثَ عَلَى الزُّورَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ -

حضرت سائب بن یزید بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ کے عہد پاک اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم کے ادوار میں جمعہ کی پہلی اذان امام کے خطبہ کیلئے ممبر پر بیٹھ جانے پر ہوتی تھی۔ جب سیدنا عثمان غنیؓ کا زمانہ خلافت آیا تو لوگوں کی کثرت ہو جانے پر آپ نے ایک اور اذان (اقامت سمیت) تیسری اذان شروع فرمائی اور پھر یہ سلسلہ یوں ہی باقی رہا۔

(بخاری جلد اول صفحہ ۱۲۳، ۱۲۵، ابوداؤد جلد اول صفحہ ۱۶۱)

فضائل جمعہ

۲۷۶- عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمُ الْجُمُعَةُ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَى لِقَاءِ أَجَلٍ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ

تُعَرِّضُ صَلَوَتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتُ يَعْنِي بَلَيْتَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ -

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے تمام دنوں سے بہترین دن جمعہ ہے، کیونکہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور اس دن صور پھونکا جائے گا۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ تمہارے درود میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے درود آپ کے سامنے کیسے پیش کئے جائیں گے جب کہ آپ وصال فرما چکے ہوں گے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۷۶، ابوداؤد صفحہ ۱۵۷، نسائی صفحہ ۲۰۳)

۲۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا مَا لَمْ تَغْشَ الْكَبَائِرَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کائنات کی جان سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ، جمعے تک کفارہ ہے (یعنی جس نے ایک جمعہ پڑھا اور پھر دوسرا جمعہ پڑھا تو اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے) اگر ان گناہوں میں کوئی کبیرہ گناہ نہ ہو۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۶)

۲۷۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا -

حضرت عبدالرحمن اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دنوں میں سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے، اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن ان کو (زمین پر جلوہ افروز کرنے کے لئے) جنت سے باہر لایا گیا۔

(سنن نسائی صفحہ ۲۰۲)

تنبیہ

یہود کا مذہبی محترم دن ہفتہ اور عیسائیوں کا اتوار اور مسلمانوں کا محترم دن جسے نبی کریم ﷺ نے یوم عید فرمایا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ اب یہودی اپنے مذہبی دن کے احترام میں تجارت کی چھٹی کرتے ہیں اور ہفتے کے دن کو عقیدت و احترام سے مناتے ہیں عیسائی اتوار کی چھٹی کرتے ہیں اور مسلمان بجائے جمعے کی عالمی چھٹی کرنے کے یہود و نصاریٰ ہی کے دن مناتے ہیں۔ گویا کہ اسلام یا مسلمانوں کا اپنا کوئی تشخص نہیں ہے۔

جمعہ کی نماز کیلئے تیاری کرنا

۲۷۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ عِيدٌ جَعَلَهُ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَالْيُغْتَسِلْ وَإِنْ كَانَ طَيِّبٌ فَلْيُمْسِ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَاكِ-

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا ہے، پس جو شخص جمعہ پڑھنے آئے وہ غسل کر کے آئے اور اگر خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگائے اور مسواک کو لازم پکڑو۔“ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

۲۸۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ غُسْلَهُ وَتَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ طَهُورَهُ وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابٍ وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ طَيِّبٍ أَهْلِهِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ وَلَمْ يَلْغِ وَلَمْ يَفْرُقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى-

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی مکرم شفیع معظم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اچھے طریقے سے اور خوب پاک و صاف ہو کر اچھے کپڑے پہنے اور جو کچھ خوشبو اللہ تعالیٰ نے اسے میسر کی ہے، وہ لگائے اور پھر جمعہ کیلئے حاضر ہو جائے اور کوئی لغو کام نہ کرے نہ ہی دو بندوں کے درمیان (ان کو تکلیف دینے کے لئے) گھسڑ کر بیٹھے تو اس کے اس جمعے اور سابقہ جمعہ کے درمیان کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

Click

۱۸۱- عَنْ عُمَرُو بْنِ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنْ وَأَنْ يَمْسَ طَبِيبًا أَنْ وَجَدَ -

”حضرت عمر بن سلیم انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوسعید کے بارے میں، میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے گواہی دی کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص کے لئے ضروری ہے اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا بھی اگر ہو تو۔ (صحیح البخاری صفحہ ۱۲۱)

جمعہ کے دن غسل

۲۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ يَجْزِي عَنْهُ الْفَرِيضَةُ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن جس نے (صرف) وضو کیا، اس نے بھی صحیح کیا اور اس کے فرض کی ادائیگی کے لئے یہ کافی ہے، اور جس شخص نے غسل کیا اس نے بہت بہتر کیا۔

۲۸۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ کے لئے ضروری ہے۔

۲۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةُ فَلْيَغْتَسِلْ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا جب تم جمعہ کے لئے آؤ تو تمہیں چاہئے کہ پہلے غسل کرلو۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۷۶، سنن نسائی: صفحہ ۲۰۴، صحیح البخاری صفحہ ۱۲۰)

تشریح

جمعہ کے روز غسل کرنا مستحب ہے گو کہ بعض علماء کے نزدیک جمعہ کے دن غسل مستحب ہے اور بعض کے نزدیک جمعے کی نماز کے لئے غسل کرنا مستحب ہے لیکن اگر جمعہ سے پہلے غسل کر لیا تو دونوں اقوال پر عمل ہو جائے گا۔

جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگنا

۲۸۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَتَخَطَّى النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْلِسْ فَقَدْ أَذِيتَ وَأَنِيتَ -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا اس وقت حضور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے وہ شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگنے لگا (آگے جانے کے لئے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو تکلیف دی۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۸)

۲۸۶- عَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّخَذَ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ -

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگے گویا اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۸)

تنبیہ

احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہئے۔ یہ حکم صرف جمعہ کے خطبے سے متعلق ہی نہیں بلکہ تمام محافل کے متعلق ہے۔ کیونکہ مجلس کے آداب میں سے ہے کہ:-

۱۔ لوگوں کو ادھر ادھر ہٹا کر جگہ نہ بنائے۔

۲۔ دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھو کہ انھیں تمہارا بیٹھنا ناگوار گذرے گا۔

Click

۳۔ جو شخص مجلس سے چلا جائے تو اس کی جگہ پر کوئی دوسرا نہ بیٹھے، جبکہ معلوم ہو کہ وہ واپس آئے گا اگر وہ واپس آ گیا تو اپنی سابقہ جگہ پر بیٹھنے کا وہ زیادہ حقدار ہے۔

جمعے کی سنتیں

۲۸۷۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعت (سنت) ادا فرماتے اور چار رکعت (سنت) جمعہ کے بعد ادا فرماتے۔

(جامع ترمذی جلد اول صفحہ ۶۹)

۲۸۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ پڑھ لے تو چار رکعت نماز (سنت) پڑھے۔ (صحیح مسلم صفحہ ۲۸۸)

۲۸۹۔ رَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أَمَرَ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی ہے کہ آپ نے جمعہ کے بعد دو رکعت سنت اور پھر چار رکعت سنت ادا کرنے کا حکم دیا۔ (ترمذی صفحہ ۶۹)

۲۹۰۔ وَابْنُ عُمَرَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ أَرْبَعًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر فاروقؓ جمعے کے بعد رکعتیں ادا فرماتے اور پھر چار رکعت ادا فرماتے۔ (جامع ترمذی صفحہ ۶۹)

۲۹۱۔ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ أَرْبَعًا۔

حضرت عطاءؓ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر (جو سنتوں پر عمل میں بہت مشہور

Click

تھے) کو جمعے کی نماز کے بعد دو رکعت سنت اور چار رکعت سنت ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ (جامع ترمذی صفحہ ۶۹)

جمعہ سے پہلے کی سنتیں

۲۹۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں حضور سید المرسلین ﷺ نماز جمعہ (فرض) سے پہلے چار رکعت (سنت) ادا فرماتے اس طرح کہ درمیان میں کوئی سلام نہ ہوتا۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۷۹)

خطبہ جمعہ

۲۹۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ وَيَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جَلْسَةً -

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے اور دونوں کے درمیان (کچھ دیر کے لئے) ایک مرتبہ بیٹھتے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

۲۹۴- عَنْ عُمَارِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَطَبَ فِي الْحَرْبِ خَطَبَ عَلَى قَوْسٍ وَإِذَا خَطَبَ عَلَى الْجُمُعَةِ خَطَبَ عَلَى عَصَا -

حضرت عمار بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب میدان جنگ میں خطاب فرماتے تو کمان ہاتھ میں پکڑتے اور جب جمعے کے دن خطبہ ارشاد فرماتے تو عصا (لاٹھی) ہاتھ میں پکڑ لیتے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۷)

۲۹۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرَى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ -

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کو

دیکھا کہ آپ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے، بات چیت نہ فرماتے پھر (دوبارہ کھڑے ہو کر) دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے، پس جو کوئی تم سے کہے کہ آپ ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو اس نے جھوٹ کہا۔ (سنن نسائی صفحہ ۲۰۹)

۲۹۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ كَمَا يَفْعَلُونَ الْآنَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے جیسا کہ آج کل کرتے ہیں۔ (صحیح البخاری صفحہ ۱۲۵)

تشریح

دونوں خطبوں کے درمیان کچھ دیر تک بیٹھنا سنت ہے، اس دوران بیٹھ کر سورۃ الا اخلاص

پڑھنی چاہئے۔

خطبہ سننے کے آداب

۲۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اُنْصِتْ وَالْأَمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھ والے کو امام کے خطبہ کے دوران کہا کہ ”خاموش ہو جاؤ“ تو یہ بھی تو نے لغو (فضول اور بے کار) کام کیا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۸، نسائی صفحہ ۲۰۷، بخاری صفحہ ۱۲۸)

۲۹۸- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ”تَبَارَكَ“ وَهُوَ قَائِمٌ فَذَكَرْنَا بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَبُودِرْدَاءُ أَوْ أَبُودِرِّ يَغْمِزُنِي فَقَالَ مَتَى أَنْزَلْتَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهَا إِلَّا أَنْ فَاشَارَهُ إِلَيْهِ أَنْ أَسْكُتَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ سَأَلْتُكَ أَنْزَلْتَ هَذِهِ السُّورَةَ فَلَمْ يُخْبِرْنِي فَقَالَ أَبِي لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَوتِكَ الْيَوْمَ إِلَّا مَا لَغَوْتَ فَذَهَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ وَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي قَالَ أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَ أَبِي۔

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن سورۃ الملک تلاوت فرمائی۔ اس وقت آپ ﷺ کھڑے تھے، پس آپ ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے دن ذکر فرمائے اور حضرت ابو درداء یا حضرت ابو ذر نے مجھے اشارہ کیا اور کہا کہ یہ سورۃ کب نازل ہوئی، کیونکہ میں ابھی اس کو سن رہا ہوں؟ پس میں نے ان کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ جب ہم فارغ ہو گئے (نماز وغیرہ سے) تو انھوں نے مجھے کہا کہ میں نے سورۃ (تبارک الذی) کے نزول کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا مگر آپ نے بتایا نہیں، تو حضرت ابی بن کعب نے کہا آپ کو آج کی نماز کا ثواب نہیں ملا کہ آپ نے لغو کام کیا تو حضرت ابو ذر نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام معاملہ کہہ ڈالا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ کہا تھا، اس کا بھی ذکر کیا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ: ”ابی بن کعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے سچ کہا۔“ (ابن ماجہ: ص ۷۸)

تنبیہ

خطبہ سنتے وقت خاموش رہنا چاہیے چاہے امام کی آواز سنائی دے یا نہیں۔ بات کرتے ہوئے کسی شخص کو دیکھ کر خاموش رہنے کا کہنا بھی غلط ہے۔ جیسا کہ پہلی اور دوسری حدیث میں مذکور ہوا۔

مقبولیت کی گھڑی

۲۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ وَقَلَّلَهَا بَيْدَهُ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ کوئی مسلمان اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے جو سوال کرے وہ عطا کیا جاتا ہے اور انسان خود ہی اسے گنوا دیتا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۷۹، نسائی صفحہ ۲۱۱)

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۳۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ نَتَنَا عَشْرَةَ يُرِيدُ سَاعَةً لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ لِيَسْأَلَ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ فَلْتَمَسُوْهَا خَيْرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ -
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا بارہ ساعتیں جمعے کے دن ایسی ہیں کہ کوئی بھی مسلمان ان ساعتوں میں جب کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور پورا کرتا ہے، اس مخصوص وقت کو عصر کے بعد تلاش کرو۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۵۷..... سنن نسائی صفحہ ۲۰۶)

بغیر عذر جمعہ چھوڑنا

۳۰۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثًا مِنْ غَيْرِ ضُرُورَةٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تین جمعے بغیر کسی عذر کے چھوڑے، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مہر کر دیتا ہے۔
(ابن ماجہ صفحہ ۷۹)

۳۰۲- عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوَنَ بِهَا طَبَعَ عَلَى قَلْبِهِ -

حضرت ابو الجعد ضمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب کبریا ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے تین جمعے محض سستی سے چھوڑ دیئے، اس کے دل پر مہر لگادی جاتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۷۸، سنن ابی داؤد صفحہ ۱۵۸)

تشریح

بغیر کسی شرعی عذر کے جمعہ کی نماز چھوڑنا بہت بڑی محرومی ہے ڈر ہے کہ کہیں دل میں ہدایت کو قبول کرنے کی وہ صلاحیت جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے عطا فرمائی ہے جاتی رہے۔ ہاں عورت، مسافر، معذور، بیمار، نابینا اور قیدی پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے۔ ان کے علاوہ بغیر عذر نماز جمعہ چھوڑنا یقیناً محرومی کا باعث ہے۔

جمعہ کن لوگوں پر فرض نہیں

۳۰۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلِيهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضًا أَوْ مُسَافِرًا أَوْ امْرَأَةً أَوْ صَبِيًّا أَوْ مَمْلُوكًا فَمَنْ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ فَاسْتَغْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ۔

حضرت جابر کہتے ہیں کہ باعث تکوین عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے روز نماز جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ ماسوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام (یا قیدی) کے لہذا ج جمع کی نماز سے کھیل یا تجارت نے روکے رکھا اس سے اللہ تعالیٰ بھی اپنی رحمت بھری توجہ ہٹالے گا۔ اور اللہ تعالیٰ (ہر کسی سے) بے نیاز (اور) قابل تعریف ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۲)

نماز وتر واجب ہے

۳۰۴- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا..... الخ۔

حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا نماز وتر حق ہے اور جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤد جلد اول صفحہ ۲۰۸، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۳)

۳۰۵- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابوایوب انصاری راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز وتر حق اور (لازم) ہے ہر مسلم پر۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۲۰۸، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۲)

۳۰۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ... قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... أَوْتِرُوا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا۔

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ صبح ہونے سے پہلے پہلے نماز وتر ادا کرلو۔ (صحیح مسلم صفحہ ۲۵۸، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۲)

۳۰۷- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ -

(جامع ترمذی جلد اول صفحہ ۶۰، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۲، سنن ابی داؤد صفحہ ۳۰۷، سنن نسائی صفحہ ۲۳۶)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ جناب محبوب کبریا ﷺ نے فرمایا اے اہل قرآن (یعنی وہ قوم جن کی طرف قرآن بھیجا گیا مراد ساری امت ہے) نماز وتر (ضرور) ادا کرو۔

وتر کب پڑھیں

۳۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنْامَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَنَامُ -

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے مجھے (رات کو) سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم فرمایا اور شعبی اول رات میں ہی وتر پڑھ لیتے اور پھر سوتے۔“ (جامع ترمذی: ص ۶۰)

۳۰۹- رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مِنْكُمْ أَنْ لَا يَسْتَيْقِظَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ أَوَّلِهِ وَمَنْ طَمَعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَإِنْ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةً وَهِيَ أَفْضَلُ -

حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رات کے آخری حصے میں نہ اٹھ سکتا ہو تو وہ پہلے حصے میں وتر پڑھ لے اور جو رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا ذوق رکھتا ہو وہ وتر آخری حصے میں ادا کرے، کیونکہ اخیر رات میں قرآن کریم کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ (وتر اس وقت پڑھنا) ہی افضل ہے۔ اس مفہوم کی حدیث کو ابوسفیان سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ: ص ۸۳، جامع ترمذی: ص ۶۰)

۳۱۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَوْتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ -

”حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (طلوع) فجر سے پہلے پہلے وتر ادا کر لو۔ (سنن نسائی: ص ۲۳۷)

Click

تنبیہ

جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث میں منقول ہوا کہ نماز وتر عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنا یا تہجد کے ساتھ پڑھنا دونوں درست ہیں، لیکن اگر تہجد کے لئے بیدار ہونا یقینی نہ ہو تو وتر کو ہرگز مؤخر نہ کریں اور اگر بیدار ہونا یقینی ہو تو وتر کا تہجد کے ساتھ پڑھنا ہی افضل اور زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

نماز وتر تین رکعت ہے

۳۱۱- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ ثَلَاثَ يَفْرَأُ فِيهِنَّ بِتِسْعِ سُورٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَفْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُورٍ آخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ تاجدارِ دو عالم ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے اور ان تین رکعت میں نو سورتیں (قصائر) مفصل سے تلاوت کرتے ہر رکعت میں تین سورتیں آخری رکعت کی آخری سورت قل ہو اللہ احد ہوتی۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۶۱)

۳۱۲- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْرَأُ فِي رَكْعَتِ أُولَى مِنَ الْوُتْرِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي رَكْعَتِ ثَانِيَةٍ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمُتَعَدِّ طُرُقٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ ۔

سید القراء حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ وُتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے۔ اسی مفہوم کی احادیث کئی اسناد سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہیں۔ اس کے علاوہ اس حدیث کو حضرت امّ سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی روایت فرمایا ہے۔ (سنن نسائی ص ۲۴۸)

Click

نماز وتر تین رکعت ہیں ایک سلام کے ساتھ

۳۱۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ

يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ چار رکعت (تہجد) پڑھتے اور تم انکی خوش اسلوبی کے بارے میں نہ پوچھو اس کے پھر اسی طرح چار رکعت پڑھتے اور پھر تین رکعت (نماز وتر) پڑھتے۔

(صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۱۵۴، صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۲۵۴)

۳۱۴- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ

فِي رَكْعَتَيِ الْوُتْرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ محبوب دو جہاں ﷺ دو رکعت وتر پڑھ کر سلام نہیں پھیرتے تھے (بلکہ تیسری رکعت ادا کر کے سلام پھیرتے)۔

(سنن نسائی جلد اول صفحہ ۲۴۸)

۳۱۵- عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْتَرَ

بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ تین وُتروں کی ادائیگی کے دوران درمیان میں کوئی فصل نہیں کرتے تھے (یعنی یہ نہیں کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اور پھر الگ سے ایک رکعت پڑھ کر تین وتر پورے کر لئے، ایسا نہیں تھا)۔

(مسند امام احمد جلد ششم صفحہ ۱۵۶)

دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھے یا بعد میں

۳۱۶- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ وتر ادا فرماتے تو (تیسری رکعت میں) رکوع میں جانے سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے۔

(سنن ابن ماجہ ص ۸۳، سنن ابی داؤد ص ۲۰۹)

دعاء قنوت

حضرت ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے ہمیں دعائے قنوت پڑھنے کیلئے یہ الفاظ سکھائے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ
عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يُّفْجِرُكَ
اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعِيْ وَنَحْفِدُ
وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ.

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۰۱، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۱۱۴، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

(مصنف ابن عبد الرزاق صفحہ ۱۱۲، بیروت لبنان)

وتروں کی قضاء ہے

۳۱۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وَتْرِهِ
فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ -

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا جو سویا رہا اور وتر رہ گئے تو صبح کو وتر پڑھے۔

(جامع ترمذی: ص ۶۱، سنن ابن ماجہ: ص ۸۳)

تشریح

۱۔ جو شخص عشاء کی نماز پڑھ کر یہ ارادہ کر کے سو گیا کہ وہ تہجد کے ساتھ وتر ادا کر لے گا لیکن اتفاقاً وہ جاگ نہ سکا تو ایسی صورت میں وہ نماز وتر قضاء شدہ صبح کو یا کسی اور وقت ادا کرے، لیکن خواہ مخواہ کی تاخیر درست نہیں۔

۲۔ اس حدیث مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرائض کی طرح وتروں کی بھی قضاء ہے۔ پہلے ایک حدیث پاک گزری ہے کہ یہ وتر فرض نماز کی طرح فرض نہیں جب کہ یہ ہم سب کو معلوم ہے کہ سنتوں کی قضاء نہیں ہوتی، لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ وتر واجب ہیں اور فوت ہو

جانے پر ان کی قضا ہوتی ہے۔

نماز تراویح

۳۱۸- عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ قِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ۔

حضرت ابی بیان فرتے ہیں کہ سرور دو جہاں شفیع عاصیاں ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان شریف کے روزے فرض کئے ہیں اور میں رمضان شریف کے قیام (تراویح کو) تمہارے لئے سنت قرار دیتا ہوں۔ (سنن نسائی صفحہ ۳۰۸)

۳۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کیلئے رمضان المبارک میں قیام کیا (یعنی تراویح ادا کی) تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(مسلم جلد اول صفحہ ۲۵۹، بخاری جلد اول صفحہ ۲۶۹، مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۳)

۳۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْغُبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ لوگوں کو رمضان المبارک میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ (سنن نسائی جلد اول صفحہ ۳۰۷، ابوداؤد صفحہ ۲۰۱)

نماز تراویح عہد نبوی ﷺ میں

۳۲۱- عَنْ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَقَلْتَنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ

حَسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ -

جبیر بن نفیر حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا، پورے مہینہ آپ نے ہمیں رات میں نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ سات دن باقی رہ گئے تو (تیسویں رات میں) آپ نے نماز پڑھائی یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی جب چھ دن رہ گئے تو نماز نہیں پڑھائی (یعنی چوبیسویں رات) پھر جب پانچ دن رہ گئے تو نماز پڑھائی (یعنی پچیسویں رات) یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کاش ان راتوں کا قیام آپ ہمارے لئے (فرائض و واجبات کے علاوہ) مزید متعین فرمادیتے۔ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص امام کے ساتھ نماز عشاء پڑھے پھر اپنے گھر واپس جائے تو پوری نماز پڑھنے والا شمار کیا جائے گا۔ ابوذرؓ کہتے ہیں کہ جب چار دن رہ گئے تو آپ نے ہمیں نماز نہیں پڑھائی (یعنی چھبیسویں رات میں) جب تین دن باقی رہ گئے تو آپ نے اپنے گھر والوں، عورتوں اور لوگوں کو جمع کیا اور نماز پڑھائی (یعنی ستائیسویں رات میں) اور ایسی طویل نماز تھی کہ ہمیں خوف ہوا کہ ہم سے فلاح فوت ہو جائیگی۔ جبیر بن نفیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ فلاح کا کیا مطلب ہے، فرمایا ”سحری“ پھر بقیہ ایام میں حضور ﷺ نے نماز نہیں پڑھائی۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۲۰۲، جامع ترمذی صفحہ ۱۹۹، سنن ابن ماجہ صفحہ ۹۵، سنن نسائی صفحہ ۲۳۸)

مزید تفصیل

۳۲۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ..... ثُمَّ فَقَدْ وَأَصَوْتُهُ لَيْلَةً وَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَخَنَّحُ لِيُخْرِجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمْ الَّذِي رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُمْ أَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ -

یہاں کہہ رہا ہے کہ اگر آپ نے سو گیا ہوتا تو ہمیں بھی یہی ہوتا۔

Click

آرام فرما ہو گئے ہیں کچھ نے کھنکارنا شروع کیا تا کہ آپ (نماز تراویح کی امامت کیلئے) باہر تشریف لے آئیں۔ جب آپ (نماز فجر کے وقت) باہر تشریف لائے تو فرمایا مجھے تمہارے (مسجد) آنے کا حال معلوم تھا (مگر میں اس لئے نہیں آیا کہ) مبادا کہیں تم پر یہ نماز (تراویح) فرض نہ ہو جائے اور اگر فرض ہو گئی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اسے ادا نہ کر سکو۔ (نسائی صفحہ ۲۳۷، بخاری جلد دوم صفحہ ۱۰۸۲، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۲)

۳۲۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ أَوْزَاعًا يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الشَّيْءُ مِنَ الْقُرْآنِ فَيَكُونُ مَعَهُ النِّفْرُ الْخَمْسَةُ أَوِ السِّتَةُ وَأَقْلُ مِنْ ذَلِكَ وَكَثْرُ يُصَلُّونَ بِصَلَوَتِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ مہل اقی ﷺ کی مسجد میں لوگ رمضان المبارک میں متفرق طور پر نماز ادا کرتے تھے (یوں کہ) ایک آدمی کو قرآن کریم کا کچھ حصہ یاد ہوتا تو پانچ چھ آدمی یا کم و بیش اس کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

(سنن ابوداؤد صفحہ ۲۰۲)

۳۲۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ بِعِشْرَيْنَ رَكْعَةً۔

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ سرورِ ہر دوسرا ﷺ رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعت تراویح ادا فرماتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۴)

۳۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا نَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلُّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هَؤُلَاءِ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلُّونَ بِصَلَوَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابُوا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ (رمضان المبارک میں) سرکارِ دو عالم ﷺ مسجد میں آئے تو دیکھا کہ لوگ مسجد کے ایک گوشے میں نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے پوچھا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں، بتا دیا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔

Click

کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ان لوگوں نے اچھا کیا اور درست کیا۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۲۰۱)

نماز تراویح بیس رکعت ہے

۳۲۶- عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدٍ..... قَالَ كَانُوا يَقْرَأُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بَعِشْرِينَ رَكْعَةً۔

سائب بن یزید بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں صحابہ کرام رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

(سنن کبریٰ للبیہقی جلد دوم صفحہ ۴۹۴)

۳۲۷- عَنْ يَزِيدِ بْنِ رُوْمَانَ..... كَانَ النَّاسُ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً۔

یزید بن رومان راوی ہیں کہ لوگ سیدنا عمر فاروقؓ کے دور میں بیس (۲۰) رکعت تراویح اور تین رکعت نماز تراویح پڑھا کرتے تھے۔

(بیہقی جلد دوم صفحہ ۴۹۶، موطا امام مالک صفحہ ۹۸)

۳۲۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِهِمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروقؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھائے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۲۹- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ..... إِنَّ عُمَرَ أَمَرَ أَنْ يُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ فَصَلَّى بِهِمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً۔

حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے انہیں رمضان شریف کی راتوں میں لوگوں کو بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔

(کنز العمال جلد آٹھ صفحہ ۴۰۹)

۳۳۰- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ..... كَانَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فِي

Click

رَمَضَانَ بِالْمَدِينَةِ عِشْرِينَ رَكْعَةً وَيُوتَرُ بِثَلَاثٍ۔

عبدالعزیز بن رفیع کا کہنا ہے کہ ابی بن کعب رمضان المبارک میں لوگوں کو مدینہ منورہ میں بیس (۲۰) رکعت نماز تراویح اور تین رکعت وتر پڑھایا کرتے تھے۔

(ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۱۔ عَنْ عَطَاءِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ أَذْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّونَ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ رَكْعَةً بِالْوُتْرِ۔

حضرت عطاء بن رباح کہتے ہیں کہ ”میں نے صحابہ کرام اور تابعین کو وتر سمیت تیس (۲۳) رکعت پڑھتا پایا۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۲۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سُلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ دَعَا الْقُرَاءَ فَأَمَرَ مِنْهُمْ رَجُلًا يُصَلِّيُ بِالنَّاسِ عِشْرِينَ رَكْعَةً۔

عبدالرحمن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے قراء کرام کو بلا کر ان میں سے کسی ایک کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھائے۔

(بیہقی جلد دوم صفحہ ۴۹۶، ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۳۔ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ كَانَ ابْنُ مُلَيْكَةَ يُصَلِّيُ بِنَا فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً۔

نافع بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن ملکیہ رمضان المبارک میں ہمیں بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۴۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبِيدٍ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيعَةَ كَانَ يُصَلِّيُ بِهِمْ فِي رَمَضَانَ خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ وَيُوتَرُ بِثَلَاثٍ۔

سعید بن عبید کہتے ہیں کہ علی بن ربیعہ ہمیں رمضان المبارک میں پانچ ترویکے (ایک ترویجہ چار رکعت کو کہتے ہیں یوں پانچ ترویکے کی بیس رکعت ہوئی) پڑھاتے اور تین رکعت وتر۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۵۔ عَنْ شَيْبَةَ بْنِ شَكْلٍ أَنَّهُ كَانَ يَوْمُهُمْ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ

رَكْعَةً وَيُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ۔

حضرت شتیر بن شہل لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھاتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۶- عَنْ الْحَارِثِ إِنَّهُ كَانَ يَوْمَ النَّاسِ فِي رَمَضَانَ بَعْشَرِينَ رَكْعَةً۔

جناب حارث لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)



<http://t.me/Tehqiqat>

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مآخذ و مراجع

- ۱ قرآن کریم ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
- ۲ صحیح بخاری امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) قدیمی کتب خانہ، کراچی
- ۳ صحیح مسلم امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری (متوفی ۲۶۱ھ) قدیمی کتب خانہ، کراچی
- ۴ جامع ترمذی امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ) فاروقی کتب خانہ، ملتان
- ۵ سنن ابوداؤد امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث (متوفی ۲۷۵ھ) مکتبہ امدادیہ، ملتان
- ۶ سنن نسائی امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی (متوفی ۳۰۳ھ) قدیمی کتب خانہ، کراچی
- ۷ سنن ابن ماجہ امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (متوفی ۲۷۳ھ) قدیمی کتب خانہ، کراچی
- ۸ اسرار الاحکام حکیم الامت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاہور
- ۹ حجة الله البالغة شیخ احمد بن عبد الرحیم المعروف بہ شاد ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ) قدیمی کتب خانہ، کراچی
- ۱۰ شرح صحیح مسلم فخر النجہ شین غلام رسول صاحب سعیدی فرید بک شال، اردو بازار، لاہور
- ۱۱ مصنف ابن ابی شیبہ امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ (متوفی ۲۴۵ھ) ادارۃ القرآن، کراچی
- ۱۲ مصنف عبد الرزاق امام عبد الرزاق بن ہمام صنعانی (متوفی ۲۴۱ھ) مکتب اسلامی، بیروت
- ۱۳ مسند امام احمد بن حنبل امام احمد بن حنبل (متوفی ۲۴۱ھ) مؤسسۃ الزم سالہ، بیروت
- ۱۴ المنجد لوئیس معلوف الیسوی الباثولیک، بیروت
- ۱۵ مسند الفردوس حافظ شیردین بن شہر دار الدیلی (متوفی ۵۰۹ھ) دار الکتاب العربی، بیروت
- ۱۶ معجم الکبیر حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد ایوب الطبرانی (متوفی ۳۶۰ھ) مطبوعۃ العراق
- ۱۷ مشکوٰۃ المصابیح شیخ ولی الدین تبریزی (متوفی ۷۴۲ھ) مکتبہ امدادیہ، ملتان

خواتین کے مسائل پر بہترین کتاب

خواتین کے مسائل

مؤلفہ

محترمہ شازیہ قادری صاحبہ

باہتمام

حافظ محمد جمیل قادری

جن میں خواتین کے دیگر جدید مسائل کو شامل کیا گیا ہے۔
اس کتاب کا پڑھنا ہر خاتون کیلئے ضروری ہے اور تحفہ کے
طور پر شادی یا دیگر مواقع پر دینے کیلئے بہترین کتاب ہے۔

ناشر

مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی کراچی نمبر ۵

Ph: 4926110, 4910580, 0300-2196801

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ایک نظر ادھر بھی

☆۔۔۔ دینی اداروں کا معاشرتی کردار:-

اسلامی معاشرے میں دینی اداروں کے مؤثر کردار سے انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہی ادارے اسلام کے قلعے، اسلام کی بقا کے ضامن، اسلام اور بانی اسلام کے سچے پیامی اور عزت و ناموس الوہیت و رسالت کے محافظ، عشق و محبت الہی و رسول کے گہوارے، اخلاقی اور روحانی اقدار کے ضامن اور باطل قوتوں کے مذموم عزائم کے راستے میں سد سکندری ہیں، ان سے ہر طرح کا تعاون کیجئے دوستوں کو تعاون کی ترغیب دیجئے، ان سے محبت کیجئے، ان میں اپنے نونہالوں کو بھیجئے لیکن کچھ دینے سے پہلے انہیں خود آکر دیکھئے انکے کام کا جائزہ لیجئے مطمئن ہونے کے بعد دیجئے تاکہ آپکے عطیات ضائع نہ ہوں۔

بلا مبالغہ طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملک خداداد پاکستان میں جو تھوڑا بہت بلکہ الحمد للہ دوسرے ممالک سے بہت زیادہ جو اسلام کی محبت اور اس پر انفرادی و اجتماعی عمل پایا جاتا ہے وجہ بھی یہی مدارس اسلامیہ ہیں جن کو حکومتوں کی سر توڑ مخالفتوں کے باوجود محض چند صاحب خیر حضرات کے تعاون سے چلایا جا رہا ہے۔ اگر اللہ نہ کرے ملک پاکستان سے ان مدارس کا خاتمہ کر دیا جائے جیسا کہ ترکی وغیرہ سے کر دیا گیا ہے تو مغربی تہذیب تمدن کے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں رہے گی اگر ہمیں یہاں اسلام کو بچانا ہے تو اپنے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم دین پر مرٹنے کا جذبہ پیدا کرنا ہوگا اور اسکے لئے اپنے عزیز ترین مال کی مسلسل قربانی دینی ہوگی ان مدارس اسلامیہ کی سرپرستی کرنی ہوگی اور انکے قدم مضبوط کرنا ہونگے انکو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنا ہوگا تاکہ یہ سفر جلد از جلد اپنی منزل مراد کو پہنچے اور خدا تعالیٰ اور مسلمانان اسلام کے سامنے سرخرو ہو سکے۔

☆ جامعہ تجوید القرآن ٹرسٹ:-

جامعہ تجوید القرآن خالصتاً ایک دینی، علمی اور فلاحی ادارہ ہے جسکا مقصد بنیادی طور پر مدارس اہل سنت و جماعت کو ایسے قابل اور دیانتدار افراد فراہم کرنا ہے جو معاشرے کی صحیح اسلامی خطوط پر تشکیل کے لئے اپنے فرائض بجالا سکیں اور الحمد للہ جامعہ اپنے اس عظیم مقصد میں بہت حد تک کامیاب جا رہا ہے، اسکا ثبوت ایک سو پچاس (150) سے زائد وہ معلمین اور معلمات ہیں جو مختلف چھوٹے بڑے مدارس، مساجد کے اندر شعبہ ناظرہ، شعبہ حفظ القرآن، شعبہ تجوید و قرآن اور شعبہ درس نظامی کی تدریس کر کے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جو جامعہ سے فراغت

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پاچکے ہیں ان طلباء و طالبات کی مختلف شعبوں میں تعدد اندازاً یہ ہے (۱) ناظرہ 1500، (۲) شعبہ حفظ - 200 شعبہ تجوید و قرأت (دو سالہ کورس) 275 اور شعبہ درسِ نظامی تقریباً 20۔
☆ جامعہ کی عمارت:-

سن ۱۹۸۸ء میں پہلی عمارت سے متصل ایک نئی عمارت کی بنیاد رکھی گئی اور ساتھ ہی یہ منصوبہ بنایا گیا کہ جامعہ کے شعبہ جات میں بھی اضافہ کیا جائے چنانچہ ناظرہ قرآن کریم، شعبہ طلباء اور ناظرہ قرآن کریم برائے طالبات کے ساتھ ساتھ شعبہ حفظ برائے طلباء، شروع کیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ نئی عمارت اپنی تکمیل کے مراحل طے کرنے لگی اور پھر مختلف صاحبانِ خیر کے توسط سے یہ ۱۶ وسیع کمروں پر مشتمل عمارت تقریباً ۱۰ برس کی صبر آزمات و جدوجہد کے بعد مکمل ہو گئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔
☆ شعبہ جات:-

پندرہ بچوں پر مشتمل ناظرہ قرآن کریم کی کلاس سے، صحن مسجد میں شروع ہونے والا یہ ادارہ سن ۱۹۹۶ء تک شہر کراچی کا ایک ایسا ممتاز اور منفرد ادارہ بن گیا، جو شعبہ حفظ و ناظرہ اور تجوید و قرآن میں اساتذہ پیدا کرنے والا، ملک کا سب سے بڑا ادارہ بن چکا تھا۔ بہر کیف جامعہ میں ناظرہ قرآن کے شعبے میں شعبہ طلباء، شعبہ طالبات، حفظ القرآن کے شعبے میں شعبہ طلباء، شعبہ طالبات، تجوید و قرأت کے شعبے میں شعبہ طلباء و طالبات اور شعبہ درسِ نظامی برائے طالبات کے شعبے نہ صرف یہ کہ قائم ہوئے بلکہ ان شعبہ جات میں قابل تقلید مثالی کام بھی ہوا۔

☆ دینی اور درسی کتب پر کام:-

جامعہ نے تجوید و قرأت اور درسِ نظامی کی کتب کے تراجم اور ان پر شروحات لکھوا کر منظر عام لانے کا کام بھی اپنے منصوبے میں شامل کر رکھا ہے چند ایک کتب پر کام ہو بھی رہا ہے مثلاً۔ (۱) ضیاء القراۃ (۲) حاشیہ مقدمۃ الجزریۃ (۳) نماز و خجگانہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں (۴) حاشیہ کریم سعدی (۵) قدوری شریف کی شرح۔ وغیرہ

مگر وسائل کی شدید قلت کے سبب اس شعبے کی رفتار نہایت سست ہے، کسی قدر وسائل کے مہیا ہوتے ہی پوری رفتار سے اس کام کو روبہ ترقی لایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اگر کوئی صاحب ذوق اپنے بزرگوں کے ایصالِ ثواب کیلئے یا محض رضائے الہی کی خاطر کوئی کتاب شائع کروانا چاہیں تو ہم سے کتاب کا مسودہ لیں اور چھپوا کر خود ہی تقسیم فرمادیں اور اگر یہ امانت ہمارے سپرد

Click

<http://t.me/Tehqiqat>

Click

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فتحہ کی معرکہ الاراء کتاب قدوری شریف کی ایک اچھوتی تشریح

مصباح الیالی

فی حل

مختصر القدوری

چند خصوصیات

عنقریب آرہی ہے

۱۔ فقہی اصطلاحات کی وضاحت

۲۔ ہر ہر جملہ کی جامع تشریح

۳۔ زبان نہایت سلیس

۴۔ مختصر اختلاف فقہاء

۵۔ کثیر الجہت مسائل کے نقشے

۶۔ ورق عمدہ، سفید

۷۔ خوبصورت کمپوزنگ، مضبوط جلد دلکش سرورق

القلم للکتاب و النشر

ایک تحقیقی حاشیہ

تحفۃ الطلباء

حاشیہ

کریم سعدی

خصوصیات

۱۔ الفاظ کے عربی یا فارسی ہونے کا تعین

۲۔ ہر لفظ کے جملہ معانی

۳۔ مرادی معنی کی تعین

۴۔ صیغہ جات کی تخریج

۵۔ عمدہ کتابت، خوبصورت سرورق

القلم للکتاب و النشر

صاحبان ذوق و محنت اور اباب نگر و نظر

مشرودہ جالفرآ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر

حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ کے

بہار آفریں تسلیم سے نکلا ہوا لازوال شاہکار

درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے معمور تصنیف

ضیاء النبی

مکمل سیٹ سات جلدیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور، کراچی۔ پاکستان

تقریباً ۱۰۰۰ تعلیم کے لئے تجوید کے ضروری قواعد پر مشتمل نہایت آسان قاعدہ

تیسیر القرآن

مؤلف :- فضیلہ الشیخ مجود عصر قاری محمد اسماعیل سیالوی

خصوصیات

۱۔ مؤلف کے 30 سالہ تجربے کا خلاصہ

۲۔ 200 قراء کرام کے نقد و تبصرہ کے نتیجے میں ترتیب دیا گیا یہ 25 واں ایڈیشن

۳۔ کراچی کا مقبول ترین قاعدہ

۴۔ ہر مشق کی ابتداء میں دی گئی ہدایات

۵۔ بچوں کی نفسیات کے عین مطابق ترتیب

۶۔ ملک بھر کا غیر جماعتی کثیر الاشاعت قاعدہ

القلم للکتاب و النشر